عمران سیریز

پاور لینڈ کی تباہی

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور
پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا
کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز'
مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ------ محمد اشرف قریشی
------------ محمد یوسف قریشی
تزئین ------ محمد علی قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

YOUSUF BROTHERS MULTAN
Price Rs
150/-

چند باتیں

معزز قارئین۔ سلام مسنون!

پاور لینڈ کے سلسلے کا نیا ناول حاضر ہے۔ پاور لینڈ جسے پوری دنیا پر حکومت کرنے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ اور دنیا کے بہترین دماغ اس کے ہیڈ کوارٹر کو نہ صرف ناقابل تسخیر بنانے کے لئے رکھے گئے تھے۔ بلکہ پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر کو پوری دنیا کی نظروں سے چھپانے کے لئے بھی جدید ترین سائنسی اقدامات کئے گئے۔ اور واقعی اس طرح پاور لینڈ نہ صرف ناقابل تسخیر بن گیا بلکہ پوری دنیا کے جاسوس اپنی پوری کوشش کے باوجود پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنے میں ناکام رہے۔ اور پھر جب پاور لینڈ کا چیئرمین ہنری جیسا ذہین آدمی بن جائے تو پاور لینڈ واقعی ایک ایسا ہیڈ کوارٹر بن گیا جسے تباہ کرنا تو ایک طرف اس سے ٹکرانے کی حسرت بھی دنیا بھر کے جاسوسوں کے دلوں میں ہی رہ گئی۔ لیکن جب عمران نے واقعی پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تو آپ یقین کیجئے عمران کی ریڈی میڈ کھوپڑی نے واقعی نہ صرف پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر لیا۔ بلکہ اس کے چیئرمین ہنری کی بے پناہ ذہانت کے باوجود عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے میں بھی کامیاب ہو گیا۔ لیکن وہ بہرحال پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ اس میں داخلہ تو کسی نہ کسی طرح ممکن ہو گیا۔ لیکن وہاں سے زندہ واپسی

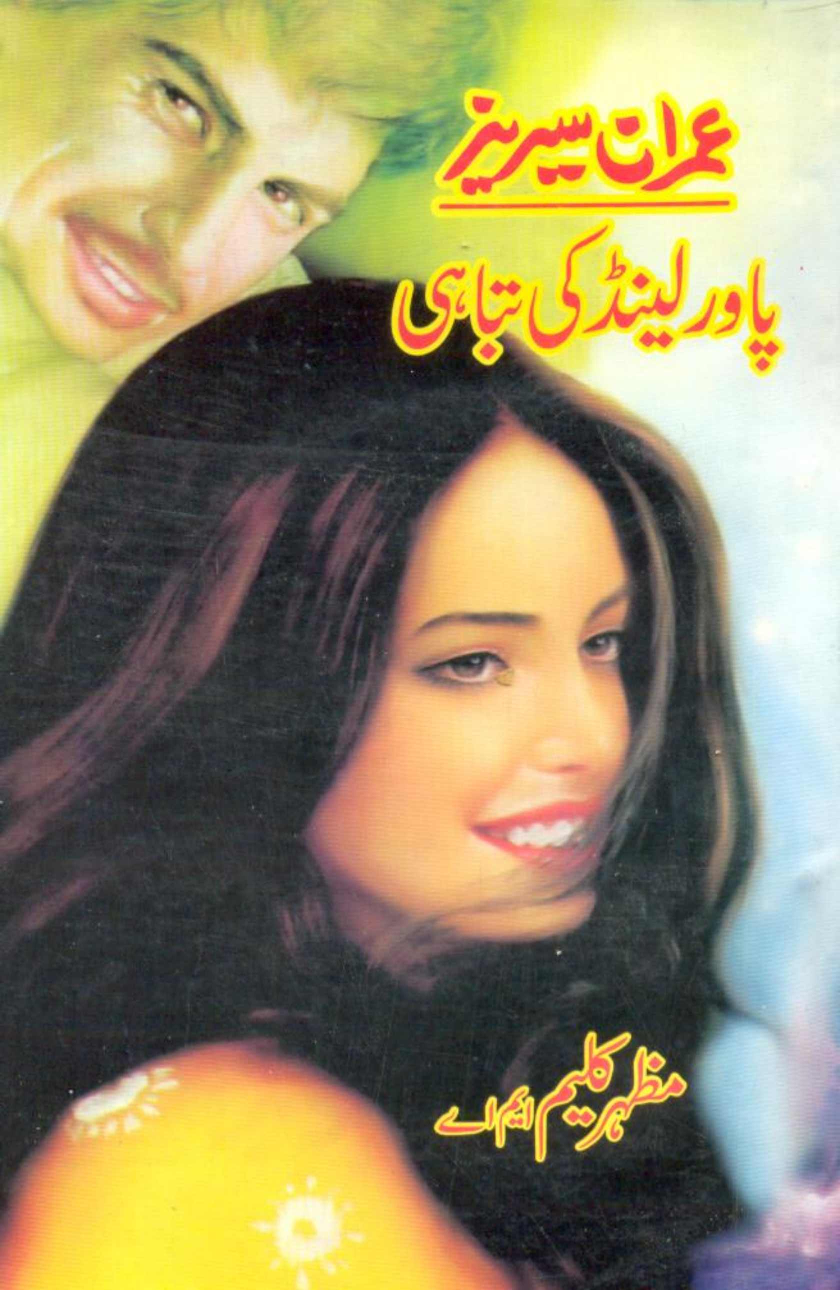
عمران سیریز
پاور لینڈ کی تباہی
مظہر کلیم ایم اے

اور اس کی تباہی دونوں ہی ناممکن تھے ۔ اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے ہر سانس کا نہ صرف حساب دینا پڑا۔ بلکہ ہر گزرنے والا لمحہ انہیں عبرت ناک موت کے خوفناک پنجوں میں پھڑپھڑاتے ہوئے گزارنا پڑا۔ پاور لینڈ موت کا پھیلا ہوا ایک ایسا جال تھا۔ جس کی ہر کڑی سسکیوں اور کراہوں سے بنی ہوئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو شاید زندگی میں پہلی بار یہ احساس ہوا کہ موت اور شکست کے الفاظ اپنے اندر کیا کیا تلخیاں رکھتے ہیں۔ لیکن عمران بہرحال عمران ہے۔ زندگی کی آخری سانس تک جدوجہد کا قائل ۔ کیا اس نے واقعی موت کے سامنے سر ڈال دیا یا موت اس کے مقابلے میں آ کر خود اپنا وجود کھو بیٹھی۔

یہ ناول بھرپور ۔ انسانی جدوجہد بے پناہ ذہانت ۔ اور ناقابل شکست عزم کی ایسی کہانی ہے جس کا ہر لفظ آپ کے ذہن پر ناقابلِ فراموش تاثرات چھوڑے گا ۔

مجھے یقین ہے کہ یہ ناول جاسوسی ادب کے ہر اعلیٰ ترین معیار پر پورا اترے گا ۔

آپ کی آراء کا منتظر رہوں گا ۔

والسلام

مظہر کلیم ایم۔اے

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران سے بات کراؤ" ـــــ دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بے چارہ اب بولنے کے قابل ہی کہاں رہ گیا ہے۔ اب تو صرف بلیک زیرو ہی بول سکتا ہے۔ عمران کے سامنے اس کی زبان ایسے چلتی ہے جیسے آٹا مشین چل رہی ہو ـــــ اور میں خوفزدہ ہونے کی اداکاری کرتے کرتے اب واقعی خوفزدہ ہو گیا ہوں" ـــــ عمران کی زبان چل پڑی۔ اور سامنے بیٹھا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"سنو ـــــ مذاق کا وقت نہیں ہے۔ تم فوراً میرے پاس پہنچو" سر سلطان نے خشک لہجے میں کہا۔

"کتنا وقت چاہیئے آپ کو" ——— عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میں کہتا ہوں مذاق کا وقت نہیں ہے۔ تم پھر مذاق کر رہے ہو" سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو پوچھ رہا ہوں کہ آپ کو مذاق کے لئے کتنا وقت چاہیئے تاکہ میں اتنا بازار سے خرید کر ساتھ لیتا آؤں۔ البتہ ایک بات ہے آج کل کڑکی کا زمانہ ہے ——— اب تو سوپر فیاض بھی غیر ملکی دورے پر گیا ہوا ہے۔ اس لئے آمدنی کا واحد ذریعہ بھی بند ہو چکا ہے" ——— عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"میں ٹیلی فون بند کر رہا ہوں۔ تم زیادہ سے زیادہ دس منٹ کے اندر میری کوٹھی پہنچ جاؤ۔ انتہائی ایمرجنسی مسئلہ ہے" ——— سر سلطان نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"چلو دس منٹ ہی سہی۔ مذاق کے لئے تو اتنا وقت ہی کافی ہے" عمران نے رسیور رکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

"عمران صاحب ——— آپ شاید مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔ آپ نے خود ہی ٹرانسمیٹر کال پر مجھے ہدایت کی تھی کہ میں بڑی جیپ لے کر کیمیکل فیکٹری پہنچ جاؤں اور جولیا کی تعریف کر دوں اور آپ کو ڈانٹ دوں" ——— بلیک زیرو نے عمران کے رسیور رکھتے ہی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ ریڈ پاور[1] لیبارٹری کی بات کر رہا تھا۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم ڈانٹ کا لمبا چوڑا اسٹاک لئے بیٹھے ہو۔ میں نے تو سوچا تھا کہ فیکٹری کے سب آدمی ختم ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب

[1] اس کے لئے نیا ناول "ریڈ پاور" پڑھیے

تمہارا ٹیک پڑنا بروقت رہے گا۔ لیکن تم تو پیچھے جھاڑ کر میرے پیچھے اس طرح پڑ گئے جیسے میں جولیا کو اغوا کر کے لے جا رہا تھا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے آپ واقعی ناراض ہیں۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ ویسے میرا وہاں پہنچنا اچھا ہو گیا۔ ورنہ ریڈ پاور لیبارٹری اور کیمیکل فیکٹری کی تباہی آپ سمیت سب کو لے ڈوبتی" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس آئی۔ ایم۔ سوری تک معاملہ محدود رہ گیا۔ یہ تو سارا معاملہ ہی خراب ہو گیا۔ میرا تو خیال تھا تم ہاتھ جوڑ کر مسکرا کر اور لہک لہک کر گا گا کر مجھے مناؤ گے ——— مگر تم تو واقعی کٹھور ایکسٹو ہو۔ بس آئی۔ ایم۔ سوری کہہ دیا اور مسئلہ ختم" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ سر سلطان سے ہر وقت مذاق کرتے رہتے ہیں۔ ان سے پتہ تو چل جاتا کہ مسئلہ کیا ہے جو وہ آپ کو ایمرجنسی میں بلا رہے ہیں" بلیک زیرو نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"انہیں انڈوں سے بچے نکلوانے کے لئے کڑک مرغی نہ مل رہی ہو گی۔ یا پھر ان کے سر پر جو دو چار بال باقی رہ گئے ہیں ان کے لئے جدید ہیئر سٹائل تلاش کرنے کا مسئلہ ہو گیا ہے یا پھر.........." ——— عمران کی زبان ایک بار پھر چل پڑی۔ بلیک زیرو بے تحاشا ہنسنے لگا۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اور اس بار عمران کے اشارے پر بلیک زیرو نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔ بلیک زیرو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب ۔۔۔ آپ کو تو معلوم ہو گا کہ ابھی مین پاور ہاؤس کو تباہ کرنے کے لئے خوفناک بم پھینکے گئے ہیں۔ پاور ہاؤس کا جنوبی حصہ تباہ ہو گیا ہے۔ میں اتفاق سے اس جگہ کے قریب تھا۔ میں نے ایک مشکوک آدمی کو چیک کیا ہے ۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس خوفناک واردات میں کسی نہ کسی طرح ملوث ہے۔ میں نے اس کی نگرانی کی ہے۔ وہ وہاں سے ہوٹل شہروز پہنچا ہے۔ غیر ملکی ہے اور جوزف کے نام سے کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل میں مقیم ہے ۔۔۔ میں نے سوچا آپ سے مزید ہدایات لے لوں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اور صفدر کی بات سنتے ہی بلیک زیرو کے ساتھ ساتھ عمران کی آنکھیں بھی حیرت سے پھیلتی گئیں۔ کیونکہ عمران بھی لاؤڈ فون پر صفدر کی بات آسانی سے سن رہا تھا۔ کیونکہ انہیں تو اس خوفناک واردات کے بارے میں قطعی علم ہی نہ تھا عمران نے جلدی سے رسیور بلیک زیرو کے ہاتھ سے لے لیا۔

"تم اس کی انتہائی محتاط انداز میں نگرانی کرو۔ میں عمران کو تھوڑی دیر میں تمہارے پاس بھیج رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا

"یس سر ۔۔۔ ویسے اس کے فوری طور پر وہاں سے جانے کے ارادے تو نظر نہیں آرہے۔ لیکن اگر وہ عمران صاحب کے پہنچنے سے پہلے باہر نکلا تو پھر میں وائرلیس ٹرانسمیٹر پر عمران صاحب کو براہ راست بتا دوں" صفدر نے کہا۔

"بالکل بتا دینا۔ اور نگرانی انتہائی احتیاط سے کرنا"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ اچانک کیا ہوا"۔۔۔ عمران نے رسیور رکھتے ہی ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اور عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔ اب اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی ابھر آئی تھی۔

"ایکسٹو"۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران وہاں سے روانہ ہو گیا ہے" ۔۔۔ سر سلطان کے لہجے سے پریشانی کا عنصر نمایاں تھا۔

"میں بول رہا ہوں۔ بس ابھی اٹھنے ہی والا تھا۔ یہ مین پاور ہاؤس پر بم پھینکنے کا کیا سلسلہ ہے"۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں اسی سلسلے میں تم سے بات کرنا چاہتا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹہ پہلے اچانک صدر مملکت کی مخصوص لائن پر براہ راست ایک فون آیا تھا۔ کوئی ہنری جیمز بول رہا تھا ۔۔۔ اس نے پاورلینڈ کا حوالہ بھی دیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ پاورلینڈ نے پاکیشیا کی مکمل تباہی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ٹوکن کے طور پر آج مین پاور ہاؤس اور پولیس ہیڈ کوارٹر کو بموں سے اڑا دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد یہ سلسلہ اس وقت تک قائم رہے گا جب تک پورا پاکیشیا تباہ و برباد نہیں ہو جاتا ۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی فون بند ہو گیا۔ صدر مملکت نے اس فون کو ٹریس کرنے کے احکامات جاری کر دیئے۔ لیکن فون کرنے والا ٹریس نہیں ہو سکا۔ صدر مملکت نے مجھے اطلاع دی تاکہ اس کے متعلق مزید انکوائری کی جا سکے ۔۔۔ چونکہ پاورلینڈ کا لفظ استعمال کیا گیا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں بلا کر وہ ٹیپ شدہ فون کال بھی سنا دی جائے اور مزید حفاظتی اقدامات بھی کر لئے جائیں۔ لیکن ابھی ابھی

اطلاع ملی ہے کہ مین پاور ہاؤس پر انتہائی طاقت کے چار بم کسی جدید بم گن کے ذریعے پھینکے گئے ہیں جس سے مین پاور ہاؤس کا جنوبی حصہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے ——— اس کے ساتھ ساتھ پولیس ہیڈ کوارٹر پر بھی بم پھینکے گئے ہیں وہاں بیس افراد ہلاک ہو گئے ہیں اور عمارت کا ایک حصہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے "——— سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ——— میں سمجھ گیا۔ آپ صدر مملکت سے کہہ دیں کہ ایکسٹو کو کیس ریفر کر دیا گیا ہے۔ مجھے صفدر کے ذریعے ایک کلیو ملا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جلد ہی مجرم گرفتار ہو جائیں گے "——— عمران نے جواب دیا۔

" لیکن عمران بیٹے۔ یہ چکر کیا چل پڑا ہے۔ یہ اس ریڈ پاور لیبارٹری والا سلسلہ تو نہیں ہے۔ تم نے تو رپورٹ دی تھی کہ وہ مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے اور پاور لینڈ کا چیف ترمذی مارا گیا ہے ——— اور یہ پاور لینڈ کہاں سے آ گیا "——— سر سلطان نے کہا۔

" سلسلہ تو وہی ہے۔ اصل چکر یہ ہے کہ پاور لینڈ کے تین ڈائریکٹران تھے۔ جن میں ایک لیڈی ایشلے دوسرا اس کا شوہر ترمذی اور تیسرا ہنری جیمز ہے ——— پاکیشیا کے سائنسدانوں کے اغوا کے بعد ہمارا ان سے جھگڑا چلا۔ ان کے مختلف مشنز ہمارے خلاف کے لئے آئے لیکن وہ ناکام رہے۔ پھر ہم ان کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے گئے لیکن انہوں نے ٹارگٹ بدل دیا۔ اس طرح ہم پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر پہنچنے کی بجائے ان کے ایک اور اہم سنٹر ساجان سنٹر پہنچ گئے ——— ساجان سنٹر میں لیڈی ایشلے موجود تھی۔ ساجان سنٹر تباہ ہو گیا اور لیڈی ایشلے ماری گئی۔ لیڈی ایشلے

کے شوہر ترمذی نے انتقامی کارروائی کے طور پر یہاں دارالحکومت میں ریڈ پاور لیبارٹری قائم کی تاکہ ریڈ پاور تیار کر کے دارالحکومت کے کروڑوں افراد کو زندہ جلا کر راکھ کر دیا جائے ——— ہم نے اس لیبارٹری کو بھی تباہ کر دیا اور ترمذی بھی اسی چکر میں مارا گیا۔ تباہی کے آخری لمحات میں پاور لینڈ کے باقی بچ جانے والے ڈائریکٹر ہنری جیمز سے بات ہوئی۔ اس نے انتقامی کارروائی کے طور پر پاکیشیا پر قہر نازل کرنے کی دھمکی دی تھی اور یقیناً یہ اس دھمکی کا رد عمل ہے "——— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" وہ۔۔ ہاں سنٹر اور ریڈ پاور لیبارٹری والی تفصیلی رپورٹیں تو میں نے پڑھ لی ہیں لیکن اس میں تو اس دھمکی کا ذکر نہیں تھا "——— سر سلطان نے کہا۔

" ہاں ——— میں نے جان بوجھ کر اس کا ذکر نہ کیا تھا۔ کیونکہ اس وقت تک میرا خیال تھا کہ یہ محض دھمکی ہو گی "——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" تو اب کیا کرو گے۔ پاور لینڈ تو میرے خیال میں بے حد طاقت ور تنظیم ہے "——— سر سلطان نے پریشان لہجے میں کہا۔

" آپ کب ریٹائر ہو رہے ہیں "——— عمران نے کہا۔

" کیا ——— کیا کہہ رہے ہو۔ میری ریٹائرمنٹ کا یہاں کیا مطلب "——— سر سلطان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ آپ اب اعصابی طور پر واقعی بوڑھے ہو گئے ہیں اس لئے اب آپ کو ریٹائر ہو جانا چاہیئے "——— عمران نے

جواب دیا اس کا لہجہ بدستور سنجیدہ تھا۔

"یہ کیسا مذاق ہے۔ بات ہو رہی ہے پاورلینڈ کی۔ اور تم یہ اعصاب اور ریٹائرمنٹ کا ذکر لے بیٹھے"۔۔۔ سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب سر سلطان صاحب۔۔۔ پاورلینڈ اگر طاقتور تنظیم ہے تو پھر کیا ہم ان کے آگے ہاتھ جوڑ دیں اور پاکیشیا کو تباہ ہوتا بیٹھے دیکھتے رہیں۔ ظاہر ہے ان کا خاتمہ ہو گا۔ کس طرح ہو گا یہ خدا بہتر جانتا ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ تو میرے ان الفاظ کی وجہ سے تم کہہ رہے تھے کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اگر ایسی بات ہے تو آئی۔ ایم۔ سوری۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ پاورلینڈ کتنی ہی طاقتور تنظیم کیوں نہ ہو۔ تمہارے مقابلے پر آ کر اس کا خاتمہ ضرور ہو گا۔۔۔ لیکن یہ تباہی اس طرح تو پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ میں اس لئے کہہ رہا تھا"۔۔۔ سر سلطان نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے خیال میں اب مجھے سامری جادوگر کی شاگردی اختیار کر لینی چاہیئے"۔۔۔ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم پھر مذاق پر اتر آئے"۔۔۔ سر سلطان نے دوبارہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ بات ہی ایسی کرتے ہیں۔ اب میرے پاس کوئی منتر تو نہیں کہ بس پڑھا اور مجرم لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔ ظاہر ہے سیکرٹ سروس کام کرے گی۔۔۔ مقابلہ ہو گا۔ اس کے بعد جو بھی صورت حال ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں صدر مملکت کو بتا دیتا ہوں کہ ایکسٹو نے کیس ہینڈل کر لیا ہے مجھے یقین ہے کہ وہ مطمئن ہو جائیں گے گڈ بائی"۔ سر سلطان نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"آج تو جس سے بات کرو وہی آئی۔ ایم۔ سوری کہہ کر پیچھا چھڑا لیتا ہے۔ چلو اتنی انگریزی تو قوم کو آ ہی گئی۔ اچھا میں صفدر کے پاس جا رہا ہوں تم تمام ممبرز کو الرٹ کر دو کہ وہ شہر میں مشکوک افراد کی چھان بین شروع کر دیں۔۔۔ ہو سکتا ہے صفدر کا شک غلط نکلے اور وہ آدمی مشکوک نہ ہو۔ ہمیں فوری طور پر کوئی مثبت کلیو ڈھونڈنا ہو گا۔ ورنہ واقعی پاکیشیا پر تباہی نازل ہو جائے گی"۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہاں زیادہ سے زیادہ کوئی گروپ بھیجا گیا ہو گا لیکن اس کے خاتمے سے تو مسئلہ حل نہیں ہو سکتا وہ اور گروپ بھیج دیں گے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ اب وہ ڈائریکٹ ایکشن پر اتر آئے ہیں۔ اور اب پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی لازمی ہو گئی ہے۔ لیکن پہلے اس گروپ کو تو روکا جائے۔۔۔ ہیڈ کوارٹر تو تباہ ہوتا رہے گا۔ اس سے پہلے پاکیشیا ہی نہ تباہ ہو جائے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی سپورٹس کار تیز رفتاری سے ہوٹل شہرزاد کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل شہرزاد پہنچ گیا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی۔۔۔ اور نیچے اتر کر مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ہال میں اس وقت کم لوگ تھے۔ لیکن عمران کو صفدر کہیں نظر نہ آیا۔

تو وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب آپ — فرمائیے" — کاؤنٹر پہ کھڑے نوجوان نے عمران کو دیکھ کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ رالف — تم اور یہاں — پچھلی بار تو شاید تم سے ملاقات تھری سٹار میں ہوئی تھی" — عمران نے اسے پہچانتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں یقیناً — میں کل ہی یہاں شفٹ ہوا ہوں۔ دونوں ہوٹل ایک ہی مالک کے ہیں" — رالف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اچھا — میں نے تو ایک آدمی جوزف سے ملنا تھا۔ معلوم ہوا تھا کہ وہ تمہارے ہاں ٹھہرا ہوا ہے۔ کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل پہ" عمران نے براہِ راست بات کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ رالف کو وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ بھروسے کا آدمی ہے۔

"مسٹر جوزف — وہ غیر ملکی — وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے کمرہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں" — رالف نے جواب دیا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے" — عمران نے پوچھا۔

"میرے خیال میں دس منٹ ہوئے ہوں گے۔ انہوں نے صرف ایک روز کے لئے کمرہ بک کرایا تھا۔ کل ہی وہ یہاں آئے تھے۔ کاناڈا کے شہری ہیں" — رالف نے مزید تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے — تھینک یو" — عمران نے کہا۔ اور واپس بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ باہر آ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اپنی کار تک پہنچا۔ اور پھر اس نے کار میں بیٹھ کر سب سے پہلے صفدر کو ٹرانسمیٹر کال کی۔

"یس — صفدر اٹنڈنگ اوور" — چند لمحوں بعد صفدر کی آواز کار کے ڈیش بورڈ میں لگے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ابھری۔ عمران نے واچ ٹرانسمیٹر اس لئے استعمال نہ کیا تھا کہ اس کی رینج اتنی زیادہ نہ تھی۔ اور کوئی پتہ نہ تھا کہ صفدر وہاں سے کتنی دور ہو گا۔

"صفدر — میں عمران بول رہا ہوں۔ ہوٹل شہروز سے جوزف تو وہاں سے جا چکا ہے۔ کہاں گیا ہے وہ اوور" — عمران نے پوچھا۔

"میں اسی کا تعاقب کر رہا ہوں۔ وہ اس وقت ٹیکسی میں بیٹھا ایجرٹن روڈ سے گزر رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ ہوٹل پلازہ جائے گا۔ وہ اس دوران دو ٹیکسیاں بدل چکا ہے اوور" — صفدر نے جواب دیا۔

"اوکے — تم نگرانی جاری رکھو اگر وہ ہوٹل پلازہ میں جائے تو مجھے کار ٹرانسمیٹر پہ کال کر لینا۔ میں تمہارا منتظر رہوں گا اوور اینڈ آل" عمران نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ ہوٹل پلازہ ایجرٹن روڈ کے آخری سرے پہ تھا۔ اس لئے اگر صفدر کا اندازہ درست نکلا تو پھر صفدر کی کال تھوڑی ہی دیر میں آجائے گی۔ اس لئے صفدر کی کال آنے تک عمران نے پارکنگ سے باہر جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔

میز پر رکھے ہوئے بڑے سے جدید انداز کے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز ابھرتے ہی کرسی پر بیٹھے چھوٹے قد لیکن ٹھوس جسم کے نوجوان نے چونک کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ ہنری کالنگ فرام ہیڈ کوارٹر اوور" ـــــ بٹن دبتے ہی پاورلینڈ کے چیف ہنری کی آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"یس ـــــ ڈیگورا اٹنڈنگ باس اوور" ـــــ نوجوان نے جواب دیا۔ لہجہ مؤدبانہ ہونے کے باوجود آواز میں کرختگی نمایاں تھی۔

"کیا پوزیشن ہے اوور" ـــــ ہنری کا لہجہ سخت تھا۔

"باس ـــــ ابھی تک پلاننگ کامیابی سے چل رہی ہے۔ جوزف کی سرکردگی میں مین پاور ہاؤس اور پولیس ہیڈ کوارٹر پر بم پھینکے گئے ہیں۔ پلان کے مطابق جوزف سامنے رہا ہے۔ ابھی ابھی جوزف کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ ایک آدمی انتہائی محتاط انداز میں اس کا تعاقب کر رہا

ہے۔ وہ آدمی ہوٹل شہروز جہاں جوزف ٹھہرا ہوا تھا پہنچا۔ جوزف پلان کے مطابق اب ہوٹل پلازہ میں شفٹ ہو رہا ہے۔ اس کی رپورٹ کے مطابق وہ آدمی اس کے پیچھے ہے ـــــ وہاں ہمارے آدمی پہلے سے موجود ہیں جو اس تعاقب کنندہ کو اغوا کر کے میرے پاس لے آئیں گے اوور" ـــــ ڈیگورا نے جواب دیا۔

"گڈ ـــــ تم نے اس آدمی سے ہر صورت میں یہی اگلوانا ہے کہ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تو نہیں۔ اگر ایسا ہو تو پھر اس کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دینا ـــــ اور جب تک سیکرٹ سروس کا خاتمہ نہ ہو۔ اس وقت تک ریڈ وارننگ مسلسل جاری رہنی چاہیئے اوور" ـــــ ہنری نے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا باس ـــــ آپ دیکھیں گے کہ ڈیگورا کس طرح کام کرتا ہے اوور" ـــــ ڈیگورا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"سنو ڈیگورا ـــــ میں نے تمہارا انتخاب انتہائی سوچ سمجھ کر کیا ہے۔ میں ہیڈ کوارٹر چھوڑ نہیں سکتا۔ ورنہ میں خود اس مشن کو لیڈ کرتا۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم بہترین صلاحیتیں رکھتے ہو۔ لیکن زیادہ خوش فہمی کی ضرورت بھی نہیں ـــــ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی صورت کمزور نہ سمجھنا وہ انتہائی خطرناک۔ عیار اور چالاک لوگ ہیں۔ انتہائی محتاط رہنے کی ضرورت ہے اوور" ـــــ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ نے مجھے اس سلسلے میں پہلے ہی تفصیلی ہدایات دے دی تھیں باس ـــــ اور میں ان کو پوری طرح سمجھ گیا ہوں۔ آپ بے فکر

رہیں۔ ڈیگورا اپنی پوری صلاحیتیں بروئے کار لائے گا اوور"
ڈیگورا نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں کل پھر کال کروں گا اوور اینڈ آل"۔۔۔ دوسری طرف سے ہنری نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر بند ہو گیا۔

"باس خواہ مخواہ ان پس ماندہ لوگوں سے خوفزدہ ہے۔ ڈیگورا انہیں چٹکی میں مسل دینے کی طاقت رکھتا ہے"۔۔۔ ڈیگورا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ ڈیگورا نے چونک کر ڈائل کی طرف دیکھا یہ مقامی کال تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔۔۔ کارٹر کالنگ باس اوور"۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی

"یس۔۔۔ ڈیگورا اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔ ڈیگورا نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔۔۔ ہم نے تعاقب کرنے والے کو بے ہوش کر لیا ہے ڈیوڈ اسے لے کر ہیڈ کوارٹر روانہ ہو گیا ہے۔ لیکن باس جوزف نے اطلاع دی ہے کہ راستے میں اس کے ٹرانسمیٹر کیچر نے ایک کال پکڑی ہے جس میں کسی صفدر کو کال کیا گیا تھا۔۔۔ کسی عمران کی طرف سے کال جوزف سے متعلق ہی تھی اوور"۔۔۔ کارٹر نے کہا۔

"عمران کی کال۔۔۔ اوہ ویری گڈ۔۔۔ فریکونسی چیک ہوئی اوور"
ڈیگورا نے عمران کا نام سنتے ہی کرسی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔۔۔ فریکونسی بھی چیک ہو گئی ہے۔ یہ کال ہوٹل شہروز کے احاطے سے کی گئی ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس کا ٹیپ سنوا دوں اوور"۔۔۔ کارٹر نے کہا۔

"بالکل سنواؤ جلدی۔۔۔ یہ عمران تو ہمارا مین ٹارگٹ ہے اوور"
ڈیگورا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سنیئے......"۔۔۔ دوسری طرف سے کارٹر نے جواب دیا۔

اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کلک کی آواز کے ساتھ ہی ایک آواز ٹرانسمیٹر سے گونجی۔

"عمران کالنگ صفدر اوور" "یس صفدر اٹنڈنگ اوور"
دوسری آواز آئی اور پھر آئندہ ہونے والی گفتگو ڈیگورا غور سے سنتا رہا۔ کلک کی آواز کے ساتھ ہی گفتگو بند ہوئی۔

"ہیلو باس۔۔۔ آپ نے ٹیپ سن لیا اوور"۔۔۔ آخر میں کارٹر نے کہا۔

"یس۔۔۔ اس کا مطلب ہے۔ عمران ہوٹل شہروز کے احاطے میں موجود ہے۔ اور وہ شاید صفدر کی کال کا انتظار کر رہا ہے۔ جلدی فریکونسی بتاؤ۔ میں اس سے خود بات کرتا ہوں اوور"۔۔۔ ڈیگورا نے کہا۔

"اس کی فریکونسی تھری۔ ون ساؤتھ۔ تھرٹی تھری ایسٹ۔ تھرٹی سائیکل ہے اوور"۔۔۔ کارٹر نے جواب دیا۔

"او۔کے۔۔۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ ڈیگورا نے جلدی سے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اس کے مختلف بٹن دبائے اور پھر ایک

ناب کو گھما کر اس نے جلدی سے کارٹر کی بتائی ہوئی فریکونسی سیٹ کرنی شروع کر دی - فریکونسی سیٹ ہوتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو ـــــ صفدر کالنگ عمران اوور" ـــــ ڈیگورا نے بالکل صفدر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس ـــــ عمران اٹنڈنگ۔ تم نے اطلاع دینے میں کافی دیر کر دی ہے اوور" ـــــ دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔

" جوزف پہلے آگے چلا گیا تھا۔ پھر کافی چکر لگا کر اور گھوم پھر کر ہوٹل پلازہ واپس آیا ہے۔ اس لئے دیر ہو گئی اوور" ـــــ ڈیگورا نے کہا۔

" ہوں ـــــ اس کا مطلب ہے اسے تعاقب کا احساس ہو گیا ہے اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

" میرے خیال میں ایسا نہیں ہے۔ وہ پہلے ہی دو ٹیکسیاں بدل چکا ہے۔ یہ صرف احتیاطی کارروائی ہو سکتی ہے۔ وہ اس وقت ہوٹل پلازہ کے عقبی حصے میں بنے ہوئے لگژری ریسٹ ہاؤسز میں موجود ہے ریسٹ ہاؤس نمبر تھری میں اوور" ـــــ ڈیگورا نے کہا۔

" اور کوئی مشکوک بات اوور" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" مجھے وہاں کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آیا۔ میں نے اچھی طرح پڑتال کر لی ہے اوور" ـــــ ڈیگورا نے صفدر کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ـــــ میں وہاں آرہا ہوں۔ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

ڈیگورا نے فتح مندانہ انداز میں مسکراتے ہوئے جلدی سے پھر

فریکونسی سیٹ کرنی شروع کر دی۔

" ہیلو ہیلو ـــــ ڈیگورا کالنگ اوور" ـــــ دوسری فریکونسی سیٹ کرتے ہی وہ اپنی اصل آواز میں بولا۔

" یس باس ـــــ کارٹر اٹنڈنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ہی کارٹر کی آواز سنائی دی۔

" کارٹر ـــــ میں نے پکڑے جانے والے شخص صفدر کے لہجے میں اس کے ساتھی عمران سے بات کی ہے۔ اور اب وہ ہوٹل پلازہ آ رہا ہے۔ میں نے اسے ریسٹ ہاؤس کا بتا دیا ہے۔ تمہیں چیف باس کی طرف سے عمران کا فوٹو اور اس کے حلیے کی تفصیلات تو معلوم ہیں ـــــ جیسے ہی یہ وہاں پہنچے تم نے اسے کسی صورت بے ہوش کر دینا ہے۔ لیکن انتہائی احتیاط سے۔ کیونکہ چیف باس کے مطابق یہ شخص انتہائی خطرناک ہے۔ بے ہوش کرنے کے بعد اسے بھی ہیڈ کوارٹر لے آنا اوور" ـــــ ڈیگورا نے کہا۔

" لیکن باس ـــــ اسے دیکھتے ہی گولی کیوں نہ مار دی جائے۔ کیونکہ چیف باس نے انتہائی سختی سے یہ حکم دیا ہے کہ عمران کو دیکھتے ہی گولی مار دی جائے اوور" ـــــ کارٹر نے کہا۔

" گولی تو بہر حال اسے مارنی ہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس آدمی سے پہلے دو باتیں کر لوں جس کی چیف باس اتنی تعریفیں کرتا ہے۔ تم اسے بے ہوش کر کے لے آنا اوور" ـــــ ڈیگورا نے کہا۔

" یس باس ـــــ ٹھیک ہے۔ حکم کی تعمیل ہو گی اوور" ـــــ کارٹر نے جواب دیا۔

" سب کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔ کسی قسم کی کوتاہی ناقابل معافی ہو گی۔

اوور اینڈ آل" ـــــ ڈیگورا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اُسی لمحے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس" ـــــ ڈیگورا نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"گڈمین بول رہا ہوں باس ـــ کارٹر کے آدمی ایک بے ہوش شخص کو لے آئے ہیں" ـــــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ٹھیک ہے اسے تہہ خانے میں پہنچا دو۔ اور اسے رسیوں سے اچھی طرح باندھ دینا۔ اس کے بعد کارٹر ایک اور بے ہوش شخص کو لے کر آئے گا اس کے لئے بھی یہی ہدایات ہیں ـــ اور اس کے باندھنے کے بعد تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے" ـــ ڈیگورا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں چیف باس کو بتاؤں گا کہ ڈیگورا کتنی صلاحیتیں رکھتا ہے۔ میں اس عمران کے ساتھ پوری سیکرٹ سروس کے سر اُسے تحفے کے طور پر بھیجوں گا" ـــ ڈیگورا نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اس کی نظریں بار بار ٹرانسمیٹر کی طرف اٹھ جاتی تھیں۔ اُسے نامعلوم سی بے چینی محسوس ہو رہی تھی۔ کیونکہ باس نے اس مشن کی ہدایات دیتے وقت اس عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران کی اتنی تعریفیں کی تھیں اور انہیں اس قدر خوف ناک بتایا تھا کہ ڈیگورا کے ذہن میں ان کے لئے اور خاص طور پر عمران کی نسبت انتہائی خوف ناک خاکہ سا بن گیا تھا ـــ لیکن جتنی آسانی سے سیکرٹ سروس کا ایک آدمی پکڑا گیا تھا اور اب جتنی آسانی سے عمران قابو میں آ رہا تھا وہ اس خاکے کے سراسر خلاف تھا۔ اس لئے اُسے قدرتاً ایک نامعلوم سی بے چینی کا احساس ہو رہا تھا ـــ بار بار اس کے ذہن میں خلش سی اٹھتی کہ کہیں کوئی گڑبڑ نہ ہو۔ لیکن بظاہر ایسی کوئی گڑبڑ نظر نہ آ رہی تھی اس

لئے وہ ہر بار اپنے ذہن کو جھٹک دیتا تھا۔

اور پھر کچھ دیر بعد ٹرانسمیٹر کی مخصوص ٹوں ٹوں سنائی دی تو وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــ کارٹر کالنگ اوور" ـــــ دوسری طرف سے کارٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس ـــ ڈیگورا اٹنڈنگ ـــ کیا رپورٹ ہے اوور" ـــــ ڈیگورا کے لہجے میں بے پناہ تجسس تھا۔

"کامیابی باس ـــــ وہ عمران یہاں کار میں اکیلا آیا۔ میں نے اُسے ہینڈز اپ کرا لیا۔ پھر میرے ایک ساتھی نے اچانک جھپٹ کر اس کی ناک پر رومال رکھ دیا۔ وہ بے ہوش ہو گیا ہے اور اب میرے سامنے پڑا ہے اوور" کارٹر نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ ـــــ ویری گڈ ـــ تم نے ایک بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تم اب اسے لے کر فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ میں تمہارا منتظر ہوں اوور" ـــــ ڈیگورا نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس ـــ کیا اب ہم سب ہیڈ کوارٹر آ جائیں اوور" ـــــ کارٹر نے کہا۔

"ہاں بالکل ـــ سب ہیڈ کوارٹر آ جاؤ۔ باقی مشن کے متعلق ان کے خاتمے کے بعد تفصیلات طے کریں گے اوور اینڈ آل" ـــــ ڈیگورا نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر کے مسرت کی زیادتی سے بار بار ہاتھ ملنے لگا۔ اس کا چہرہ مسرت اور فتح کی خوشی سے بری طرح چمک رہا تھا۔ ایک بار اُسے خیال آیا کہ وہ چیف باس کو کال کر کے سب کچھ بتا دے لیکن پھر اس نے

یہ خیال اس لئے جھٹک دیا کہ چیف باس نے واقعی انتہائی سختی سے یہ ہدایت کی تھی کہ عمران کو دیکھتے ہی گولی مار دی جائے ــــ اس کام میں ایک لمحہ کی بھی دیر نہ کی جائے۔ اور چونکہ اس نے فی الحال ان ہدایات کی خلاف ورزی کی تھی اس لئے اس نے سوچا کہ عمران کا خاتمہ کرنے کے بعد ہی چیف باس کو کال کرے گا ــــ اب وہ گڈمین کی طرف سے عمران کے ہیڈکوارٹر میں پہنچ جانے کی اطلاع کا شدت سے منتظر تھا۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور پھر اس کے لبوں پر ہی مسکراہٹ تیر گئی۔ کیونکہ آنکھیں کھلتے ہی اس کے ذہن میں فوراً ہی منظر ابھر آیا تھا۔ جب وہ ہوٹل پلازہ پہنچ کر کار سے اتر کر ریسٹ ہاؤس رف بڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اس کی سائیڈ سے ستول لگا کر اسے ہینڈز اپ کے لئے کہا ــــ اور پھر اس سے پہلے کہ ان کوئی جواب دیتا ایک اور آدمی نے فوراً ہی اس کی ناک پر رومال جما دیا۔ عمران کے ذہن پر تاریکی چھا گئی۔ بڑے بڑے مجرموں سے لڑتے ہوئے کی عمر گزر گئی تھی ــــ اور بڑے مجرم ہمیشہ نئے سے نئے اور انتہائی پیچیدہ لے اختیار کرتے تھے۔ لیکن عمران کی ذہانت ان کا ایک لمحے میں توڑ نکال تھی۔ لیکن ان دو آدمیوں نے کوئی نیا اور پیچیدہ طریقہ استعمال کرنے کی ئے بالکل بچگانہ بلکہ فلمی سا انداز اختیار کیا تھا کہ عمران شاید تصور بھی نہ کر تھا کہ اسے بے ہوش کرنے کے لئے اتنا سادہ اور پرانا طریقہ بھی استعمال

کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر اس کا ذہن بروقت کوئی دفاع نہ کر سکا۔ اور واقعی بڑی آسانی سے بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس وقت وہ کرسی پر بندھا ہوا بیٹھا تھا ۔۔۔ اُسے رسیوں سے باندھا گیا تھا۔ ساتھ والی کرسی پر صفدر بھی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بھی اب کھلی ہوئی تھیں۔ سامنے دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ جن کے سائیڈ ہولسٹروں میں ریوالور لٹکے ہوئے تھے ۔۔۔ اور وہ اتنے اطمینان سے کھڑے تھے جیسے واقعی کسی فلم کی شوٹنگ میں حصہ لینے کے لئے کھڑے ہوں۔ ان دونوں کے علاوہ کمرے میں اور کوئی شخص موجود نہ تھا۔

"عمران صاحب ۔۔۔ مجھے اچانک ناک پر رومال رکھ کر بے ہوش کر دیا گیا۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے" ۔۔۔ صفدر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"یار ہوا تو میرے ساتھ بھی ایسا ہے۔ میرے خیال میں ہم کسی ٹائم مشین کے ذریعے پرانے زمانے میں پہنچ گئے ہیں۔ جہاں ابھی تک ناک پر رومال رکھ کر بے ہوش کرنے کے علاوہ اور کوئی طریقہ ایجاد ہی نہیں ہوا" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور صفدر بھی ہنس پڑا۔

"اچھا تو آپ کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ لیکن آپ تو میری کال کے منتظر ہوں گے۔ پھر ادھر خود ہی کیسے آ گئے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تمہاری کال مجھے ملی۔ اور میں آ گیا۔ شاید ٹائم مشین میں کوئی گڑبڑ ہے۔ کبھی وہ ہمیں قدیم زمانے میں لے جاتی ہے اور کبھی مستقبل میں میں تمہاری آواز کی نقل بھی نہ پہچان سکا۔ اتنا جدید زمانہ بھی ہو سکتا ہے" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میری آواز کی نقل" ۔۔۔ صفدر نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے اُسے کال کے متعلق بتایا جس کے تحت وہ یہاں آیا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہماری کال کیچ کی گئی ہے" ۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہ صرف کال کیچ کی گئی ہے بلکہ مجرموں نے انتہائی ذہانت سے اُسے بروقت استعمال بھی کر لیا اور تمہاری آواز اور لہجے کی نقل بھی اتنی اچھی تھی کہ اب مجھے اس آدمی کا شاگرد بننا پڑے گا جس نے مجھ سے تمہاری آواز میں بات کی ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

اُسی لمحے سامنے والا دروازہ کھلا اور ایک چھوٹے قد اور ٹھوس جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر خاصی درشتگی موجود تھی۔ بڑی اور فراخ پیشانی سے محسوس ہوتا تھا کہ یہ نوجوان خاصا ذہین آدمی ہے۔ اس کے پیچھے وہی آدمی تھا جس نے آگے بڑھ کر عمران کو ہینڈز اپ کرایا تھا ۔۔۔ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی پہلے سے موجود آدمی الرٹ ہو گئے۔

"عمران کون ہے" ۔۔۔ چھوٹے قد والے نے پیچھے آنے والے آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یہ ادھر دائیں طرف والا" ۔۔۔ پیچھے آنے والے نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا۔ اور چھوٹے قد والا غور سے عمران کو دیکھنے لگا۔

عمران کے چہرے پر اس وقت حماقتیں اپنے پورے عروج سے جلوہ گر تھیں۔ اور آنکھوں سے ایسا خوف ظاہر ہو رہا تھا جیسے کوئی معصوم

سی بھیڑ کسی خوفناک بھیڑیئے کو دیکھ کر انتہائی خوفزدہ ہو رہی ہو۔

"یہ احمق اور بزدل۔ یہ عمران ہے۔ اس کی چیف باس اتنی تعریفیں کر رہا تھا"۔۔۔۔ چھوٹے قد والے کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"قد و قامت اور حلیے سے تو یہ عمران ہی لگتا ہے باس۔ لیکن جتنے آرام سے یہ بے ہوش ہو گیا تھا مجھے بھی شک ہوا تھا کہ کہیں یہ اصل آدمی نہ ہو"۔۔۔۔ پیچھے کھڑے آدمی نے کہا۔

"تمہارا نام عمران ہے"۔۔۔۔ چھوٹے قد والے نے ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نن۔۔۔۔ نن۔۔۔۔ نام تو یہی ہے۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ مگر تم کہو تو میں۔۔۔۔ بب۔۔۔۔ بب۔۔۔۔ بدل لیتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا تعلق یہاں کی سیکرٹ سروس سے ہے"۔۔۔۔ اس چھوٹے قد والے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سس۔۔۔۔ سس۔۔۔۔ سیکرٹ سروس۔ وہ کیا ہوتی ہے میں تو سیلز ایجنٹ ہوں۔ چوہے مار گولیاں بیچتا ہوں۔ تت۔۔۔۔ تت۔۔۔۔ کسی نے کھائی ہیں گولیاں۔ آزمائش شرط ہے۔ مم۔۔۔۔ مم۔۔۔۔ میری کمپنی کا مال بے حد خالص ہوتا ہے۔ گولی اندر اور تم جیسے چوہے کا دم باہر۔ یقین کرو بڑی سستی بھی ہیں۔ ایک پیکٹ کے ساتھ نمونے کے طور پر ایک مرا چوہا مفت دوں گا۔ بولو کتنے پیکٹ دوں"۔۔۔۔ عمران کی زبان واقعی اس طرح چل پڑی جیسے کوئی گھاگ سیلزمین مجمع میں کھڑا بول رہا ہو۔

"ٹھیک ہے۔ یہ واقعی عمران نہیں ہو سکتا کارٹر اسے گولی مار دو

خواہ مخواہ وقت ضائع ہوا"۔۔۔۔ چھوٹے قد والے نے عمران سے رخ بدل کر صفدر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

اور اس کے پیچھے کھڑے ہوئے آدمی نے جلدی سے جیب سے ریوالور نکالنا چاہا۔

"میرے متعلق تمہیں ہنری جیمز نے بتایا تھا"۔۔۔۔ اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اور صفدر کی طرف مڑتا ہوا چھوٹے قد والا اس طرح اچھل کر مڑا جیسے اُسے بجلی کا طاقتور شاک لگ گیا ہو۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ تم چیف باس کا نام بھی جانتے ہو"۔۔۔۔ اس نے حیرت بھرے انداز میں دوبارہ عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں کیونکہ چند لمحے پہلے بھیڑ کی طرح معصوم نظر آنے والے عمران کا چہرہ اب چٹان کی طرح سخت۔ سرد اور سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔۔۔۔ اس چھوٹے قد کے پیچھے کھڑے ہوئے کارٹر نے بھی جو ریوالور نکال رہا تھا ہنری جیمز کا نام سنتے ہی ہاتھ روک لیا تھا۔

"سنو مسٹر۔۔۔۔ تمہارا نام جو بھی ہے۔۔۔۔۔۔"۔۔۔۔ عمران نے اُسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام ڈیگورا ہے ڈیگورا۔۔۔۔ کبھی سنا ہے یہ نام"۔۔۔۔ چھوٹے قد والے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ڈیگورا۔۔۔۔ اوہ تمہارا تعلق ڈرکان سے ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اچھا۔۔۔۔ تم تو واقعی خاصے باخبر آدمی ہو۔ حالانکہ میرا پہلے تم سے کبھی واسطہ نہیں پڑا۔ لیکن تم میرے نام اور تنظیم سے بھی واقف ہو۔ بہت خوب۔

اب تمہیں یہ بتانا پڑے گا کہ تم میرا نام کیسے جانتے ہو" ـــــ ڈیگورا نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس ـــ چیف باس کی ہدایت ہے کہ....." ـــــ اچانک کارٹر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ تم خاموش رہو۔ یہ بندھا ہوا آدمی ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے" ڈیگورا نے مڑ کر کرخت لہجے میں کارٹر سے کہا۔ اور کارٹر خاموش ہو گیا۔

"ڈیگورا ـــ تم صرف مجھے اتنا بتا دو کہ ہنری نے تمہیں کیا ہدایات دے کر بھیجا ہے۔ اگر تو اس نے صرف مجھے اور سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے تمہیں بھیجا ہے تو پھر تم نے پاور ہاؤس اور پولیس ہیڈ کوارٹر پر بم کیوں پھینکے ہیں" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"خوب ـــ تم واقعی گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے کے ماہر ہو ابھی تو تمہاری زبان ہکلا رہی تھی اور ابھی تم مجھ سے ایسے لہجے میں بات کر رہے جیسے چیف باس بھی تم ہی ہو" ـــــ ڈیگورا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میری بات کا جواب دو۔ تاکہ میں تمہاری سزا کا فیصلہ کر سکوں۔ میں نہیں چاہتا کہ تم اور تمہارا گروپ کسی غلط فہمی میں مارا جائے۔ اگر تمہاری دشمنی صرف مجھ سے ہے تو پھر میں تمہارے لئے نرم سزا تجویز کردوں گا۔ اور اگر تم نے میرے ملک کے اہم پروجیکٹس کو نقصان پہنچایا ہے تو پھر تمہاری سزا عبرت ناک ہو گی" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

اور ڈیگورا نے بے اختیار زوردار قہقہہ لگایا۔ اس کا انداز بڑا طنزیہ تھا جیسے وہ عمران کی حماقت پر دل کھول کر ہنس رہا ہو۔

"اچھا ـــ تم مجھے سزا دو گے ـــ بہت خوب۔ ابھی چند لمحوں بعد اس کمرے میں تمہاری چیخیں گونجنے والی ہیں۔ تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ ہونے والا ہے۔ اور تم مجھے سزا دو گے۔ واہ۔ بہت خوب" ڈیگورا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں نے چیخوں پر بڑا طاقتور قسم کا سائیلنسر فٹ کرایا ہوا ہے۔ اس لئے میری چیخیں سننے کی حسرت تو تم قبر میں ہی ساتھ لے جاؤ گے۔ اور رہا ریشہ علیحدہ کرنے والی بات تو میرے جسم میں ریشے ہیں ہی نہیں ـــ میں تمہاری طرح پٹ سن یا کپاس کا بنا ہوا نہیں ہوں۔ تم میرے سوال کا جواب دو" عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کارٹر" ـــــ ڈیگورا نے عمران کو جواب دینے کی بجائے کارٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ـــــ کارٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہنٹر لے آؤ۔ گولی سے تو یہ فوراً مر جائے گا۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس کی چیخوں پر لگا ہوا سائیلنسر کتنا طاقتور ہے" ـــــ ڈیگورا نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔

"یس باس" ـــــ کارٹر نے جواب دیا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا اور دروازہ اس کے پیچھے بند ہو گیا۔

"تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ اونچا سنتے ہو تو آگے آجاؤ۔ میں تم جیسے چوہے سے اونچی آواز میں بات کرنا بھی اپنی توہین سمجھتا ہوں" عمران نے کہا۔

"تم ـــ تمہاری یہ مجال کہ تم ڈیگورا کو چوہا کہو" ـــــ ڈیگورا کو تو جیسے آگ ہی لگ گئی۔ وہ یک لخت اچھل کر آگے بڑھا اور اس نے عمران کو تھپڑ مارنا

جاہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ یک لخت بری طرح چیختا ہوا فضا میں اچھلا
دروازے کے پاس کھڑے ہوئے دو افراد سے جا ٹکرایا۔ وہ تینوں ہی ٹکرا
فرش پر گرے ـــ اُسی لمحے ریوالور کے دو دھماکے ہوئے اور کمرے
میں ان دونوں افراد کی چیخیں گونج اٹھیں جن سے ڈیگورا جا کر ٹکرایا تھا عمران
نہ صرف کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا بلکہ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ریوا
بھی چمک رہا تھا۔

ڈیگورا اب اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن دھماکوں اور چیخوں کی آوا
سنتے ہی وہ ایک بار پھر بوکھلا کر نیچے گرا۔ اُسی لمحے دروازہ کھلا اور کارٹو
اٹھائے اندر داخل ہوا ـــ لیکن دوسرے لمحے عمران کے ریوالور نے شع
اگلا اور وہ بھی بری طرح چیختا ہوا پہلو کے بل منہ سمیت نیچے گر گیا۔ دروا
ابھی تک کھلا ہوا تھا۔ عمران اس پر فائر کرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھلا
اس نے لات مار کر دروازہ بند کر دیا ـــ اور پھر اچھل کر ایک بار پھر ا
ہوئے ڈیگورا کے سر پر پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے اس کی لات پوری قوت سے
ڈیگورا کے پہلو میں پڑی اور ڈیگورا چیخ مار کر سائیڈ کی دیوار سے کسی گیند کی
ٹکرایا۔ اس بار وہ جھٹکے سے اٹھا ـــ لیکن اُسی لمحے عمران کا ہاتھ لہرایا او
کے جبڑے پر زوردار مکہ پڑا۔ یہ ضرب اتنی زوردار تھی کہ ڈیگورا کے جبڑ
ٹوٹنے کی آواز پہلے گونجی اور اس کی چیخ بعد میں برآمد ہوئی۔ ڈیگورا فرش پر
کر ایک بار پھر اٹھنے لگا ـــ وہ خاصا سخت جان تھا۔ لیکن اس بار عمران
ریوالور کا دستہ پوری قوت سے اس کی کھوپڑی پر جمایا اور پھر اس کا ہاتھ
مشین کی طرح چلنے لگا اور چوتھی ضرب کھا کر ڈیگورا کا جسم بے حس و حرکت
گیا۔ اس کی کھوپڑی سے خون رسنے لگا تھا۔

عمران اُسے بے ہوش ہوتا دیکھ کر تیزی سے صفدر کی طرف بڑھا جو کرسی پر
بندھا خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"جلدی سے کوئی ریوالور سنبھال لو۔ باہر ان کے خاصے ساتھی ہوں گے۔
اور کمرہ بھی ساؤنڈ پروف نہیں ہے" ـــ عمران نے اس کی رسیاں
کھولتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

اور صفدر آزاد ہوتے ہی تیزی سے ڈیگورا کے ان ساتھیوں کی طرف بڑھا۔
جن کے ہولسٹر میں ریوالور ابھی تک موجود تھے اور جو ریوالور نکالنے سے پہلے ہی
عمران کی گولیوں کا شکار ہو گئے تھے۔ اس نے دونوں کے ہولسٹروں سے
ریوالور کھینچ لئے۔

"تم اس ڈیگورا کا خیال رکھنا۔ میں باہر دیکھتا ہوں۔ آوازیں تو ضرور گئی ہوں
گی۔ لیکن ابھی تک کوئی آیا نہیں" ـــ عمران نے کہا۔ اور ریوالور لئے تیزی
سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن ابھی وہ دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ
اچانک ایک سائیڈ میں پڑی ہوئی الماری میں سے ٹیلی فون کی گھنٹی کی آواز
سنائی دی ـــ اور عمران یہ آواز سنتے ہی تیزی سے مڑا۔ اس نے جلدی
سے الماری کے پٹ کھولے تو خالی الماری کے درمیانے خانے میں ایک
ٹیلی فون سیٹ موجود تھا جس میں سے آواز نکل رہی تھی۔ الماری میں بند ہونے
کی وجہ سے عمران کو وہ پہلے نظر نہ آیا تھا۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــ عمران نے ڈیگورا کے لہجے میں کہا۔

"گڈمین بول رہا ہوں باس۔ تہہ خانے سے فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں
سنائی دی تھیں۔ میں نے سوچا کہ صورت حال معلوم کر لوں" ـــ ایک مؤدبانہ
آواز سنائی دی۔

"جب میں اندر ہوں تو ظاہر ہے چیخوں کی آوازیں دوسروں کی ہو سکتی ہیں"۔ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ وہ ڈیگوار کی طبیعت کو اچھی طرح سمجھ چکا تھا۔

"اوہ یس ——— یس باس ——— سوری باس۔ میں نے سوچا"۔ گڈمین نے عمران کی توقع کے عین مطابق بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے اور عمران کے لبوں پر اپنا اندازہ درست نکلنے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"سنو ——— اب تم نے کال کر ہی لی ہے تو ایک کام کرو۔ ہاں۔ پہلے یہ بتاؤ اس وقت یہاں تمہارے علاوہ کتنے افراد موجود ہیں" ——— عمران نے بات اس انداز میں کی جیسے اُسے بات کرتے کرتے اچانک خیال آگیا ہو۔ اس لئے تاکہ ایسی سچوئشنز میں گڈمین کسی طرح مشکوک نہ ہو جائے۔

"باس۔ میرے علاوہ یہاں چھ افراد ہیں۔ ریڈ وارننگ والے تو یہاں نہیں ہیں باس۔ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں۔ میرا مطلب ہے باس کا کے ہیڈ کوارٹر میں" ——— گڈمین نے جواب دیا۔

"او۔کے ——— اچھا تم ایسا کرو کہ ان چھ افراد کو لے کر یہاں تہہ خانے میں آجاؤ۔ سمجھے۔ ابھی۔ لیکن سب منہ اٹھائے اندر نہ آجانا۔ انہیں باہر روکنا۔ تہہ خانے سے دور۔ اور تم خود آنا۔ اس کے بعد میں مناسب سمجھوں گا تو انہیں بلاؤں گا۔ کم ان" ——— عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— گڈمین نے جواب دیا۔ اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ایک تو مجھے باہر کی سچوئشن کا علم نہیں کہ باہر کیسے کمرے ہیں

لئے مجبوراً ان سب کو ہی بلانا پڑا ہے" ——— عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور خود دروازے کے قریب سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ جب کہ صفدر نے بھی اس کی پیروی کی۔

تھوڑی دیر بعد باہر قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ باہر شاید سیڑھیاں تھیں کیونکہ قدموں کی آوازوں سے محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی سیڑھیاں اتر رہا ہوا دروازے کے قریب آرہا ہے ——— آنے والا ایک ہی آدمی تھا۔ ظاہر ہے یہ گڈمین ہی ہوگا۔ عمران اور صفدر خاموش کھڑے رہے۔ گڈمین دروازے کے قریب رک گیا۔

"یس ——— کم ان" ——— عمران نے ڈیگوار کے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔ لیکن دوسرے لمحے عمران اس پر کسی عقاب کی طرح جھپٹا اور اُسے اپنے بازوؤں میں گھسیٹتا ہوا ایک طرف لے گیا ——— عمران نے اُسے اس طرح پکڑا تھا کہ اس کے منہ سے آواز نہ نکل سکے۔ کیونکہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور اس کی چیخ کی آواز باہر اس کے ساتھیوں تک پہنچ سکتی تھی۔

"دروازہ بند کر دو" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور صفدر نے دروازہ بند کر دیا۔

گڈمین اچانک حملے کی وجہ سے ایک لمحے کے لئے تو بت بنا رہا۔ پھر اس نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے عمران نے مخصوص انداز میں اس ہاتھ کو اندر کی طرف ایک زوردار جھٹکے سے کھینچا۔ جس کے ذریعے اس نے اس کا منہ بند کر رکھا تھا جب کہ دوسرا ہاتھ جو عمران نے اس کے سینے کے گرد پھیلایا ہوا تھا۔ وہیں ساکت رہا۔ نتیجہ یہ

ہوا کہ گڈمین کی گردن کسی لٹو کی طرح گھومی اور کڑاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کا پھڑکتا ہوا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی۔ عمران نے اسے ایک طرف دھکیل دیا۔

"اب باقیوں کا کیا کرنا ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"مجھے خود اوپر جانا پڑے گا۔ اور کوئی چارہ نہیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

"میں ساتھ چلوں۔ چھ آدمی ہیں اور ظاہر ہے مسلح ہوں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ تم اس ڈیگورا کا خیال رکھو۔ یہ ہوش میں نہ آجائے میں انہیں گڈمین کی آواز میں پہلے کنٹرول کروں گا پھر گولیاں ماردوں گا۔ یہ دوسرا ریوالور مجھے دو"۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر نے ایک ریوالور اس کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ریوالور پکڑا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اپنا ریوالور وہ پہلے ہی جیب میں ڈال چکا تھا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر نکل گیا۔۔۔ صفدر ریوالور لئے کھلے دروازے میں آگیا تاکہ فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈیگورا کو بھی چیک کرتا رہے اور اگر ضرورت پڑے تو عمران کی مدد بھی کر سکے۔ باہر ایک چھوٹا سا پلیٹ فارم تھا جس کے ساتھ سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں اوپر ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ عمران سیڑھیاں چڑھتا اوپر والے دروازے کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

"سنو"۔۔۔ عمران نے دروازے کے قریب رک کر گڈمین کی آواز میں کہا۔ اس نے جان بوجھ کر لہجہ ملکا رکھا تھا جیسے گڈمین نچلے دروازے سے بول رہا ہو۔

"یس سر"۔۔۔ دروازے کی دوسری طرف سے ایک آواز ابھری۔

"سب لوگ تہہ خانے میں آجائیں۔ باس بلا رہا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور خاموش ہو گیا۔

دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور عمران دروازے کے پٹ کے پیچھے چھپ گیا۔ دو دو کر کے وہ تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگے۔ صفدر نے چونکہ عمران کی آواز سن لی تھی اس لئے وہ دروازے سے ہٹ گیا تھا۔۔۔ البتہ دروازہ ویسے ہی کھلا ہوا تھا۔ ظاہر ہے انہیں سیڑھیوں میں کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا اس لئے وہ تیزی سے نیچے اترنے لگے اور پھر جیسے ہی تیسرا جوڑا دروازے سے نیچے اترا۔

"خبردار"۔۔۔ عمران نے یک لخت چیخ کر کہا۔ وہ اپنی اصل آواز میں بولا تھا۔ اور وہ چھ کے چھ اپنے پیچھے اچانک اجنبی آواز سن کر بے اختیار مڑے ہی تھے کہ عمران کے دونوں ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ریوالوروں نے گولیاں اگلنی شروع کر دیں۔۔۔ پہلے ہی راؤنڈ میں تین افراد گرے۔ اسی لمحے نچلے دروازے سے صفدر نے بھی فائر کھول دیا کیونکہ وہ عمران کی پوزیشن سمجھ چکا تھا اس لئے اب اسے عمران کو گولی لگنے کا خطرہ نہ تھا۔۔۔ دو افراد اس کی فائرنگ سے اور پھر آخری جو ریوالور نکال چکا تھا عمران کے دوسرے راؤنڈ میں مارا گیا۔ اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دروازہ بند کیا اور پھر سیڑھیوں پر پڑی ہوئی ان کی لاشوں کو پھلانگتا ہوا واپس تہہ خانے میں آگیا۔

"اب اس ڈیگورا کو اٹھاؤ اور باہر لے جاؤ۔ میں ذرا اس تہہ خانے کی تلاشی لے لوں۔ مجھے یہ الماری ڈبل لگتی ہے"۔۔۔ عمران

نے کہا ۔ اور الماری کی طرف بڑھ گیا ۔ جس کے پٹ ابھی تک کھلے ہوئے تھے ۔ اور اس کے ایک خانے میں ٹیلی فون پڑا تھا جب کہ باقی خانے بالکل خالی تھے ۔

عمران نے خانوں کے اندر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا ۔ لیکن اُسے کوئی ایسی چیز محسوس نہ ہوئی جو مشکوک ہو ۔ وہ چند لمحے کھڑا سوچتا رہا ۔ پھر اس نے الماری کو دونوں طرف سے پکڑ کر ایک سائیڈ پر دھکیلنا چاہا لیکن الماری اپنی جگہ سے ہلی بھی نہیں ـــــ عمران نے اُسے دوسری طرف دھکیلا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی الماری ایک سائیڈ پر ہٹتی چلی گئی ۔ اور پھر نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں نظر آنے لگیں ۔ عمران سیڑھیاں اترتا گیا ـــــ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک سرنگ سی بنی ہوئی تھی ۔ جو خاصی دور تک چلی گئی تھی ۔ عمران اس سرنگ میں بڑھتا گیا ۔ سرنگ کچھ دور جا کر ختم ہو گئی اور سیڑھیاں اوپر جانے لگیں ۔ اوپر ایک دروازہ تھا جو بند تھا ـــــ عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا ۔ دروازہ اندر سے بند تھا ۔ اس نے دروازے کی چٹخنی ہٹائی اور پھر اُسے آہستہ سے کھول دیا ۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی سامنے ایک تنگ سی گلی نظر آ رہی تھی ـــــ عمران نے دروازہ بند کیا اور واپس مڑ گیا ۔ وہ سمجھ گیا ۔ کہ یہ صرف فرار ہونے کے لئے خفیہ راستہ ہے مزید کچھ نہیں ۔

تھوڑی دیر بعد وہ جب تہہ خانے سے ہوتا ہوا سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچا ۔ سیڑھیوں والے دروازے کے باہر ایک لمبی سی راہداری تھی جس کے اختتام پر کھلا برآمدہ اور سامنے پھیلا ہوا لان نظر آ رہا تھا ۔

عمران برآمدے میں پہنچا تو صفدر وہاں موجود تھا ۔ ڈیگوار فرش پر بیہوش پڑا ہوا تھا ۔

" میں نے چیک کر لیا ہے ۔ اور یہاں کوئی آدمی نہیں ہے " صفدر نے کہا ۔

" ابھی ان کا ایک اور گروپ باقی ہے ۔ جس کا چیف کارٹر تھا اور میرے خیال میں وہی گروپ توڑ پھوڑ کی کارروائیوں میں ملوث ہے ۔ اس کا بھی فوری خاتمہ ضروری ہے " ـــــ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا ۔

" تو پھر اس کے لئے کیا پروگرام ہو گا " ـــــ صفدر نے کہا ۔

" کارٹر تو مر چکا ہے ۔ اب یہی ڈیگوار ہی ان کے بارے میں تفصیلات بتائے گا ۔ اسے کمرے میں لے چلو ۔ میں زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا ۔ ہو سکتا ہے ان کا آئندہ منصوبہ انتہائی خطرناک ہو " ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا ۔ اور صفدر سمجھ گیا کہ اب ڈیگوار کو سب کچھ بتانا ہی پڑے گا ۔ عمران کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس نے آخری حدوں تک پہنچنے کا فیصلہ کر لیا ہے ـــــ صفدر نے جھک کر ڈیگوار کو اٹھایا اور پھر ایک بڑے کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔ جس کا دروازہ سامنے نظر آ رہا تھا عمران اس کے پیچھے تھا ۔

" اسے کرسی پر بٹھاؤ اور تہہ خانے سے جا کر رسیاں بھی اٹھا لاؤ اور ہنٹر بھی ۔ مجھے یہ خاصا سخت جان لگ رہا ہے " ـــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا ۔

" آپ تو شاید اسے پہلے سے جانتے ہیں " ـــــ صفدر نے بیہوش

ڈیگورا کو کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"صرف نام سنا ہوا ہے کہ یہ زرکان کا معروف مجرم ہے ۔ اور بین الاقوامی سطح پر اس کا نام لیا جاتا ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوتے جواب دیا۔

اور صفدر اثبات میں سر ہلاتا تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا۔

عمران خاموش کھڑا ڈیگورا کو دیکھتا رہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کے چہرے مہرے سے اس کی قوت برداشت کا اندازہ لگا رہا ہے ـــــ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں رسیاں بھی تھیں اور ہنٹر بھی۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے ہنٹر لے لیا۔ اور صفدر آگے بڑھ کر رسیوں کی مدد سے ڈیگورا کو باندھنے میں مصروف ہو گیا۔

"اچھی طرح باندھنا۔ یہ میری طرح کمزور نہیں ہے" ـــــ عمران نے کہا اور صفدر نے اس کا بدلا ہوا لہجہ سن کر مڑ کر مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور پھر باندھنے میں مصروف ہو گیا۔ عمران ایک بار پھر سنجیدگی کا لبادہ اتار کر اپنے پہلے والے موڈ میں آ گیا تھا۔

"خدا آپ جیسا کمزور تو سب کو بنائے۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ آپ کی طرح ناخنوں میں بلیڈ لگا کر رسیاں کاٹنے کا طریقہ سیکھ لوں۔ لیکن آج تک بات بنی ہی نہیں" ـــــ صفدر نے رسیاں باندھ کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"جائے استاد خالی است مسٹر صفدر سعید۔ ایک بڑا ڈبہ مٹھائی

اور تیس گز کی پگڑی دیئے بغیر میں تمہیں شاگرد نہیں بناؤں گا۔ یہ سن لو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"پگڑی اور وہ بھی تیس گز کی" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے جب استاد تیس گز کی پگڑی سے بندھ جائے گا تو کہاں بھاگے گا" عمران نے کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ۔ تاکہ ڈیگورا کو ڈریگون میں بدلا جا سکے" عمران نے سامنے رکھی کرسی پر اطمینان سے بیٹھتے ہوئے کہا۔

صفدر نے آگے بڑھ کر عمران کا ہی حربہ اختیار کیا اور چند لمحے تک جب ڈیگورا کی ناک اور منہ بند ہوتے تو وہ ہوش میں آ گیا۔

"ہاں تو مسٹر ڈیگورا ـــ یہ تمہارے ماں باپ نے آخر کیا سوچ کر تمہارا نام ڈیگورا رکھ دیا۔ ڈیگورا کی بجائے ڈیکوریشن ہی رکھ دیتے تو کسی قحبہ خانے کے دروازے پر تو سج جاتے" ـــــ عمران نے اس کے ہوش میں آتے ہی نرم سے لہجے میں کہا۔

"تو تم نے مجھ پر قابو پا ہی لیا۔ واقعی چیف باس نے درست کہا تھا کہ تمہیں دیکھتے ہی گولی مار دی جائے۔ مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں پوچھ گچھ کے چکر میں پڑ گیا" ڈیگورا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم جیسے لوگوں کی انہی مسلسل غلطیوں کی وجہ سے تو میں زندہ ہوں ورنہ اب تک شاید ہزار بار مر چکا ہوتا۔ تم نے شاید پاکیشیا کو بھی زرکان سمجھ لیا تھا۔ تمہارا نام سنتے ہی میری گردن ڈھلک جائے گی ـــ تمہارے یہاں موجود سارے آدمی تو عالم بالا پہنچ کر دوزخ کے دوزخیوں کے ساتھ رمبا سمبا ناچ رہے ہوں گے۔ اس لئے ان کے رقص میں مداخلت کے بارے میں سوچنا

بھی نہ۔ اب تم صرف اتنا بتا دو کہ تمہارا ریڈ وارننگ گروپ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ تاکہ میں ان کی وارننگ کو گرین بنا دوں۔ ریڈ کلر مجھے پسند نہیں ہے ماہرین رنگ بتاتے ہیں کہ ریڈ رنگ مار دھاڑ کا رنگ ہے ——— اور تم نے دیکھ ہی لیا ہو گا کہ مار دھاڑ جیسی چیزوں سے مجھے بڑی نفرت ہے" ——— عمران کی زبان چل پڑی۔

"تم ڈیگورا کی زبان نہیں کھلوا سکتے یہ دیکھ لو" ——— ڈیگورا نے بڑے مضبوط لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ جو ٹوٹے ہوئے جبڑے کی وجہ سے پہلے ہی ٹیڑھا ہو چکا تھا۔ یہ بات کرتے وقت اور زیادہ ٹیڑھا ہو گیا۔

"زبان کھلوانا تو بچوں کا کام ہے مسٹر ڈیگورا ——— میں تو زبان نکلوانا جانتا ہوں۔ بالکل ایسے جیسے دانت نکلوائے جاتے ہیں اور بڑا آسان سا کام ہے جس طرح دانت کو زنبور میں پکڑ کر کھینچا جاتا ہے۔ اسی طرح زبان کو بھی پلاس میں پکڑ کر باہر کھینچ لیا جاتا ہے ——— دانت تو بڑی سخت سی چیز ہوتی ہے جب کہ تم جانتے ہو زبان بڑی نرم ہوتی ہے بڑی آسانی سے باہر آجاتی ہے کیوں صفدر" ——— عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں بات کرتے ہوئے آخر میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرے خیال میں اتنا لمبا بکھیڑا پالنے کی بھی ضرورت نہیں نکالنے سے زیادہ آسانی سے یہ کٹ سکتی ہے" ——— صفدر نے خشک لہجے میں کہا۔

"ارے ہاں واقعی ——— لیکن یار زبان کٹ گئی تو پھر یہ بے چارہ بولے گا کیسے" ——— عمران نے معصوم سے انداز میں کہا۔

"بکواس بند کرو۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ تم مجھ سے کچھ نہیں اگلوا سکتے" ڈیگورا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"واہ ——— یہ زبان کھلوانے سے اب اگلوانے کی طرف آگیا۔ نہ بھائی۔ یہ اگلنے اگلوانے والا کام غلیظ قسم کا ہے۔ پتہ نہیں تمہارے اندر کیا بھرا ہوا جو باہر آجائے۔ نہ۔ یہ کام کم از کم مجھ جیسا نفیس آدمی تو نہیں کر سکتا۔ بس وہی نکالنے اور کاٹنے والا کام ٹھیک ہے" ——— عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب ——— آپ ہنٹر مجھے دیں۔ یہ ابھی سب کچھ بتا دے گا" صفدر نے کہا۔

"ارے نہیں ——— مسٹر ڈیگوار کا اتنا خوب صورت جسم داغدار نہیں ہونا چاہیے۔ ڈیکوریشن خراب ہو جائے گی۔ البتہ زبان کھینچ لینے کے بعد اس کا منہ بند کر دیں گے۔ ڈیکوریشن پر کوئی اثر نہیں پڑے گا" عمران نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تم جو چاہے کر لو۔ میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے" ڈیگورا نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ پہلے سے زیادہ اونچا تھا۔ اور عمران دل ہی دل میں مسکرا دیا۔ ڈیگورا کا واقعی لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اندر سے ٹوٹ رہا ہے ——— اور عمران انسانی نفسیات کو اچھی طرح جانتا تھا۔ کہ جب تک قوت ارادی کو نہ توڑا جائے صرف تشدد ان لوگوں پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔

"سچ ——— سچ ——— میں تمہاری طرح بہرہ نہیں ہوں۔ اس لئے آہستہ بولو۔ میں سن رہا ہوں اور مجھے جلدی بھی نہیں ہے۔ ہاں تو صفدر کیا خیال ہے۔ زبان کھینچنا زیادہ بہتر رہے گا یا کاٹنا۔ یار کوئی اچھا سا مشورہ دو" عمران ڈیگورا سے بات کرتے کرتے صفدر سے مخاطب ہو گیا۔

"اگر نکالنے اور کاٹنے کی بجائے توڑنے والا کام شروع کر دیا جائے تو کیسا رہے گا" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ بھی عمران کا مقصد سمجھ گیا تھا۔

"توڑنا ـــ کیا توڑنا ـــ زبان کیسے ٹوٹے گی۔ مسٹر ڈیگورا کی زبان ہڈی کی تو نہیں ہے۔ کیوں مسٹر ڈیگورا۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں" ـــــ عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"شٹ اپ ـــ میں تم جیسوں سے بات کرنا بھی اپنی توہین سمجھتا ہوں" ـــــ ڈیگورا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"اچھا ـــ واہ ـــ توہین کا تمہیں بھی علم ہے۔ خوب۔ اب جو تم بھی توہین کا مطلب سمجھنے لگ گئے ہیں تو پھر بے چارے شیر چیتے کا کیا قصور" ـــــ عمران نے بڑے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ـــ خواہ مخواہ وقت ضائع ہو رہا ہے۔ ختم کریں اس قصے کو" ـــــ صفدر نے اس بار جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ـــ اتنا غصہ بھی اچھا نہیں۔ بے چارہ ڈیگورا ایک گا۔ ہمارا مہمان ہے۔ کم از کم اپنی مہمان نوازی کی لاج ہی رکھ لو۔ چلو اتنا کر لو فی الحال اس کی ایک آنکھ نکال دو۔ کوئی سی بھی نکال لو۔ کیا فرق پڑتا ہے ویسے بھی ایک آنکھ سے آدمی دیکھ تو لیتا ہے ـــــ دوسری تو اللہ تعالیٰ نے بطور سپیئر پارٹ لگا رکھی ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور صفدر تیزی سے ڈیگورا کی طرف جھپٹا۔ پھر اس سے پہلے کہ ڈیگورا پلکیں جھپکاتا۔ صفدر کی اکڑی ہوئی انگلی کسی چھری کی طرح اس کی بائیں

آنکھ میں گھستی چلی گئی۔ اور کمرہ ڈیگورا کے حلق سے نکلنے والی خوفناک چیخ سے گونج اٹھا۔ صفدر نے بڑی بے دردی سے انگلی مار کر اسے ٹیڑھا کر کے جھٹکا دیا اور ملغوبہ سا ڈیگورا کی آنکھ سے باہر آ گرا ـــــ ڈیگورا کا جسم بری طرح کانپنے لگا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"چ ـــ چ ـــ انگلی خراب کر لی" ـــــ عمران نے یوں کہا جیسے اسے ڈیگورا کی آنکھ کی بجائے صفدر کی انگلی خراب ہونے کا افسوس ہوا ہو۔ صفدر نے ڈیگورا کے لباس سے انگلی صاف کی اور دوسرے لمحے پوری قوت سے اس کے ٹوٹے ہوئے جبڑے پر مکہ جڑ دیا ـــــ ڈیگورا چیخ مار کر دوبارہ ہوش میں آ گیا۔ اور پھر ڈیگورا کے حلق سے گالیاں اس تواتر سے نکل رہی تھیں جیسے مشین گن چل رہی ہو۔

"کمال ہے ـــ بھئی ڈیگورا۔ اب اتنا بھی کیا غصہ۔ آنکھیں تو شرم سے بھی پھوٹ جاتی ہیں۔ صفدر بے چارے کی انگلی بھی خراب ہو گئی ہے" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے باپ کسی بچے کو پچکار رہا ہو۔

اور ڈیگورا کی اکلوتی آنکھ سے جیسے شعلے سے نکلنے لگے۔

"واہ ـــ ایک آنکھ سے تو تم زیادہ خوب صورت لگنے لگ گئے ہو۔ یار صفدر۔ ایک کان بھی تو فالتو ہی ہے۔ جب ایک کان سے کام چل سکتا ہے تو پھر کیا ضرورت ہے دوسرے کان کا وزن اٹھانے کی۔ ویسے بھی ڈاکٹر کہتے ہیں وزن کی زیادتی صحت کے لئے مضر ثابت ہوتی ہے ـــــ اور کم از کم میں تو یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ مہمان کی صحت خراب ہو" ـــــ عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔ اور

صفدر نے اس کی بات سنتے ہی بجلی کی سی تیزی سے ریوالور جیب سے نکا
اور دوسرے لمحے دھماکے کے ساتھ ہی ڈیگورا کا ایک کان صاف
گیا ــــ اور خون کا فوارہ سا نکلا اور ڈیگورا ایک بار پھر چیختا ہوا بُری ط
کرسی پر تڑپنے لگا۔

"واہ" ــــ کیا کہنے مسٹر ڈیگورا۔ تم نے داد نہیں دی صفدر کے
نشانے کی۔ کس صفائی سے کان اڑایا ہے" ــــ عمران کا لہجہ ایسا ت
جیسے وہ واقعی داد دے رہا ہو۔

"تم ــــ تم ــــ ظالم ہو۔ میں تمہیں پیس کر رکھ دوں گا۔ میں تمہاری
بوٹیاں اڑا دوں گا" ــــ ڈیگورا نے چیختے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں صفدر ــــ یہ دو بازوؤں کی آخر کیا تک ہے۔ شاید
بیلنس کے لئے بنائے گئے ہیں۔ ورنہ دائیں ہاتھ سے کام تو آدمی نکا
ہی لیتا ہے" ــــ عمران نے کہا۔

اور صفدر ریوالور جیب میں ڈالتا ہوا ہتھیلی کو جوڈو کے سے اند
میں اکڑا کر آگے بڑھا۔

"رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ۔ تم انسان نہیں ہو پاگل ہو۔ پا
پاگل ہو۔ میں بتا دیتا ہوں۔ وائٹ ہاؤس کالونی۔ کوٹھی نمبر ون تھرٹین
ڈیگورا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"وائٹ ہاؤس کالونی ــــ لاحول ولا۔ بھلا یہ بھی رہنے کی جگہ ہے
میں تو کم از کم وہاں نہیں جا سکتا۔ میرے ہونے والے سسر
وہاں رہتے تھے۔ بھائی ڈیگورا میں نے تو رشتے سے ہی انکار کر د
تھا۔ نہ بھائی۔ میں تو وہاں نہیں جا سکتا۔ تم ایسا کرو ٹیلی فون پر بتا د

یہیں سے بات کر لیتے ہیں۔ حال چال ہی تو پوچھنا ہے" ــــ عمران نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں بتاؤں گا۔ بالکل نہیں بتاؤں گا۔ چاہے تم میری ساری
ہڈیاں توڑ دو۔ نہیں بتاؤں گا۔ میں مر جاؤں گا نہیں بتاؤں گا"
ڈیگورا نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔ شاید وہ ایک بار پھر سنبھل
جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"نہ بتاؤ یار۔ اب اتنی بھی کیا کاہلی کہ ہر چیز تم سے ہی پوچھتے رہیں۔
کچھ ہمیں بھی تو خود کرنا چاہیئے۔ چلو ٹھیک ہے میں خود ہی ایکس چینج سے
پوچھ لیتا ہوں ــــ وہاں میرا ایک یار آپریٹر ہے مجھے مفت کی کالیں
کرا سکتا ہے۔ نمبر نہیں بتا سکتا۔ ضرور بتا دے گا۔ ہاں صفدر تو پھر
چلیں ایکس چینج۔ وہاں اس سے چائے بھی پی لیں گے اور نمبر بھی معلوم
کر لیں گے ــــ سنا ہے ٹیلی فون ایکس چینج کی کنٹین والا چائے میں پوست
ملاتا ہے۔ بڑی گاڑھی چائے ہوتی ہے" ــــ عمران نے بڑے مطمئن
انداز میں کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ پھر اس کا کیا کرنا ہے" ــــ صفدر نے
کندھے اچکاتے ہوئے اسی طرح سرد مہر سے لہجے میں کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ بے چارے کو لوگ باقی زندگی چڑاتے رہیں گے منہ
بگاڑ کر کان کٹا کہتے رہیں گے۔ اب یہ تو غلط بات ہے کہ کوئی ہمارے
مہمان کا مذاق اڑائے ــــ اس لئے ایسا کرو کہ گولی مار دو۔ بس یار
ایک بات کا خیال رکھنا گولی ٹھیک دل پر پڑنی چاہیئے۔ تاکہ اس کو
مرتے وقت زیادہ تکلیف نہ ہو" ــــ عمران نے اسی طرح جبڑے بناتا نہ

لہجے میں کہا۔ اور صفدر نے ایک بار پھر ریوالور نکال لیا۔

"رک جاؤ ــــ خدا کے لئے رک جاؤ۔ مت مارو۔ میں بتا دیتا ہوں لیکن وعدہ کرو نمبر معلوم ہونے کے بعد مجھے مارو گے نہیں" ڈیگورا نے ایک بار پھر ہذیانی انداز میں کہا۔

"کیا خیال ہے صفدر۔ کر لیں وعدہ۔ سوچ لو۔ وعدہ نبھانا پڑے گا" ــــ عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ اس درد سر پالنے کی۔ وہاں چل کر پتہ تو چل ہی جائے گا نمبر کا" ــــ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن یار۔ اگر تمہارا نشانہ اچٹ گیا تو بے چارے کو خواہ مخواہ گھنٹہ آدھا گھنٹہ تڑپنا پڑے گا۔ یہ بھی سوچ لو" ــــ عمران نے کہا۔

وہ دونوں اس طرح باتیں کر رہے تھے جیسے ڈیگورا سے انہیں بے پناہ ہمدردی ہو۔

"نو تھری نو تھری سکس" ــــ اچانک ڈیگورا ایک لخت چیخ پڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ لٹک گیا۔ اکلوتی آنکھ بجھ سی گئی۔ یہ شاید لاشعوری خوف کا جھٹکا تھا جس نے اس کے منہ سے نمبر خود بخود اگلو دیا تھا۔

"واہ ــــ اسے کہتے ہیں اعتماد۔ یعنی وعدہ لئے بغیر ہی نمبر بتا دیا۔ اور صفدر ایسے اعتماد کرنے والے آدمی تو بار بار پیدا نہیں ہوتے اس لئے ریوالور جیب میں ڈالو۔ اور ٹیلی فون اٹھا لاؤ۔ ذرا یہ ریڈ بلڈ ٹائیگر وارننگ سے بھی دو باتیں کر لوں" ــــ عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور ڈیگورا کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی

کے ساتھ ساتھ حیرت کی جھلکیاں بھی نمایاں ہو گئیں جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی عمران نے اُسے قتل کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔

صفدر نے مسکراتے ہوئے ریوالور جیب میں ڈالا اور ایک کونے میں پڑے ہوئے ٹیلی فون کی طرف بڑھ گیا۔

"مسٹر ڈیگورا۔ چھوڑو پرانی باتوں کو۔ جو ہو گیا سو ہو گیا۔ یہ بتاؤ اس منزی جیمز کو تم نے کبھی دیکھا ہے" ــــ عمران نے بڑے دوستانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"چیف باس کو ــــ نہیں ــــ اُسے ہم نے کبھی نہیں دیکھا وہ ہیڈ کوارٹر میں رہتا ہے اور ہیڈ کوارٹر میں کوئی نہیں جا سکتا۔ وہاں جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے" ــــ ڈیگورا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے سر ہلا دیا۔ کیونکہ جس مقصد کے لئے اس نے سوال کیا تھا۔ وہ حل ہو گیا تھا۔

اُسی لمحے صفدر نے ٹیلی فون سیٹ لا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"تمہاری جیب میں رومال تو ہو گا" ــــ عمران نے صفدر سے پوچھا۔

"رومال ــــ ہاں ہو گا ــــ کیوں" ــــ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔ کیونکہ رومال پوچھنے کی کوئی تُک اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"اس ڈیگورا کے منہ میں ڈال دو۔ میں تمہیں نیا لے دوں گا۔ مجھے تمہاری عادت کا پتہ ہے۔ جب سے تمہاری اماں جان نے تمہیں پہلی بار سکول بھیجتے وقت ناک صاف کرنے کے لئے رومال دیا ہو گا۔ تم تب سے ہی اُسے سنبھالے پھر رہے ہو گے ــــ اتنے پرانے رومال کا صحیح مصرف یہی ہے کہ اس سے ڈیگورا کا منہ بند کیا جا سکے" ــــ عمران نے ٹیلی فون کا رسیور

اٹھاتے ہوئے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور صفدر ہنس پڑا۔

"تم میرا منہ کیوں بند کرنا چاہتے ہو۔ میں نہیں بولوں گا" ——— ڈیگورا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوری مسٹر ڈیگورا ——— میرے پاس اس وقت پٹی نہیں ہے کہ اس سے تمہارا منہ بند کرایا جا سکے۔ اور باقی رہی تمہارے بولنے والی بات تو پہلے بھی تم نے ہم سے یہی کہا تھا کہ تم کسی قیمت پر نہیں بولو گے۔ حالانکہ تم پھر بول پڑے۔ اب ایسی صورت میں تم پر اعتبار کیسے کیا جا سکتا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ڈیگورا کا چہرہ ایک بار پھر غصے سے بھڑکنے لگا۔ ظاہر ہے اب وہ بچہ نہ تھا۔ کہ پٹی والی بات اس کی سمجھ میں نہ آتی۔ لیکن اس نے جیسے ہی کوئی بات کرنے کے لئے منہ کھولا صفدر نے جو اس دوران رومال نکال کر اسے گیند کی صورت میں بنا چکا تھا رومال اس کے منہ میں ٹھونس دیا اور ڈیگورا صرف چہرہ ہلاتا ہی رہ گیا۔

عمران نے بڑے اطمینان سے ڈیگورا کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کیے۔

"یس" ——— دوسری طرف سے کسی نے کرخت آواز میں کہا۔

"ریڈ وارننگ کا رٹر بول رہا ہوں" ——— عمران نے کارٹر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

اور ڈیگورا کی آنکھیں عمران کا لہجہ سن کر حیرت سے پھیلنے لگیں۔

"یس باس ——— بروس اٹنڈنگ اوور" ——— دوسری طرف سے اس بار بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ اور نرم تھا۔

"سنو ——— چیف باس نے ریڈ وارننگ کا سابقہ پلان تبدیل کر دیا ہے۔ اور ایک نیا اور اہم مشن ہمارے ذمہ لگایا ہے۔ اس لئے سابقہ پلان پر کی جانے والی تمام کارروائی فوری طور پر منسوخ کر دو" ——— عمران نے کارٹر کے لہجے میں بات کرتے انتہائی سخت انداز میں کہا۔

"وہ باس ——— ہم تو سنٹرل سیکرٹریٹ کو اڑانے کے لئے تمام کارروائی مکمل کر چکے ہیں۔ وہاں ہم نے بم وغیرہ بھی نصب کر دیئے ہیں" بروس نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"کتنے افراد وہاں موجود ہیں" ——— عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔ سنٹرل سیکرٹریٹ کو اڑانے کا سن کر اس کی آنکھوں میں شعلے سے بھڑک اٹھے تھے۔ ظاہر ہے سنٹرل سیکرٹریٹ ملک کا انتہائی اہم ترین دفتر تھا ——— اس کی تباہی کا مطلب ملک کے لئے ناقابل تلافی نقصان تھا۔

"پانچ افراد سر" ——— بروس نے جواب دیا۔

"انہیں فوراً واپس بلاؤ۔ بم وغیرہ بھی نکال لاؤ۔ یہ چیف باس کا آرڈر ہے" ——— عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں ابھی احکامات دے دیتا ہوں" بروس نے جواب دیا۔

"سنو ——— نیا مشن انتہائی اہم اور پیچیدہ ہے۔ اس کے لئے ہمیں خاص تیاری کرنی پڑے گی۔ اور آدمی بھی خاصے چاہئیں۔ اس وقت ہیڈکوارٹر میں کتنے افراد موجود ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"باس۔ وہی پانچ باہر ہیں باقی تو یہاں ہیں۔ وہ بھی تھوڑی دیر میں آ جاتے ہیں" ——— بروس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود ابھی وہیں آ رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے ہمیں کرایے پر مزید آدمی چاہئیں۔ تم بہرحال سب کو ہیڈ کوارٹر میں اکٹھا رکھو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"۔۔۔ تیس آدمی کم تو نہیں ہیں۔ اور کیا ضرورت ہے اور اگر ضرورت بھی پڑے تو چیف ہیڈ کوارٹر سے لئے جا سکتے ہیں۔ کرایے پر آدمی لینے کا رسک ہو سکتا ہے"۔۔۔ بروس نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تھوڑی دیر میں آ رہا ہوں۔ پھر بات ہو گی"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

"تیس افراد۔ خاصا بڑا گینگ ہے۔ او۔کے مسٹر غدر۔ آپ اس ڈیگورا کو دانش منزل پہنچا دیں۔ میں اس گینگ کا بندوبست کر لوں۔ باہر کار میں موجود ہیں نیلے رنگ کی کار شاید کارٹر کی ہے۔۔۔ کیونکہ ہوٹل پلازہ میں داخل ہوتے وقت میں نے اسے وہاں کھڑے دیکھا تھا۔ اور کارٹر اسی طرف سے میرے پاس آیا تھا۔ ہینڈز اپ کرانے کے لئے۔ میں وہ لے جاتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا دروازے سے باہر نکلتے ہوئے عمران کو کمرے میں سے پٹخنے کی سی آواز سنائی دی۔ اور عمران مسکرا کر آگے بڑھ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ صفدر نے ڈیگورا کو بیہوش کرنے کے لئے اس کے سر پر ریوالور کا دستہ مارا ہو گا۔

کمرے میں رکھی ہوئی بیضوی میز کے گرد اس وقت چار افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ دو ادھیڑ عمر ایک نوجوان مرد اور ایک نوجوان لڑکی تھی وہ سب خاموش بیٹھے اپنے اپنے خیالوں میں گم تھے۔ پانچویں کرسی خالی پڑی ہوئی تھی۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور چاروں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ چاروں ہی مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہو گئے۔ کمرے میں داخل ہونے والا ہنری جیمز تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا خالی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اور اس نے ہاتھ کے اشارے سے ان چاروں کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ وہ چاروں ہی اس کے اشارے پر مؤدبانہ انداز میں اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تم کو یہ اطلاعات تو مل ہی چکی ہیں کہ چیئرمین لیڈی ایشلے اور ڈائریکٹر ترمذی ہلاک ہو چکے ہیں"۔۔۔ ہنری نے سنجیدہ لہجے میں ان چاروں سے مخاطب

ہو کر کہا۔

"یس باس ــــ ہمیں اطلاعات ہیڈ کوارٹر سے ملی ہیں۔ لیکن باس ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کس طرح ہلاک ہوئے۔ کن لوگوں نے انہیں ہلاک کیا ہے"۔ ــــ ایک ادھیڑ عمر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بعد کی باتیں ہیں۔ پہلا مسئلہ ہے اب پاور لینڈ کی چیئرمین شپ کا۔ پاور لینڈ کے قانون کے مطابق اس کے ہمیشہ تین ڈائریکٹرز ہوں گے۔ اور ان تینوں میں سے ایک چیئرمین ہوگا ــــ اب جب کہ ایک ڈائریکٹر اور ایک چیئرمین ختم ہو گیا ہے تو فوری طور پر دو ڈائریکٹران نامزد ہونے چاہئیں اور ان میں سے ایک چیئرمین"۔ ــــ ہنری جیمز نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں جناب ہنری جیمز کو بطور چیئرمین پاور لینڈ تجویز کرتا ہوں" ــــ ایک نوجوان نے فوراً ہی ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہم تائید کرتے ہیں" ــــ باقی تین نے بھی فوراً ہی ہاتھ اٹھا دیئے۔

"اوکے ــــ چیئرمین کا مسئلہ حل ہو گیا۔ اب رہ گئے دو ڈائریکٹران۔ تو بطور چیئرمین مجھے حق ہے کہ میں تم چاروں میں سے دو ڈائریکٹران نامزد کروں۔ لیکن میں یہ بات تم سب پہ چھوڑ دیتا ہوں۔ کیا تم آپس میں کسی دو ناموں پہ متفق ہو سکتے ہو" ــــ ہنری جیمز نے ان چاروں کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"سر میں مسٹر پیٹرک کا نام بطور ڈائریکٹر تجویز کرتا ہوں۔ یہ ہم سب میں سے سینئر ہیں" ــــ اسی نوجوان نے کہا۔

"ہم تائید کرتے ہیں" ــــ اس ادھیڑ عمر جس نے پہلے ہنری جیمز کو جواب دیا تھا کے علاوہ باقی دو نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

اوکے۔ مسٹر پیٹرک ڈائریکٹر پاور لینڈ نامزد ہو گئے" ــــ ہنری جیمز نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں حلف دیتا ہوں کہ میں ہمیشہ پاور لینڈ اور اس کے چیئرمین ہنری جیمز کا مکمل وفادار رہوں گا" ــــ ادھیڑ عمر پیٹرک نے اٹھ کر کہا۔ اور دوبارہ کرسی پہ بیٹھ گیا۔

"میں مس جیکی کو بطور ڈائریکٹر نامزد کرتا ہوں۔ یہ انتہائی ذہین اور پُرجوش ہیں" ــــ دوسرے ادھیڑ عمر نے کہا۔

"ہم تائید کرتے ہیں" ــــ اس لڑکی اور ہنری جیمز کے علاوہ باقی افراد نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"گڈ ــــ مس جیکی کا انتخاب پاور لینڈ کے لئے بے حد سود مند رہے گا" ــــ ہنری جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے پیٹرک اور جیکی کا انتخاب پہلے ہی کر لیا تھا۔ اور ان کے متعلق سب کو بتا بھی دیا گیا تھا۔ باقی کارروائی تو صرف رسم نبھانے کے لئے کی جا رہی تھی۔ پھر مس جیکی نے اٹھ کر پیٹرک کی طرح حلف اٹھایا اور بیٹھ گئی۔

"اوکے ــــ یہ کارروائی مکمل ہو گئی۔ اب آپ وہ پس منظر بھی سن لیجئے تاکہ اس کے بعد فیصلے کئے جا سکیں" ــــ ہنری جیمز نے کہا۔ اور اس کے بعد اس نے تفصیل سے پاکیشیا سے سائنسدانوں کے اغوا سے لے کر ترمذی کی ہلاکت تک کے تمام واقعات انہیں سنا دیئے۔

"اوہ ــــ اس کا مطلب ہے۔ یہ سب کچھ پاکیشیا کے چند افراد کا کیا ہوا ہے" ــــ پیٹرک نے کہا۔

"ہاں ــــ میں نے لیڈی ایشلے کو منع کیا تھا کہ وہ پاکیشیا کو نہ چھیڑے

لیکن لیڈی ایشلے پاکیشیا والوں کو جانتی نہ تھی اس لئے وہ نہ مانی اور نتیجہ یہ کہ آج پاورلینڈ مکمل طور پر شدید ترین خطرے کی زد میں ہے"
ہنری جیمز نے کرخت لہجے میں جواب دیا۔

"مسٹر ترمذی کی ہلاکت کے بعد آپ نے کیا اقدام کئے ہیں جناب" مس جیکی نے پوچھا۔

"فی الحال کوئی خاص اقدام نہیں کیا۔ میں نے زرکان سے ڈیگو۔ اگروپ کو پاکیشیا بھیج دیا ہے تاکہ وہ وہاں دہشت گرد قسم کی کاروائیوں کا سلسلہ شروع کرے ــــ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو وہیں الجھالے۔ تاکہ مجھے یہ موقع مل سکے کہ میں ٹرانسمٹ فیوز سسٹم ختم کر سکوں۔ لیکن یہ فیصلہ میں اس وقت کر سکتا تھا جب کہ میں باقاعدہ چیئرمین نامزد ہو جاتا۔ اس لئے آپ سب کو فوری یہاں کال کیا گیا ہے ــــ ہنری جیمز نے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ پاورلینڈ پاکیشیا پر حملہ کر دے۔ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دے" ــــ ایک نوجوان نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"نہیں ــــ اس طرح پوری دنیا کی فورسز حرکت میں آجائیں گی۔ اور پاورلینڈ ابھی اس قابل نہیں ہوا کہ پوری دنیا کو بیک وقت کنٹرول کر سکے" ــــ ہنری جیمز نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"لیکن سر۔ ٹرانسمٹ فیوز سسٹم ختم کرنے کے بعد تو ہیڈ کوارٹر ہر ایک کے لئے اوپن ہو جائے گا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ٹرانسمٹ فیوز کا سسٹم ہی بدل دیا جائے" ــــ پیٹرک نے کہا۔

"نہیں ــــ سسٹم بدلا نہیں جا سکتا۔ اُسے صرف ختم کیا جا سکتا ہے

اور اس میں سے ٹارگٹ بدلنے کی بھی صرف ایک ہی بار گنجائش تھی۔ وہ گنجائش پوری ہو چکی ہے۔ اور سسٹم بدل بھی دیا جائے تب بھی عمران کے لئے یہ مشکل نہیں ہے کہ وہ نیا سسٹم کہیں سے اڑا لے"
ہنری جیمز نے جواب دیا۔

"سر ــــ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا تو علم نہیں ہے۔ اس لئے اگر اسے اوپن کر دیا جائے تو اس طرح ان کے یہاں پہنچنے میں خود بخود رکاوٹ پڑ جائے گی۔ ظاہر ہے ہیڈ کوارٹر تلاش کرنے کے لئے انہیں وقت چاہیئے ــــ اور اس وقفے کے دوران کوئی بڑا مشن بھیج کر ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس مشن کو لیڈ کر دوں" ــــ مس جیکی نے کہا۔

"مشن بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ان کے لئے ہمیں کوئی خاص طریقہ تلاش کرنا پڑے گا۔ میرے ذہن میں ایک طریقہ ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم ان کے لئے ایک جال تیار کریں ــــ ایک نقلی ہیڈ کوارٹر تیار کیا جائے۔ بالکل اصلی جیسا۔ اس میں پہلے سے ہی ڈائنامنٹ وغیرہ فٹ ہوں۔ اس میں وہی ٹرانسمٹ سسٹم نافذ ہو۔ پھر جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی ان فیوز کی مدد سے وہاں پہنچیں اس نقلی ہیڈ کوارٹر کو یک لخت اڑا دیا جائے"
ہنری جیمز نے کہا۔

"لیکن سر ــــ نقلی ہیڈ کوارٹر بنانے کے لئے خاصا وقت چاہیئے"
ایک نوجوان نے کہا۔

"ہاں ــــ وقت تو چاہیئے۔ کم از کم ایک ہفتہ تو لگ جائے گا"
ہنری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر — ایک بار وہ عمران ٹرانسمٹ فیوز سے دھوکہ کھا کر سبح
سنٹر پہنچ چکا ہے۔ کیا اب وہ ٹرانسمٹ فیوز پر اعتماد کرے گا"
مس جیکی نے کہا۔
"اوہ ہاں — گڈ — تم واقعی ذہین ہو۔ میرے ذہن میں یہ بات نہ
آئی تھی۔ بلکہ میرے خیال میں اگر اس آئیڈیے پر سوچا جائے تو پھر
ٹرانسمٹ فیوز سسٹم سب سے بہترین بچاؤ ہو سکتا ہے۔ وہ اب یہی
سوچے گا کہ ٹرانسمٹ فیوز اُسے کہیں اور نہ پہنچا دے" — ہنری
خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"لیکن سر۔ اگر اس نے یہ نہ سوچا اور وہ اس کی مدد سے ہیڈکوارٹر
میں داخل ہو گیا تب" — پیٹرک نے کہا۔
"تو پھر مس جیکی اور تم میرے ساتھ مل کر اس کا خاتمہ کر دو گے۔ یاد رکھو
کہ ہیڈکوارٹر کسی کے لئے تر نوالہ ثابت نہیں ہو سکتا" — ہنری جیمز
نے کہا۔
"تو سر۔ پھر یہی طے ہوا کہ ان کا یہاں ہیڈکوارٹر پہنچنے کا انتظار کیا
جائے۔ اور جب وہ یہاں پہنچیں تو ان کا خاتمہ کر دیا جائے"
دوسرے ادھیڑ عمر نے کہا۔
"ہاں — میرے خیال میں یہی بہتر رہے گا۔ پہلے میرا خیال یہی تھا کہ
اُسے ٹریپ کیا جائے لیکن اب میں نے یہ ارادہ ترک کر دیا ہے۔ اب میں
اس کا مقابلہ براہِ راست کرنا چاہتا ہوں۔ اور ہمارا اپنا ہیڈکوارٹر ہمارے
لئے بہترین میدانِ جنگ ثابت ہو سکتا ہے — اوکے — یہ فیصلہ
ہو گیا۔ اب مزید ہدایات سن لو۔ پیٹرک اور جیکی ہیڈکوارٹر میں رہیں

ہیڈکوارٹر کے زیمو ونگ کے انچارج ہوں گے اور جیکی ہیڈکوارٹر
ریڈ ونگ کی انچارج ہو گی۔ جب کہ میں سپیشل لیبارٹری کے ساتھ ساتھ
ونگ کو کنٹرول کروں گا اور پیٹرک اور جیکی میری ہدایات کے تابع ہوں
گے — ہنری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"یس باس" — پیٹرک اور جیکی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
اب باقی رہ گئے سارجنٹ اور سٹیفن۔ تو یہ دونوں بیرونی ممالک میں
لینڈ کے مفادات کو کنٹرول کریں گے۔ سارجنٹ ایکریمیا اور یورپ
کنٹرول کریں گے — اور سٹیفن ایشیا اور دوسرے علاقوں کو یہ دونوں
میری ہدایات کے تابع ہوں گے" — ہنری جیمز نے کہا۔
"یس باس" — ادھیڑ عمر سارجنٹ اور نوجوان سٹیفن نے سر جھکاتے
ہوئے کہا۔
اوکے — اب سارجنٹ اور سٹیفن دونوں کو اپنے اپنے ہیڈکوارٹرز
ہونے کی اجازت دی جاتی ہے" — ہنری جیمز نے کہا۔
اور وہ دونوں ایک جھٹکے سے کھڑے ہو گئے۔ ان دونوں نے جھک
ی بیلٹوں کے مخصوص حصے کو ہاتھ کے انگوٹھے سے دبایا تو یک لخت
وں غائب ہو گئے۔
پیٹرک اور جیکی — میں نے ہیڈکوارٹر کو زیادہ محفوظ بنانے کے لئے
ل ریز سسٹم ایجاد کیا ہے اس کو مختصر طور پر ایس۔ آر سسٹم کہا
سکتا ہے۔ اس سسٹم کے تحت تم دونوں مستقل طور پر ایس۔ آر
ٹس استعمال کرو گے — ان بیلٹس کی موجودگی میں کسی قسم کا اسلحہ
کارگر نہ ہو سکے گا۔ مزید تفصیلات آپ دونوں کو میرے اسسٹنٹ

رالفنسے مل جائیں گی۔ تم دونوں وہ بیٹس اور مزید ہدایات اس
سے لے لیں۔ اور پھر پیٹرک زیرو ونگ چلے جائیں گے جب کہ جیکی
ونگ کا چکر لگا کر میرے دفتر میں آئے گی ـــ تاکہ میں اُسے مزید ہد
دے سکوں "ـــ ہنری جیمز نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اور پیٹرک اور جیکی دونوں اٹھ کر کھڑے ہوئے اور پھر سر جھ
واپس دروازے کی طرف مڑ گئے۔ ان دونوں کے کمرے سے
چلے جانے کے بعد ہنری اٹھا اور ایک اور دروازے کی طرف بڑھ
اس دروازے سے باہر نکل کر وہ ایک راہداری میں پہنچا ـــ او
اسی طرح کی مختلف راہداریوں سے گزرتا ہوا وہ ایک بڑے سے کمر
میں پہنچ گیا۔ اس کمرے کی تمام دیواریں اور چھت ہلکے نیلے رنگ کے
کسی مخصوص میٹریل سے بنی ہوئی تھیں ـــ یہ کمرہ انتہائی خوب صورت
اور آرام دہ دفتر کی طرح مزین تھا۔

ہنری بڑی سی میز کے پیچھے موجود ایک اونچی نشست کی کرسی پر
گیا۔ اور اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"یس سر" ـــ میز کے کونے میں نصب ایک رسیور
مؤدبانہ آواز ابھری۔

"ڈیگورا سے رابطہ قائم کرو اور مجھے لنک کراؤ" ـــ ہنری
تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ہنری خام
ہو گیا۔

چند لمحوں بعد سامنے والی دیوار میں ایک بڑا سا چوکھٹا کسی سکر

طرح روشن ہو گیا۔ پھر ایک جھماکے کے ساتھ اس پر ایک کمرے کا منظر ابھر
آیا۔ یہ ایک دفتر نما کمرہ تھا جو اس وقت خالی پڑا ہوا تھا۔

"ڈیگورا کا دفتر خالی ہے باس ـــ کوئی کال رسیو نہیں کر رہا"
میز کے کونے سے وہی آواز دوبارہ ابھری۔

"سرکلنگ ریز سے دوسرے کمرے چیک کرو" ـــ ہنری نے
تشویش بھرے انداز میں آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــ آواز سنائی دی۔ اور پھر چٹک کی آواز کے ساتھ سکرین
کا منظر بدل گیا۔ اب اس پر دوسرے کمرے کا منظر تھا۔ لیکن یہ کمرہ بھی خالی تھا۔
منظر مسلسل بدلتے رہے۔ لیکن کسی کمرے میں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں" ـــ ہنری نے
جھلائے انداز میں کہا۔

"سمجھ میں نہیں آ رہا باس۔ جب کہ یہاں افراتفری کے بھی کوئی آثار نہیں"
میز کے کنارے سے جواب دیا گیا۔

اور پھر چٹک کی آواز کے ساتھ ہی سکرین پر جیسے ہی ایک اور منظر ابھرا۔
ہنری بوکھلا کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ تہہ خانے کی طرف جاتی ہوئی سیڑھیوں کا
منظر تھا ـــ اور وہاں چھ افراد کی لاشیں مختلف سیڑھیوں پر پڑی ہوئی صاف نظر
آ رہی تھیں۔

"اوہ ـــ اس کا مطلب ہے ان سب کو ختم کر دیا گیا ہے" ـــ ہنری
نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے سکرین پر تہہ خانے کا منظر ابھرا۔ وہاں بھی تین لاشیں
پڑی ہوئی تھیں۔

"اوہ ـــــ ان میں سے ایک تو کارٹر کی لاش ہے ۔ ریڈ ورننگ ج
کی" ـــــ ہنری نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــــ میز کے کونے سے جواب دیا گیا۔

"ریڈ وارننگ ہیڈ کوارٹر میں بھی الیون سکس زیرو ٹرانسمیٹر ہے ۔
کنکٹ کرو" ـــــ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ میز کے کونے سے جواب ملا اور اس کے سا
سکرین دوبارہ تاریک ہو گئی۔ ہنری نے بے اختیار اپنا سر کرسی کی
سے لگا لیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور جیکی اندر داخل ہوئی۔ ہنری نے چونک کر
دیکھا اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔

"کیا ہوا ہنری ـــــ خیریت ہے" ـــــ جیکی نے پریشان سے
کہا۔ ویسے میٹنگ ہال کی نسبت اب اس کے لہجے میں اپنائیت
انداز ایسا تھا جیسے جیکی اور ہنری صرف ماتحت اور افسر نہ ہوں بلکہ ان
درمیان گہرے دوستانہ تعلقات ہوں۔

"وہی پاکیشیا والا مسئلہ ـ بیٹھو جیکی" ـــــ ہنری نے آنکھیں
زبردستی اپنے چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔ اور جیکی ساتھ
کرسی پر بیٹھ گئی۔

اُسی لمحے سامنے دیوار پر موجود سکرین دوبارہ روشن ہو گئی۔ اور پھر
سے ایک منظر اس پر ابھرا۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال کمرہ تھا جس میں ریڈ و
والوں کی لاشیں ادھر ادھر بکھری پڑی تھیں ـــــ اور وہاں پولیس کے ا
کے ساتھ ساتھ سول ڈریس میں لوگ بھی موجود تھے۔ وہ اپنے انداز

ہنگامی نظر آرہے تھے۔

"ٹھیک ہے بند کر دو" ـــــ ہنری نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور
سکرین دوبارہ تاریک ہو گئی۔

"یہ کیسی لاشیں تھیں" ـــــ جیکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور ہنری
نے اُسے بتایا کہ یہ ڈیگورا کا گروپ ہے جسے اُسے دہشت پسندانہ
کارروائیوں کے لئے پاکیشیا بھیجا تھا تاکہ وہ عمران اور سیکرٹ سروس کو
الجھا لے لیکن اب ان کا یہ حشر سامنے آیا ہے۔

"اس کا مطلب ہے ہنری ـــــ وہ لوگ حد سے زیادہ تیز طرار ہیں مجھے تو
میٹنگ میں تمہاری باتوں پر یقین نہ آیا تھا کہ ایک پس ماندہ ملک کے لوگ
بھی اس قدر تیز طرار ہو سکتے ہیں۔ لیکن اب لاشیں دیکھ کر یقین آگیا ہے"
جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ڈیئر جیکی ـــــ تمہارا تعلق اب تک صرف یورپ کے لوگوں سے پڑتا رہا
ہے۔ اور تمہارے تمام تر کارنامے صرف وہیں تک محدود ہیں اس لئے تم
بھی عام لوگوں کی طرح پاکیشیا کو ایک پس ماندہ ملک سمجھتی ہو۔ حالانکہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس اور عمران کی ذہانت کے مقابلے میں مجھے یہ ترقی یافتہ ممالک
کے لوگ احمق لگتے ہیں" ـــــ ہنری نے کہا۔

"میں نے بلیٹ پہن لی ہے۔ یہ تو انتہائی شاندار سسٹم ہے اور ہنری
تم نے مجھے بڑا اہم ونگ دیا ہے جب کہ پیٹرک مجھ سے سینیئر تھا" ـــــ جیکی
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔ دیکھو تم میری قانونی بیوی تو
نہیں ہو۔ جس طرح لیڈی ایشلے ترمذی کی بیوی تھی۔ لیکن بہرحال تم میری ساتھی

اُسی طرح ہو۔ پادرلینڈ میں لیڈی ایشلے اور ترمذی کا بہت بڑا گروپ ہے ا
وہ پادرلینڈ پر چھایا ہوا ہے۔ اگر میں اس کے گروپ کے دونوں ڈائریکٹرا
لے لیتا تو پھر میری حیثیت اُسی طرح زیرو ہو جاتی جس طرح لیڈی ایشلے اور
ترمذی کے مقابلے میں تھی۔۔۔ کیونکہ وہ دونوں میاں بیوی آپس میں رائے
ملا لیتے تھے۔ اور میں تلملا کر ہی رہ جاتا اور کچھ نہ کر سکتا۔ اس لیے میں نے بھی
وہی پلاننگ کی اور تمہیں یورپ سے اپنے پاس بلوالیا۔ پیٹرک چونکہ ترمذی
کا نمبر ٹو ہے۔ اس لئے اس گروپ کی تسلی کے لئے اُسے بھی ڈائریکٹر بنا
لیکن اب میری اور تمہاری موجودگی میں وہ صرف بس نام کا ہی ڈائریکٹر رہ
جائے گا۔۔۔ باقی رہی ونگز والی بات۔ تو میں یہ کیسے کر سکتا تھا کہ اہم ترین
ریڈ ونگ اس کے حوالے کر دیتا۔ اس لئے اس کے ذمہ زیرو ونگ لگایا
ہے جس کا تعلق صرف سپلائی سے ہے۔۔۔ ہنری نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔

"مجھے تو تم عمران سے بھی زیادہ ذہین لگتے ہو۔ کیا دوہری پلاننگ کی
ہے تم نے۔ کہیں تم نے تو لیڈی ایشلے اور ترمذی کو عمران سے مل کر ختم تو
نہیں کرا دیا"۔۔۔ جیکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ ایسی بات نہیں۔ وہ دونوں اپنی حماقتوں سے مارے گئے
ہیں۔ میں تو انہیں منع کرتا رہا۔ لیکن انہیں طاقت کا زعم تھا۔ اور عمران نے
ان کی طاقت کا شیرازہ بکھیر دیا۔۔۔ اب میرا مقابلہ ہے عمران سے۔ دیکھ
کیا ہوتا ہے"۔۔۔ ہنری نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ڈیگورا کا نام تو میں نے بھی سنا تھا کہ بڑا تیز طرار آدمی ہے۔ لیکن یہاں
وہ چند روز بھی نہیں نکال سکا"۔۔۔ جیکی نے کہا۔

"ڈیگورا۔۔۔ ارے ہاں۔۔۔ ڈیگورا کی لاش تو مجھے کہیں نظر نہیں آئی۔
اوہ مجھے اس کا تو خیال ہی نہیں آیا"۔۔۔ ہنری نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر
میز کے کنارے کا بٹن دبا دیا۔

"یس باس"۔۔۔ میز کے کنارے سے وہی آواز سنائی دی۔

"ہیری۔۔۔ ڈیگورا کی لاش دونوں جگہوں پر نظر نہیں آئی۔ وہ یقیناً زندہ
ہو گا۔ اس کے جسم میں الیکٹرو راڈ تو ہو گا ہی۔ وہ پادرلینڈ کا اہم ایجنٹ تھا"
ہنری نے کہا۔

"میں چیک کر لیتا ہوں باس"۔۔۔ ہیری نے جواب دیا۔

"ہاں۔ چیک کر کے مجھے بتاؤ۔ اور سنو۔ اگر الیکٹرو راڈ ہو تو اس سے
کنکٹ کرو۔ میں اس کی پوزیشن چیک کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔ ہنری نے
تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ ہیری نے جواب دیا۔ اور ہنری نے ہاتھ بڑھا کر
بٹن آف کر دیا۔

چند لمحوں بعد میز کے کنارے سے کٹاک کی آواز سنائی دی اور ہنری
نے ہاتھ بڑھا کر بٹن دبا دیا۔

"یس"۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"باس۔۔۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ اس کے جسم میں الیکٹرو راڈ فٹ
ہے"۔۔۔ ہیری نے کہا۔

"اوہ۔۔۔ ویری گڈ۔۔۔ کنکٹ کرو"۔۔۔ ہنری نے خوش ہوتے
ہوئے جواب دیا۔

چند لمحوں بعد ہی سکرین دوبارہ روشن ہوئی اور پھر اس پر مسلسل جھماکے

سے ہونے لگے اور پھر اچانک ایک منظر ابھر آیا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی دیواریں اور چھت سپاٹ تھی۔ نیچے سرخ رنگ کا قالین بچھا ہوا تھا۔ اور ڈیگورا اس قالین پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کا سر خاصا زخمی لگ رہا تھا۔ ایک آنکھ بھی غائب تھی۔ آنکھ کی جگہ بھیانک سا گڑھا نظر آ رہا تھا۔ جب کہ ایک کان بھی سر سے غائب تھا۔

"اوہ — یہ کہاں پہنچ گیا۔ اس پر تو خاصا تشدد کیا گیا ہے۔ لیکن یہ آدمی تو تشدد پروف تھا" — ہنری نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ سکرین پر نظر آنے والے کمرے کا دروازہ کھلا۔ اور اس کے ساتھ ہی ہنری بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ دروازے میں سے عمران اندر داخل ہو رہا تھا۔

"اوہ — تو یہ عمران کی قید میں ہے" — ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"عمران — تو کیا یہی عمران ہے۔ لیکن یہ تو کوئی احمق سا معصوم سا نوجوان لگ رہا ہے" — پاس بیٹھی ہوئی جیکی نے کرسی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے اور چہرے پر بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں یہی عمران ہے — بظاہر احمق اور بھیڑ کی طرح معصوم۔ لیکن در حقیقت انتہائی خوفناک اور خطرناک" — ہنری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تو خاصا وجیہہ اور خوب صورت آدمی ہے۔ ایسے آدمی تو عورتوں کے پیچھے عقل و ہوش کھو بیٹھتے ہیں" — جیکی نے عمران کو بغور دیکھتے ہوئے

کہا۔ جو اب ڈیگورا پر جھکا ہوا تھا۔

"لیکن یہ تمہارے نظریے سے الٹ آدمی ہے۔ دنیا کی خوب صورت ترین عورت بھی اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ کاش یہ الیکٹرو واڈ بائی کاسٹڈ ہوتا تو یہ عمران کو مارنے کا بہترین موقع تھا" — ہنری نے سر کو جھٹکتے ہوئے کہا۔

"اس کا الیکٹرو واڈ بائی کاسٹڈ ہے باس — لیکن رینج بہت کم ہے۔ صرف دس فٹ" — میز کے کنارے سے ہیری کی آواز سنائی دی۔

"دس فٹ کافی ہے۔ فوراً اسے چارج کرو۔ اور مجھے بتاؤ جلدی" ہنری نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس" — ہیری نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

ڈیگورا اس دوران ہوش میں آ چکا تھا۔ اور عمران اب اس کے قریب کھڑا بڑے اطمینان سے باتیں کر رہا تھا۔

"کیا ہم ان کی باتیں نہیں سن سکتے" — جیکی نے پوچھا۔

"جب الیکٹرو واڈ چارج ہو جائے گا تو باتیں نہ صرف سن لیں گے بلکہ عمران سے بات چیت بھی ہو سکتی ہے" — ہنری نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"باس — الیکٹرو واڈ چارج ہو چکا ہے" — ہیری کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے کنٹرول کرتا ہوں" — ہنری نے کہا اور جلدی سے میز کی ایک دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹی سی مشین نکال کر اس نے ہاتھوں میں لے لی۔ مشین ٹرانسمیٹر نما تھی۔ جس پر تین

مختلف رنگوں کے بلب موجود تھے۔ ہنری نے جلدی سے ایک بٹن دبایا تو زرد رنگ کا بلب جل اٹھا۔ یہ بلب ظاہر کرتا تھا کہ ایکٹر دراڈ کے ساتھ ہیڈ کوارٹر کا رابطہ قائم ہو چکا ہے۔

"اب باتیں بھی سن لو۔ لیکن تم نے بالکل نہیں بولنا۔ اور ہیری تم بھی سن رہے ہو۔ تمہاری آواز نہیں آنی چاہیئے" ـــــ ہنری نے تیز آواز میں کہا۔

"یس باس" ـــــ ہیری نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور ہنری نے ایک اور بٹن دبایا تو نیلے رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین میں سے باتوں کی آوازیں ابھریں۔

"تمہاری ریڈ وارننگ گرین ہو چکی ہے ڈیگورا ـــــ اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ اگر تمہاری بنڈلی میں ٹرانسمٹ فیوز ہوتا تو میں تمہیں پارسل کر کے بطور تحفہ ہنری کو بھیج دیتا" ـــــ عمران کہہ رہا تھا۔

"میں اس حالت میں باس کے پاس جانے کی بجائے مرجانا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ اور مرنے سے پہلے میں تمہارا وجود بھی اس دنیا سے ختم کر کے ہی جاؤں گا" ـــــ ڈیگورا نے یک لخت اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا ـــــ ابھی دم خم باقی ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ تمہیں کیسے ماروں نہتے اور قید آدمی پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے مجھے شرم آرہی تھی" ـــــ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔

اُسی لمحے ڈیگورا بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا۔ ڈیگورا کا انداز اس قدر ماہرانہ اور شاندار تھا کہ جیکی کے ہاتھ بے اختیار تالی بجانے کے

سے انداز میں اٹھے مگر دوسرے لمحے اس کے ہاتھ خود بخود رُک گئے۔ لیکن ڈیگورا جس نے عمران پر بڑے خوب صورت انداز میں چھلانگ لگائی تھی۔ یک لخت بُری طرح چیختا ہوا اس طرح اچھل کر پیچھے فرش پر جا گرا جیسے کوئی گیند کسی دیوار سے ٹکرا کر واپس لوٹتی ہے ـــــ عمران نے بڑے ماہرانہ انداز میں صرف ایک ہاتھ اٹھا کر اس کے جسم کو تھپکی دی تھی۔ جیکی نے ہونٹ بھینچ لئے۔ ورنہ شاید اس کی زبان سے خود بخود واہ واہ کے الفاظ نکل جاتے۔

"اٹھو اٹھو ـــــ پاور لینڈ کے نمائندے کو اتنا کمزور اور بودا نہیں ہونا چاہیئے" ـــــ عمران نے اس کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری بوٹیاں اڑا دوں گا" ـــــ ڈیگورا نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور اس بار وہ کسی سانڈ کی طرح دوڑتا ہوا عمران کی طرف بڑھا۔ عمران اُسی طرح اطمینان سے کھڑا تھا۔ ڈیگورا نے البتہ انتہائی خوب صورت داؤ استعمال کیا تھا ـــــ وہ عمران کے قریب پہنچتے ہی یک لخت سائیڈ پر مڑا اور اس کی لات گھومی۔ لیکن اُسی لمحے عمران یک لخت اپنی جگہ سے اچھلا اور پھر جیکی اور ہنری نے ڈیگورا کو زمین پر گرتے اور عمران کو اس کی گھومتی ہوئی لات پکڑتے ہوئے ہی دیکھا دوسرے لمحے مشین میں سے ڈیگورا کی خوف ناک چیخ بلند ہوئی ـــــ اور جیکی نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔ کیونکہ اس نے ڈیگورا کا انتہائی عبرت ناک حشر ہوتا دیکھا تھا۔ عمران نے اس کی لات پکڑی اور ڈیگورا جیسے ہی نیچے گرا عمران کے دونوں پیر اس کی ایک لات پر نظر آئے۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران ڈیگورا کے جسم پر گرتا دکھائی دیا۔ ڈیگورا کی ایک

لات اس کے ہاتھوں میں تھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی ٹانگ عمران کے ساتھ ہی ڈیگورا کے منہ تک ختم ہوتی گئی اور اس کا نچلا جسم چِر سا گیا۔

"اب اسے مرجانا چاہیئے" ——— ہنری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور تیزی سے تیسرا بٹن دبا دیا۔ لیکن تیسرا بلب نہ جلا جب کہ عمران یک لخت بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور دور جا گرا۔

"ہنری ——— یہ تو ہنری کی آواز تھی" ——— عمران کے لبوں سے آواز سنائی دی۔ ڈیگورا اب فرش پر پڑا ذبح ہوئے پرندے کی طرح پھڑک رہا تھا۔

"ہاں ——— میں ہنری بول رہا ہوں۔ تم نے ڈیگورا اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ تو کر دیا ہے۔ لیکن یاد رکھو عمران تم میرے ہاتھوں سے بچ نہ سکو گے" ——— ہنری نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ہاں ——— ابھی تم نے مرنے کی بات کی تھی۔ کیا مجھے ہدایات دے رہے تھے کہ اسے یعنی ڈیگورا کو مرجانا چاہیئے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تمہارے متعلق کہہ رہا تھا لیکن الیکٹرو راڈ بائی کاسٹ نے کام نہیں کیا۔ ورنہ اب تک ڈیگورا کے ساتھ تمہارے جسم کے بھی چیتھڑے اڑ چکے ہوتے" ——— ہنری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا اچھا ——— الیکٹرو راڈ بائی کاسٹ۔ تو تم اس کے ذریعے مجھے مارنا چاہتے تھے۔ تم یقیناً لیڈی ایشلے اور ترمذی کے مرنے کے بعد پاورلینڈ کے چیئرمین بن چکے ہو گے۔ لیکن میں نے تو تمہاری ذہانت کی بڑی تعریفیں سنی تھیں ——— میرے خیال میں چیئرمین بننے کے بعد تمہارا

عقل والا خانہ خالی ہو چکا ہے۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ الیکٹرو راڈ بائی کاسٹ کا بلاسٹ فنکشن اس وقت تک آن نہیں ہوتا جب تک اس کا ریڈیائی یعنی باتیں کرنے اور سننے والا فنکشن آن نہ ہو اور اب نہ کرنا۔ میں اس کا بندوبست کر دیتا ہوں" ——— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے کے قریب لگے ہوئے سوئچ بورڈ پر نصب ایک بٹن ہاتھ بڑھا کر دبا دیا۔ بٹن کے دبتے ہی ڈیگورا کے قریب فرش سے ایک شیشے کی سی دیوار سرر کی تیز آواز سے اٹھی اور چھت تک چلی گئی ——— اب اس کمرے کے دو حصے ہو چکے تھے۔ ایک میں ڈیگورا پڑا تھا جب کہ دوسرے حصے میں عمران کھڑا مسکرا رہا تھا۔ ڈیگورا کا جسم اب بے حس و حرکت ہو چکا تھا۔ وہ شاید دوبارہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اور ہنری کا جی چاہا کہ حقیقت میں اپنا سر پیٹ لے ——— واقعی اس سے حماقت سرزد ہو گئی تھی۔ اگر وہ نیلا بلب بند کر کے بلاسنگ بٹن دباتا تو عمران مر چکا ہوتا۔ لیکن جلدی یا جذبات میں اسے اس بات کا خیال نہ رہا تھا۔

"ہاں تو مسٹر ہنری چیئرمین پاورلینڈ۔ اب بولو تو سہی۔ آواز مجھ تک پہنچ جائے گی۔ یہ دیوار آواز نہیں روکے گی صرف تباہی روک دے گی" عمران نے مسکراتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو عمران ——— لیڈی ایشلے اور ترمذی نے تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ حالانکہ میں انہیں روکتا رہا۔ اب وہ دونوں مر چکے ہیں۔ اور میں پاورلینڈ کا چیئرمین ہوں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم پاورلینڈ سے صلح کر لو" ——— ہنری نے اچانک ایک نیا خیال ذہن میں ابھرتے ہی کہا۔

"صلح — کمال ہے — پاورلینڈ نے پاکیشیا کے دارالحکومت کو جلا کر راکھ کر دینے کی کوشش کی۔ مجھے اور سیکرٹ سروس کو ہیلی کاپٹر میں مارنے کی کوشش کی۔ ہمیں ساجان سنٹر میں گھسیٹ کر یہی کام کیا گیا پھر پاکیشیا میں دہشت پسندانہ کارروائیاں کر کے اس ملک کو تباہ کرنے کی سازش کی۔ اور ابھی چند لمحے پہلے الیکٹرو راڈ بلاسٹ کی مدد سے مجھے مارنا چاہا — اور پھر بھی صلح کی بات۔ اب کیا ہو گیا کیا پاورلینڈ پاورلیس لینڈ بن گیا ہے یا تم بزدل ہو گئے ہو" — عمران نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔

"میں یہ ان باتیں بھول سکتا ہوں۔ میں تمہارے سائنسدان بھی واپس کر سکتا ہوں۔ اور یہ وعدہ بھی کر سکتا ہوں کہ پاورلینڈ جب پوری دنیا میں برسر اقتدار آئے گا تو پاکیشیا کو اپنے تحت نہیں کرے گا۔ میں تمہیں یہ آخری چانس دے رہا ہوں" — ہنری نے کہا۔

"سنو ہنری — اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ پاورلینڈ کو تباہ ہونا ہے۔ کیونکہ یہ مجرموں کی جماعت ہے اور میں کبھی مجرموں کے ساتھ سودا بازی نہیں کیا کرتا۔ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ ہمارے سائنسدانوں کی برین واشنگ ہو چکی ہو گی — اس لئے اب وہ ہمارے کام کے نہیں رہے" — عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"تم زندگی بھر کوششیں کرتے رہو تب بھی پاورلینڈ کے ہیڈ کو نہیں پہنچ سکتے۔ تم جب بھی کوشش کرو گے۔ ساجان سنٹر کی طرح کسی نہ کسی سنٹر میں پہنچ جاؤ گے — پاورلینڈ بے پناہ وسیع

تنظیم ہے۔ ایک ڈیگورا کے مرنے سے وہ بے بس نہیں ہو گئی۔ اس کے گروپ تم پہ حملے کرتے رہیں گے۔ بولو کب تک بچ سکو گے" ہنری نے کہا۔

"بچنا بچانا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ میرے اور تمہارے ہاتھوں میں اس کا کنٹرول نہیں ہے۔ اس لئے اس بات کی فکر تم مت کرو" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری مرضی — کر لو مقابلہ۔ میں دیکھوں گا۔ کہ تمہاری زندگی کب تک وفا کرتی ہے" — ہنری نے دانت پیستے ہوئے جواب دیا۔

"زندگی کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ اب تمہارے ٹرانسمٹ فیوز کا نیا ٹارگٹ کون سا ہے۔ کوئی اچھا سا نام رکھنا۔ یہ ساجان سنٹر جیسا نام نہ رکھنا۔ اور ہاں — اب اس نئے ٹارگٹ میں کون سی حسینہ میرے استقبال کے لئے موجود ہو گی" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے شمار سنٹر ہیں۔ کسی نہ کسی میں تو پہنچ ہی جاؤ گے" — ہنری نے جواب دیا۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ہاتھ اندر آیا۔ اس نے ایک کاغذ سا عمران کے ہاتھوں میں تھمایا اور غائب ہو گیا۔

"اچھا — واہ — بہت خوب ہنری — واقعی اس بار میری خوش قسمتی آڑے آ گئی تھی ورنہ دس فٹ رینج کا بلاسٹنگ واقعی مجھے زندگی سے محروم کر دیتا۔ اور یہ بھی سن لو کہ تمہارا الیکٹرو راڈ بلاسٹنگ سیکشن اب یہاں کام نہ کر سکے گا — میرے آدمیوں نے ۳۱ کا

بندوبست کر دیا ہے۔ انٹی الیکٹرو ریز یہاں پھیلا دی گئی ہیں" عمران نے کاغذ کو تہہ کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"باس باس ـــ الیکٹرو راڈ بلاسٹنگ تو ختم ہو گیا ہے۔ لیکن تھری رینج بڑھ گئی ہے۔ انٹی الیکٹرو ریز کی وجہ سے" ـــ اچانک میز کے کنارے سے ہیری کی دبی دبی آواز سنائی دی۔

"یہ اور کس کی آواز ہے۔ کیا کسی سے مشورہ کر رہے ہو" عمران نے کہا۔

"میں چیئرمین ہوں۔ مجھے مشورے کی کیا ضرورت ہے" ہنری نے کہا۔ اور جلدی سے میز کی دراز کھول کر ایک اور مشین باہر نکالی۔ اور اس کے ساتھ منسلک تار مشین کی سائیڈ میں بنے ہوئے سوراخ میں پلگ کر دی۔

"اچھا ـــ پھر کس نے ہدایت کی ہو گی۔ کہیں ترمذی کی روح نے تو رابطہ نہیں قائم کیا" ـــ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر تمہیں صلح منظور نہیں ہے۔ عمران سوچ لو یہ آخری موقع ہو سکتا ہے اس کے بعد اور کوئی موقع نہ ملے" ـــ ہنری نے کہا اس کے ہاتھ دوسری مشین کے بٹن دبانے میں مصروف تھے۔ اور چہرے پر اب جوش کے آثار پھیلتے جا رہے تھے۔ جیکی خاموش بیٹھی ہوئی یہ سب کچھ ہوتا حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

"ہاں واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ تمہیں صلح کی پیشکش کا دوبارہ موقع نہ مل سکے۔ ویسے یقین کرو تمہارے ہیڈ کوارٹر پہنچ کر میں تمہاری اس فیاضانہ پیشکش پر ضرور غور کروں گا" ـــ عمران نے کہا۔

"تمہاری مرضی ـــ تو پھر بھگتو" ـــ ہنری نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی دوسری مشین کا بٹن دبا دیا۔ مشین میں سے ایک زوردار گونج پیدا ہوئی اور اس نے سکرین پر عمران کو کسی گیند کی طرح اچھل کر دیوار سے ٹکراتے اور اس کے ساتھ ہی چھت کو ٹوٹ کر نیچے گرتے دیکھا ـــ اور ساتھ ہی سکرین تاریک ہو گئی۔ ہنری کے حلق سے بے اختیار قہقہے نکلنے لگے۔

"کیا عمران ختم ہو گیا واقعی" ـــ جیکی نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"ہاں ـــ اب اس کے بچ نکلنے کا کوئی چانس باقی نہیں رہا۔ اور واقعی اس بار وہ قسمت کے ہاتھوں مارا گیا ہے۔ ہیری نے مجھے بروقت یاد دلا دیا کہ ایسی صورت میں جب کہ الیکٹرو راڈ چارج ہو انٹی الیکٹرک ریز پھیل جانے سے زیرو تھری رینج اتنی بڑھ جاتی ہے کہ جہاں انٹی ریز کو تباہی کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور تم نے دیکھا کہ واقعی ایسا ہی ہوا ـــ وہ پوری عمارت اس طرح اڑ گئی ہو گی جیسے تنکوں کی بنی ہوئی ہو" ـــ ہنری نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی۔ اس کا چہرہ مسرت سے کھلا پڑ رہا تھا۔

"ویری گڈ ـــ چلو یہ مسئلہ تو ختم ہوا" ـــ جیکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں ـــ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ مجھے سب سے زیادہ خطرہ اس عمران سے تھا۔ باقی سیکرٹ سروس کو تو میں چٹکیوں میں مسل دوں گا" ـــ ہنری نے جواب دیا۔

"باس مبارک ہو ـــ عمران کا خاتمہ واقعی بروقت ہوا ہے"

اچانک ہیری کی آواز میز کے کنارے سے سنائی دی۔

"ہیری — تم نے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے اور تمہیں اس کا انعام ملے گا۔ تمہارے تصور سے بھی بڑا انعام۔ تم آج سے پورے ہیڈکوارٹر کے نمبر ٹو باس ہو" — ہنری نے کہا۔

"اوہ — تھینک یو باس۔ میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں" ہیری نے خوشی سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ کیونکہ یہ اتنا بڑا اعزاز تھا جس کا واقعی ہیری تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔ ذہین آدمی کی قدردانی ہونی چاہیئے" — ہنری نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر میز کے کنارے کا بٹن آف کر دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے" — جیکی نے مسکراتی ہوئی نظروں سے ہنری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پروگرام — اس عظیم الشان فتح پر ہم دونوں دل کھول کر جشن منائیں گے۔ آؤ" — ہنری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر جیکی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جیکی نے بھی مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ اور وہ دونوں دفتر سے ملحقہ کمرے میں کھلنے والے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

سر سلطان بڑی بے چینی کے عالم میں راہداری میں ٹہل رہے تھے ان کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ یک لخت بہت زیادہ بوڑھے ہو گئے ہوں — بلیک زیرو ایک طرف دیوار کے ساتھ پشت لگائے خاموش کھڑا تھا۔

"یہ آخر ہوا کیسے — دانش منزل میں تو تم لوگوں نے انتہائی جدید انتظامات کئے ہوئے ہیں" — سر سلطان نے انتہائی پریشانی سے کہا۔

"سر۔ جیسا کہ میں نے پہلے آپ کو بتایا ہے کہ گیسٹ روم جہاں اس مجرم کو رکھا گیا تھا۔ نارمل تھا۔ لیکن جیسے ہی اس مجرم کے جسم میں ایکس ٹو راڈ کی موجودگی کا علم ہوا عمران صاحب نے فوراً ہی درمیانی شیشے کی دیوار آپریٹ کر دی — اس دیوار کے آپریٹ ہونے کا سگنل مجھے آپریشن روم میں مل گیا اس لئے طے شدہ امر کے تحت حفاظتی اقدامات پورے کئے گئے۔ اور اینٹی ریز اس کمرے میں پھیلا دی گئیں تاکہ ہر قسم کا خطرہ دور ہو سکے۔ میں نے

اس کی اطلاع بھی عمران صاحب کو دے دی۔ لیکن پھر اچانک خوف ناک
دھماکہ ہوا اور پھر کمرہ بُری طرح تباہ ہوگیا۔ اور عمران صاحب اس کمرے کے
میں دب گئے ——— میں نے فوری طور پر اس ملبے سے انہیں نکالا تو وہ ش
زخمی ہو چکے تھے اس لئے انہیں یہاں ہسپتال پہنچا کر میں نے آپ کو اط
دی ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر رحمانی نے مایوسی کا اظہار کیا تھا۔ نجانے یہ دھماکہ کیو
ہوا۔ کیسے ہوا" ——— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"یہ سائنسی ایجادات بھی عجیب عذاب بن گئی ہیں" ——— سر سلطان
ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر ٹہلنے لگے۔ وہ دونوں اس وق
آپریشن روم کے سامنے موجود تھے۔ آپریشن روم میں عمران کو لے جایا گیا
اور تمام ڈاکٹر وہاں اکٹھے تھے ——— ڈاکٹر رحمانی نے سر سلطان کو اس
کوئی امید نہ دلائی تھی۔ کیونکہ ان کے خیال کے مطابق عمران کی حالت
بظاہر مایوس کن تھی۔ اور سر سلطان کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان ک
دل کو کوئی مٹھی میں پکڑ کر زور سے دبائے چلا جا رہا ہو ——— عمران کی موت
تصور ہی ان کے لئے ناقابل یقین تھا۔ لیکن بہرحال عمران انسان تھا۔ وہ د
دل میں خدا سے دعا کر رہے تھے کہ کسی طرح عمران کو ان کی زندگی مل جا
مگر فیصلہ تو بہرحال خدا کے ہاتھوں میں ہی تھا۔

آپریشن روم کا دروازہ بند ہوئے ایک گھنٹہ گزر چکا تھا۔ اور جیسے
وقت گزرتا جا رہا تھا سر سلطان کی حالت خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی
اُسی لمحے آپریشن روم کا دروازہ کھلا اور سر سلطان نے چونک کر درو
کی طرف دیکھا۔ ان کا چہرہ یک لخت زرد پڑ گیا تھا ——— ڈاکٹر رحمانی
آ گئے۔

"ڈ.... ڈاکٹر...... " ——— سر سلطان سے فقرہ مکمل نہ ہو سکا۔

"سر۔ فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ہم سب سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ دعا کیجئے" ——— ڈاکٹر رحمانی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتے اپنے دفتر کی طرف بڑھ گئے۔

"وہ زندہ تو ہے۔ یہ تو بتا دو۔ خدا کے لئے اُسے بچا لو۔ اس کی زندگی ہم سب کی زندگی ہے۔ یہاں کے کروڑوں اربوں افراد کی زندگی ہے۔ کچھ کرو ڈاکٹر ——— پلیز کچھ کرو" ——— سر سلطان نے اس بار واقعی روتے ہوئے کہا۔

"سر۔ حوصلہ رکھیں۔ موت زندگی تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہمارا کام تو کوشش کرنا ہے۔ میں آپ کے جذبات جانتا ہوں۔ یقین کریں مجھے خود عمران سے ایسی ہی محبت ہے کہ جیسے عمران میرا اپنا اکلوتا بیٹا ہو ——— لیکن ابھی کچھ واضح طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ آپریشن تو ہو گیا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ اس کا کم از کم ایک گھنٹے بعد پتہ چلے گا۔ اگر عمران ایک گھنٹہ اور نکال گیا تو پھر اس کے بچ جانے کے امکانات زیادہ واضح ہو جائیں گے۔"
ڈاکٹر رحمانی نے مڑ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا اپنا لہجہ گلوگیر تھا۔ بلیک زیرو کسی بت کی طرح دیوار کے ساتھ پشت لگائے کھڑا تھا۔ اس کا ذہن اور جسم دونوں ہی ماؤف ہو چکے تھے۔

"آخر ہوا کیا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ۔ ایسی کیا چوٹ لگی ہے جس کی وجہ سے تم اتنے مایوس ہو" ——— سر سلطان نے کہا۔

"باقی چوٹیں تو سیریس نہیں ہیں سر ——— البتہ عمران صاحب کے سر پر شدید ترین چوٹ لگی ہے۔ اور ایسی جگہ کہ جس سے ان کا اعصابی نظام مستقل طور پر مفلوج ہو سکتا ہے۔ میں نے ان کے حرام مغز کا آپریشن کیا ہے۔ یہ

انتہائی پیچیدہ آپریشن ہے۔ اس لیے اس کے نتیجے کے متعلق کچھ نہیں
جاسکتا۔ یا تو اعصابی نظام درست ہو جائے گا اور عمران بھی بچ جائے گا
پھر فالج کا خوف ناک اٹیک ہو گا ___ اب یہ تو ان رگوں میں خون کی بح
کے بعد نتیجہ نکلے گا جنہیں آپریٹ کیا گیا ہے۔ اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ عم
زندہ تو بچ جائے لیکن ہمیشہ کے لیے معذور ہو جائے۔ مکمل طور پر معذور
مفلوج ___ فی الحال تو ہم مشینوں کے ذریعے اس کے خون کی روانی کو کنٹ
کر رہے ہیں۔ ہم انتہائی آہستگی سے ان رگوں میں خون کی روانی کو آگے بڑ
گے۔ بالکل آہستہ آہستہ تاکہ وہ یک لخت روانی آجانے کی وجہ سے ختم نہ
جائیں ___ ایک گھنٹے بعد یہ پراسس مکمل ہو گا۔ اس کے بعد نتیجہ سامنے
گا" ___ ڈاکٹر رحمانی نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ پلیز ڈاکٹر ___ اسے بچا لو" ___ سر سلطان نے ہونٹ کا
ہوئے کہا۔

" آپ دفتر میں تشریف رکھیں۔ اللہ تعالیٰ مہربانی کرے گا" ___ ڈاکٹر ر
نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر سر سلطان کو بازو سے پکڑ کر دف
طرف بڑھنے لگا۔ سر سلطان اس طرح چل رہے تھے جیسے ان کا اپنا جس
مفلوج ہو گیا ہو۔

بلیک زیرو اسی طرح دیوار سے پشت لگائے خاموش کھڑا رہا۔ اس کی
نظریں آپریشن روم پر جمی ہوئی تھیں۔ ایسی نظریں جیسے ان میں زندگی مفقو
چکی ہو ___ اس کا ذہن واقعی ماؤف سا ہو چکا تھا۔ لیکن دل سے مسلسل عمر
کے لیے دعائیں نکل رہی تھیں۔ اچانک اسے ایک خیال آیا اور وہ تڑپ
سیدھا ہوا اور دوسرے لمحے وہ برآمدے کے فرش پر ہی سجدے

میں گر گیا۔ اس کا جسم مسلسل کانپ رہا تھا۔ اور سجدے میں گرنے کے
بعد اس کی آنکھوں سے آنسو خود بخود رواں ہو گئے تھے۔ اسے یہ بھی ہوش
نہ تھا کہ کیا اس کا رخ قبلے کی طرف بھی ہے یا نہیں ___ وہ تو بس خدا کے
سامنے سجدہ ریز تھا۔ عمران کی زندگی کی بھیک مانگنے کے لیے وہی ایکسٹو
جس کی آواز سننے والے پر لرزہ طاری کر دیتی تھی۔ اور جس سے دنیا بھر کی
سیکرٹ سروسز اور مجرم تنظیمیں کانپتی تھیں خدا کے سامنے سجدے
میں پڑا عاجزی سے گڑگڑا رہا تھا ___ انتہائی عاجزی سے۔ اور پھر نجانے
وہ کتنی دیر بے خودی کے عالم میں سجدے میں پڑا رہا۔ اسے دور سے
دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ ایسے لگتا تھا جیسے کوئی
دوڑ کر اس طرف آ رہا ہو۔

" اوہ مسٹر طاہر ___ آپ" ___ ڈاکٹر رحمانی کی حیرت بھری آواز سنائی
دی۔ لیکن دوسرے لمحے قدموں کی یہ آواز آپریشن روم کی طرف مڑ گئی۔

" طاہر ___ طاہر بیٹے ___ اٹھو ___ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں
سن لی ہیں۔ عمران کے بچ جانے کے چانسس پیدا ہو گئے ہیں۔ مشین نے
او۔ کے کا سگنل دے دیا ہے" ___ اچانک سر سلطان کی مسرت
سے لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور دوسرے لمحے کسی نے اسے اٹھا کر بازوؤں میں بھر لیا۔ یہ سر
سلطان تھے۔ جو شاید ڈاکٹر رحمانی کے ساتھ دفتر سے نکل کر آئے تھے۔ اور
بلیک زیرو اس طرح سر سلطان کے بازوؤں میں سمٹ گیا جیسے مسافر
شدید دھوپ میں سفر کرتے کرتے اچانک کسی گھنے درخت کی چھاؤں میں
پہنچ جاتا ہے۔

"سر — خدا آپ کی زبان مبارک کرے" — بلیک زیرو نے بے اختیار روتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اللہ تعالیٰ ضرور مہربانی کرے گا۔ انشاء اللہ" — سر سلطان نے اس کی پشت پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو سیدھا ہو گیا۔

"کیا فون آیا تھا دفتر میں" — بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ سنبھلنے کیا بات تھی کہ اس کا ڈوبتا ہوا دل یک لخت اور خود بخود جوش سے بھر گیا تھا۔ ایسے جیسے کسی نے اُسے طاقت کا انجکشن لگا دیا ہو۔

"ہاں — ڈاکٹر صدیقی نے ڈاکٹر رحمانی کو بلایا تھا۔ خون کی روانی صحیح جاری ہے۔ عمران کے اعصابی نظام نے کام شروع کر دیا ہے اور مشین نے او۔ کے سگنل کر دیا ہے۔ اب عمران مایوسی کے زیرو پوائنٹ سے نکل کر امید کے دائرے میں داخل ہو گیا ہے" — سر سلطان نے لرزتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ سر سلطان کے چہرے کے عضلات مسرت اور خوشی سے کانپ رہے تھے۔ حالانکہ ابھی مکمل صحت یابی کی نوید نہ ملی تھی — لیکن معمولی سی امید نے بھی انہیں مایوسی کی اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر امید کی منزلوں کی طرف گامزن کر دیا تھا۔

کافی دیر بعد آپریشن روم کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ڈاکٹر رحمانی کی شکل نظر آئی۔ لیکن اس بار ڈاکٹر رحمانی کے چہرے پر مایوسی کی بجائے مسرت کے آثار صاف نمایاں تھے۔

"مبارک ہو سر — عمران بچ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کی دعائیں سن لی ہیں۔ یہ واقعی معجزہ ہوا ہے۔ عمران کا اعصابی نظام مکمل طور پر درست کام کر رہا ہے۔ اب اس کے مفلوج اور معذور ہونے کا

خطرہ بھی ٹل گیا ہے۔ وہ دس پندرہ منٹ بعد ہوش میں آجائے گا" ڈاکٹر رحمانی نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"اوہ میرے خدا تیرا شکر ہے۔ تو نے عمران کو نہیں ہم سب کو۔ بلکہ پاکیشیا کے کروڑوں عوام کو نئی زندگی دے دی ہے" سر سلطان نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"ویسے سر — عمران صاحب کا اپنا اعصابی نظام بے پناہ قوت رکھتا ہے۔ اور یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ ایسا چانس لاکھوں میں تو کیا کروڑوں میں ایک ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت حال کے بعد نظام بالکل درست کام کرنا شروع کر دے" — ڈاکٹر رحمانی نے کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہوگا۔ میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ عمران جیسا آدمی تو صدیوں میں بھی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاکیشیا والوں کے لئے ایک خصوصی تحفہ ہے۔ خصوصی تحفہ" — سر سلطان نے جواب دیا اور ڈاکٹر رحمانی اور بلیک زیرو دونوں ہی بے اختیار ہنس دیئے۔

"آیئے اب دفتر میں تشریف رکھیئے۔ جیسے ہی عمران صاحب ہوش میں آئیں گے۔ میں آپ کو ان کے پاس لے چلوں گا" — ڈاکٹر رحمانی نے کہا۔

"آؤ طاہر — تم بھی آجاؤ" — سر سلطان نے طاہر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور طاہر بھی مسکراتا ہوا ان کے پیچھے چل پڑا اور دفتر میں بیٹھے انہیں پندرہ بیس منٹ ہی لگے ہوں گے کہ آپریشن روم سے ڈاکٹر صدیقی کا فون آگیا کہ عمران ہوش میں آگیا ہے اور بالکل نارمل ہے۔

"اوہ تھینک گاڈ — تم اسے سپیشل روم میں شفٹ کر کے مجھے اطلاع

دو ۔ سر سلطان اور مسٹر طاہر میرے پاس تشریف فرما ہیں وہ اس س
ملاقات کریں گے " ـــــ ڈاکٹر رحمانی نے کہا ۔
" یس سر " ـــــ دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا
ڈاکٹر رحمانی نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے رسیور رکھ
دیا ۔
" عمران صاحب کا کہیں فریکچر تو نہیں ہوا " ـــــ بلیک زیرو نے پو
وہ اب پوری طرح سنبھل چکا تھا ۔ وہ جذباتی کیفیت اب قطعاً دور ہو چکی تھ
" ایسی ڈھیٹ ہڈی میں نے کم ہی دیکھی ہے ۔ اس قدر بھاری ملبے
کے باوجود اس کی ایک بھی ہڈی نہیں ٹوٹی ۔ زخم البتہ ضرور آئے ہیں ۔
انہیں بینڈیج کر دیا گیا ہے " ـــــ ڈاکٹر رحمانی نے ہنستے ہوئے کہا ۔ اور
سر سلطان اور بلیک زیرو ڈھیٹ ہڈی کے الفاظ پر بے اختیار ہنس
پڑے ۔

ڈاکٹر رحمانی نے چائے منگوالی تھی ۔ اس لئے وہ اطمینان سے چائے
پینے میں مصروف ہو گئے ۔ اور پھر چائے کی پیالیاں ابھی ختم ہی ہوئی تھیں
کہ ڈاکٹر صدیقی کا فون آ گیا کہ عمران کو سپیشل روم میں شفٹ کر دیا گیا
" آیئے جناب " ـــــ ڈاکٹر رحمانی نے مسکرا کر کرسی سے اٹھتے ہوئے
کہا ۔ اور سر سلطان اور بلیک زیرو دونوں اٹھ کر اس کے پیچھے چل دیے
مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ سپیشل روم کے دروازے پر پہنچ گئے ۔ ڈاکٹر
رحمانی نے دروازہ کھولا اور ایک طرف ہٹ کر سر سلطان کو اندر جانے
کا راستہ دیا ـــــ سر سلطان اور بلیک زیرو کمرے میں داخل ہو گئے
آخر میں ڈاکٹر رحمانی داخل ہوا ۔ کمرے میں ڈاکٹر صدیقی اپنے دو اسسٹنٹ

ڈاکٹروں کے ساتھ موجود تھا ۔ گلوکوز کی بوتلیں سٹینڈ پر لٹکی ہوئی تھیں ۔ اور
ان کی سوئیاں عمران کے دونوں بازوؤں میں انجکٹ تھیں ۔ عمران کا سر
سفید پٹیوں سے لپٹا ہوا تھا اور باقی جسم پر سرخ رنگ کا کمبل تھا ۔ لیکن
عمران کے چہرے پر زردی کی بجائے ہلکی ہلکی سرخی تھی ـــــ وہ آنکھیں
بند کئے لیٹا ہوا تھا ۔
" عمران بیٹے " ـــــ سر سلطان نے قریب جا کر بڑے محبت بھرے
انداز میں کہا ۔
" لاحول ولا قوۃ ـــ بغیر شادی کے عمران کا بیٹا کیسے ہو گیا ۔ یہ فرشتے
بھی عجیب مخلوق ہیں ۔ غیر شرعی گفتگو کرتے ہیں " ـــــ عمران نے آنکھیں
کھولے بغیر اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔
" سر سلطان ۔ یہ پکا شیطان ہے ۔ جان بوجھ کر ایسی باتیں کر رہا ہے "
ڈاکٹر رحمانی نے جلدی سے کہا ۔ کیونکہ اُسے فکر تھی کہ کہیں سر سلطان
یہ نہ سمجھیں کہ عمران کا ذہن پلٹ گیا ہے ۔
" شیطان ـــــ ارے میں نے لاحول بھی پڑھ دی لیکن شیطان پر اثر
بھی نہیں ہوا ۔ ویسے ایسی بات شیطان ہی کہہ سکتا ہے " ـــــ عمران
نے اُسی طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اس کی آنکھیں بدستور بند تھیں ۔
" ہاں ـــــ اب اس بڑھاپے میں تم شیطان ہی کہو گے "
سر سلطان نے کہا ۔ اور عمران نے جھٹ سے آنکھیں کھول دیں ۔
" ارے ارے ـــــ آپ تو سر سلطان ہیں واقعی ۔ ڈاکٹر ذرا میری
آنکھیں ملنا " ـــــ عمران نے کہا ۔
" خدا کا شکر ہے تم بچ گئے ۔ یہ طاہر تو تمہاری حالت کے بارے

میں سن کر باہر برآمدے میں ہی سجدے میں گر گیا تھا" ——— سر سلطان نے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"طاہر کو سجدہ ہی کرنا چاہیئے۔ طاہر جو ہوا۔ ناپاک ہوتا تو کسی کرسی پر بیٹھا گانا سن رہا ہوتا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بس میری تسلی ہو گئی ہے۔ اب میں چلتا ہوں۔ میں تو کسی کو بتائے بغیر یہاں آ گیا تھا۔ سب لوگ پریشان ہوں گے۔ ہاں عمران تمہارے گھر اطلاع کرنی ہے" ——— سر سلطان نے کرسی سے اٹھتے ہوئے۔

"ارے خدا کے لئے۔ ورنہ اماں بی شور مچاتی آ جائیں گی۔ اور پھر میری تو خیر ہے۔ البتہ ڈاکٹروں کی کم بختی آ جائے گی۔ میں ٹھیک ہوں ایسی کوئی بات نہیں۔ ویسے سر سلطان آپ کا بے حد شکریہ" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس میں شکریے کی کیا بات ہے۔ تمہیں کانٹا بھی چبھے تو مجھ پر قیامت ٹوٹ پڑتی ہے۔ تم صرف رحمان کے ہی بیٹے نہیں ہو میرے بھی بیٹے ہو" ——— سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گئے۔

"ایک ڈیڈی سنبھالا نہیں جا سکتا یہ دوسرے" ——— عمران نے شرارت بھرے انداز میں کہا۔ اور پھر خاموش ہو گیا۔

ڈاکٹر رحمانی بھی سر سلطان کے پیچھے چلے گئے۔ جب کہ بلیک زیرو کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جناب ——— آپ ان سے زیادہ دیر گفتگو نہ کریں ورنہ اعصاب پر بوجھ پڑنے کا خطرہ ہے" ——— ڈاکٹر صدیقی نے طاہر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بوجھ تو کرسی پر ہو گا ڈاکٹر صدیقی ——— آپ فکر نہ کریں خاصی مضبوط کرسی ہے" ——— عمران نے جواب دیا۔

اور ڈاکٹر صدیقی مسکراتا ہوا اپنے اسسٹنٹوں کے ساتھ کمرے سے باہر چلا گیا۔

"عمران صاحب ——— نئی زندگی مبارک ہو۔ یقین کریں۔ آپ موت کے منہ سے واپس آئے ہیں" ——— بلیک زیرو نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"موت دراصل بوڑھی ہو چکی ہے۔ اس کے دانت جھڑ گئے ہیں اس لئے پوپلے منہ سے باہر آ جانا کون سی بہادری ہے ہاں۔ تم بتاؤ کہ وہ گیسٹ روم کے ساتھ ہوا کیا تھا ——— مجھے تو بس اتنا محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے مجھے اٹھا کر دیوار کے ساتھ مار دیا ہو اور چھت تیزی سے نیچے آ رہی ہو" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں پورا گیسٹ روم تباہ ہو گیا۔ چھت ٹوٹ کر نیچے آ گری۔ ویسے اس شیشے کی دیوار نے دراصل آپ کو بچا لیا۔ اس کے ردعمل کی وجہ سے چھت ٹوٹ کر دوسری سائیڈ پر جھکی اور پھر وہ شیشے کی دیوار بھی ٹوٹ گئی۔ لیکن چھت آپ کی طرف والی اصل دیوار کے ساتھ اٹک کر رک گئی ——— البتہ اس ڈیگورا کے جسم کے تو پرخچے اڑ گئے تھے۔ چھت کا سالم بلاک اسی پر گرا تھا۔ آپ کو شاید چوٹ دیوار سے ٹکرانے کی وجہ سے آئی ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"خدا کی پناہ ——— اگر وہ شیشے کی دیوار نہ ہوتی تو شاید میرا بھی حشر ڈیگورا جیسا ہوتا" ——— عمران نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ——— یہ دھماکہ ہوا کیسے۔ جب کہ الیکٹرو راڈ تو کنٹرول ہو

چکا تھا انٹی ریز کی وجہ سے "۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی تو مجھ سے حماقت ہوئی ہے کہ میں نے انٹی ریز کے متعلق ہنری کو بتا دیا۔ اور اسے شاید اس کے کسی اسسٹنٹ سائنسدان نے اطلاع دی کہ انٹی الیکٹرو ریز کی وجہ سے زیرو ٹھری رینج بڑھ گئی ہے۔۔۔۔۔ میں نے ہلکی سی بڑبڑاہٹ سنی تھی اور مجھے اس کا شعور اس وقت ہوا جب وقت گزر چکا تھا۔ اسی لمحے دھماکہ ہو گیا۔ دراصل الیکٹرو راڈ کی تکنیک ہی ایسی ہے کہ اگر وہ چارج ہو اور انٹی ریز پھیل جائیں تو اس کی بلاسٹنگ قوت جسے زیرو ٹھری کہا جاتا ہے بے پناہ بڑھ جاتی ہے۔۔۔۔۔ اور ایسی صورت میں جب اسے بلاسٹ کیا جائے تو انٹی ریز بذات خود پھٹ جاتی ہیں۔ یہ تو شکر ہے کہ انٹی ریز صرف گیسٹ روم تک ہی محدود تھیں۔ اگر وہ پوری دانش منزل میں پھیلی ہوتیں تو پوری دانش منزل تباہ ہو جاتی۔۔۔۔۔ اور پھر ان کے پھیلاؤ کا مرکز چونکہ گیسٹ روم کی چھت تھی اس لئے سب سے زیادہ زور چھت پر پڑا "۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہنری تو وہاں یقیناً جشن منا رہا ہوگا "۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے منانا بھی چاہئے۔ یہ تو بس قسمت کی بات ہے کہ میں بچ گیا۔ ورنہ ایسے حالات میں بچنے کی کوئی صورت بھی نہیں ہوتی۔ ویسے اس کا یہ تاثر ہمارے لئے بے حد فائدہ مند رہے گا۔۔۔۔۔ اب وہ میری طرف سے مطمئن ہو جائے گا۔ ہاں تم ایسا کرو کہ سر سلطان کے ذریعے میرے گھر اطلاع کرا دینا کہ عمران ٹھیک ہے ویسے تم میری موت کی خبر پریس میں دے دو۔ بلکہ باقاعدہ جنازہ اور قل خوانی وغیرہ کرا دینا "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔۔۔ کیوں "۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ ہنری خاصا ذہین آدمی ہے۔ وقتی خوشی کے بعد اسے ضرور اس ...ن کا خیال آئے گا کہ وہ میری موت کو کنفرم کرے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اسے ...ا یقین آ جائے "۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے جنازے اور قل خوانی کی کیا ضرورت ہے۔ بس پریس ...یں ہی خبر کافی ہے "۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ اگر کوئی دعا میرے کھاتے میں پڑ جائے گی تو تمہیں کیا نقصان ہوگا۔ جنازہ اور قل خوانی دعا ہی تو ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ...اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"نہیں عمران صاحب۔۔۔۔۔ یہ جنازے اور قل خوانی کا چکر مجھ سے نہیں ہوتا۔ بس خبر دے دوں گا "۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے میں نے کہا کہ وہ خاصا ذہین آدمی ہے اور ذہین آدمی کو مطمئن کرنا خاصا مشکل کام ہوتا ہے۔ چلو قل خوانی نہ کرانا۔ تمہارا خرچہ زیادہ ہو جائے گا۔ جنازے میں کیا قباحت ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جنازے کے لئے تو باقاعدہ کسی لاش کی ضرورت پڑے گی۔ اور پھر لوگ آپ کا چہرہ بھی دیکھیں گے۔ میں کس کس کو مطمئن کر دوں گا۔ نہ جناب مجھ سے یہ کام نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ صرف آپ کے گھر والے تو نہیں ہیں۔ وہ سلیمان۔ جوزف۔ جوانا۔ ٹائیگر۔ چلو فیاض تو باہر گیا ہوا ہے۔ اور سیکرٹ سروس کو تو میں بتا دوں گا "۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"انہیں بھی بتا دینا "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر ان سب کو بتا دیا۔ اعلیٰ حکام کو بھی بتا دیا۔ تو پھر جنازے پر افسوس بھرا چہرہ کس کا ہوگا۔ ایسے جنازے کا کیا فائدہ جہاں سب ہشاش بشاش چہرے

ئے موجود ہوں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا چلو خبر تو دے دینا۔۔۔ میں نے سوچا تھا چلو اپنی زندگی میں ہی پڑ کروں کہ جنازے میں کون کون شریک ہوتا ہے۔ لیکن تم نہیں چاہتے تو نہ د" عمران نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

"او کے ۔۔۔ آپ اب آرام کریں میں چلتا ہوں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا"۔۔۔ بلیک زیرو نے عمران کے لہجے میں تھکاوٹ محسوس کرتے ہی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

ویسے یہ بھی عمران ہی تھا کہ اس قدر خوف ناک صورت حال کے فوراً بعد اتنی دیر اطمینان سے گفتگو کرتا رہا تھا۔ ورنہ کوئی اور ہوتا تو شاید ایک ہفتے تک اس کی آنکھیں بھی نہ کھلتیں۔

اسی لمحے ڈاکٹر رحمانی دوبارہ اندر داخل ہوا۔

"میں یہی کہنے آیا تھا کہ اب عمران صاحب کو آرام کرنے دیجئے" ڈاکٹر رحمانی نے بلیک زیرو کو کرسی سے اٹھتے دیکھ کر کہا۔

"ہاں ۔۔۔ میں نے بھی محسوس کیا ہے کہ عمران صاحب اب تھک گئے ہیں۔ لیکن آپ نے انہیں خون نہیں لگایا۔ حالانکہ آپریشن کے بعد خون ضروری ہوتا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے اچانک ایک خیال کے تحت کہا۔

"عمران جیسا خون کہاں سے لیتا"۔۔۔ ڈاکٹر رحمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو اور عمران دونوں مسکرا دیئے۔

"انہیں خون لگانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔ کمزوری اس قدر نہ تھی کہ خون لگانا ضروری ہوتا"۔۔۔ ڈاکٹر رحمانی نے خود ہی وضاحت کرتے

ہوئے کہا۔

"کمزوری تو ان کے قریب سے بھی نہیں گزری"۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سچ کہتے ہو۔ اس لئے تو کہتے ہیں عورت تیرا نام کمزوری ہے۔ اور عورت تو ایک طرف مرغی میرے قریب سے نہیں گزرتی"۔۔۔ عمران نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور اس بار ڈاکٹر رحمانی جیسے سنجیدہ آدمی کے حلق سے بھی بے اختیار قہقہے نکل گئے۔ بلیک زیرو بھی ہنستا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔

میز پر رکھے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ہنری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔ وہ اس وقت اپنے دفتر میں موجود تھا۔

"یس" ـــ ہنری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس ـــ ہیری بول رہا ہوں۔ ڈارسن کی پاکیشیا سے کال ہے" دوسری طرف سے ہیری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس ـــ بات کراؤ" ـــ ہنری نے چونک کر کہا۔

ڈارسن کو اس نے خاص طور پر پاکیشیا بھیجا تھا تاکہ عمران کی موت کی تصدیق کر کے اسے اطلاع دے۔ اس لئے وہ ڈارسن کا نام سن کر چونکا تھا۔

"ہیلو باس ـــ میں ڈارسن بول رہا ہوں پاکیشیا سے" ـــ چند لمحوں بعد ایک کرخت سی آواز رسیور میں ابھری۔

"یس ـــ ڈارسن کیا رپورٹ ہے" ـــ ہنری نے اشتیاق بھرے

لہجے میں کہا۔

"عمران مر چکا ہے باس۔ اس کی موت کی خبر اخبارات میں چھپی ہے۔ اور ساتھ ہی ملبے سے اس کی لاش بھی نکالے جانے کے فوٹو وغیرہ بھی چھپے ہیں ـــ ساری عمارت تباہ ہو چکی تھی" ـــ ڈارسن نے جواب دیا۔

"گڈ ـــ اخبارات کے علاوہ تم نے موقع پر تصدیق کی ہے۔ آخر اس عمارت کا نام وغیرہ تو اخبار میں درج ہی ہو گا" ـــ ہنری نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــ آپ کی ہدایات کے مطابق میں نے مکمل پڑتال کر لی ہے۔ وہ عمارت واقعی بری طرح تباہ ہو چکی ہے۔ عمران کے فلیٹ پر تالا لگا ہوا ہے ـــ میں نے اس کے والدین کے گھر کی سن گن بھی لی ہے۔ وہاں بھی افسوس بھرا سکوت طاری ہے۔ عمران کے والد سر رحمان چھٹی پر چلے گئے ہیں" ـــ ڈارسن نے جواب دیا۔

"او۔ کے ـــ ٹھیک ہے۔ تم اب واپس آجاؤ" ـــ ہنری نے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔ اور ساتھ پڑے انٹرکام کا بٹن دبا دیا۔

"یس سر" ـــ ہیری کی آواز انٹرکام سے ابھری۔

"ہیری ـــ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مسئلہ باقی رہ گیا ہے۔ عمران کی موت تو کنفرم ہو چکی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس وہ ٹرانسمٹ فیوز یقیناً ہوں گے۔ اور شاید وہ عمران کی موت کا انتقام لینے کے لئے انہیں استعمال کریں" ـــ ہنری نے کہا۔

"تو پھر جیسے حکم ہو باس" ـــ ہیری نے کہا۔

"عمران کی ذہانت کی اور بات تھی۔ وہ یقیناً ہیڈ کوارٹر کو ویسے ہی تلاش کر لیتا۔ البتہ سیکرٹ سروس والے کسی صورت بھی ہیڈ کوارٹر کو تلاش نہ کر سکیں گے ——— ان کے پاس صرف وہی ٹرانسمٹ فیوز والا راستہ ہی ہے اس لئے تم ایسا کرو کہ ٹرانسمٹ فیوز سسٹم کم از کم ایک دو ماہ کے لئے ختم کر دو۔ اور ہیڈ کوارٹر کو اوپن کر دو۔ البتہ اس کی حفاظت کے لئے مکمل انتظامات کر لینا ——— ناراک سے ایگل گروپ کو کال کر لو۔ وہ ایسے کاموں میں ماہر ہیں۔ انہیں حفاظتی اقدامات پر تعینات کر دینا۔ ویسے بھی اس کے تمام راستے کمپیوٹر کنٹرولڈ ہیں۔ عام آدمی تو ویسے بھی اس میں داخل نہ ہو سکتا۔ پھر بھی احتیاط ضروری ہے" ——— ہنری نے احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"تو اس ایگل گروپ کو کہاں رکھا جائے گا" ——— ہیری نے پوچھا۔

"بیرونی بارکوں میں ——— اندرونی راستے کنٹرولڈ کر لینا۔ باہر کے کھول دینا" ——— ہنری نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ——— میں ابھی انتظامات کرتا ہوں" ——— ہیری نے جواب دیا۔

اور ہنری نے انٹرکام کا بٹن آف کر کے سلسلہ ختم کر دیا اور سامنے رکھی فائل کھول کر اُسے پڑھنے لگا۔ اور تھوڑی ہی دیر بعد ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ ہنری۔ نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"پیٹرک بول رہا ہوں جناب ——— ابھی نمبر ٹو ہیری نے اطلاع دی ہے کہ آپ نے ہیڈ کوارٹر کو اوپن کرنے کے احکامات دیئے ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس ٹرانسمٹ فیوز کے استعمال سے بچنے کے لئے۔ باس کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم کوئی طاقتور گروپ وہاں بھیج دیں جو یہ ٹرانسمٹ فیوز یا تو بے کار کر دے یا انہیں واپس حاصل کرے کیونکہ میرے خیال میں اوپن ہیڈ کوارٹر کے لئے خطرات بڑھ جائیں گے" پیٹرک نے کہا۔

"پہلی بات کا جواب تو یہ ہے کہ مجھے جو اطلاعات ملی ہیں عمران نے پاکیشیا کے کسی سائنسدان سے مل کر کسی خفیہ لیبارٹری میں یہ ٹرانسمٹ فیوز تیار کئے ہیں ——— ظاہر ہے اس سائنسدان کے پاس اس کا فارمولا ہوگا۔ اس لئے اگر سیکرٹ سروس کے پاس موجود ٹرانسمٹ فیوز بیکار کر دیئے جائیں یا واپس لے لئے جائیں تب بھی یہ امکان رہے گا کہ وہ کسی بھی وقت دوسرے ٹرانسمٹ فیوز تیار کر لیں گے ——— اس لئے ایسا سوچنا ہی بے کار ہے۔ باقی رہی گروپ بھیجنے والی بات۔ تو گروپ چاہے جتنا بھی طاقتور ہو۔ اُسے سیکرٹ سروس کو ٹریس کرتے۔ اس سے مقابلہ کرتے۔ اور اس کا خاتمہ کرنے میں وقت لگ جائے گا ——— اور وہ اس وقت کے دوران کسی بھی وقت ان ٹرانسمٹ فیوز کو استعمال کر کے یہاں آدھمکیں گے۔ ایسی صورت میں وہ گروپ بھی وہاں سر پٹختا رہے گا۔ اور یہاں ہمارے لئے بھی نئے سرے سے مشکلات پیدا ہو جائیں گی ——— باقی رہا ہیڈ کوارٹر کو اوپن کرنے کی صورت میں خطرات کا پیدا ہونا۔ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس میں اب ایسے لوگ بہرحال موجود نہیں ہیں جو اتنی آسانی سے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر لیں ——— اور اگر ٹریس کر بھی لیں تو وہ لازماً پہلے ایگل گروپ سے ٹکرائیں گے۔ اور ہم الرٹ ہو جائیں گے۔ ٹرانسمٹ فیوز کی صورت میں تو وہ

براہِ راست ہیڈکوارٹر کے اندر آدھمکیں گے" ___ ہنری نے تف
بحث کرتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے باس ___ آپ واقعی بے پناہ ذہین ہیں۔ آئی
سوری۔ میرا ذہن اتنی گہرائی تک نہ سوچ سکتا تھا" ___ پیٹرک
بڑے مرعوب لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کوئی بات نہیں۔ اب تم اعلیٰ ترین عہدے پر پہنچ چکے ہو۔ اب
گہرائی میں سوچنا شروع کر دو گے" ___ ہنری نے کہا اور رسی
دیا۔ اس کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ کیونکہ پیٹرک تر
کے گروپ میں سب سے زیادہ سینئر اور ذہین آدمی سمجھا جاتا تھا اور
اکثر اس کی ذہانت کی تعریفیں کرتا رہتا تھا ___ لیکن آج ہنری نے اُ
ذہانت کے سلسلے میں واضح طور پر مرعوب کر دیا تھا۔ یہ ہنری کی بہت
کامیابی تھی۔ ہنری جانتا تھا کہ اب پیٹرک ہمیشہ اس کی ذہانت سے
رہے گا۔ اور بے چون چرا اس کے احکامات کی تعمیل کیا کرے گا۔
اُسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور ہنری نے دوبا
اٹھالیا۔
"یس" ___ ہنری نے خشک لہجے میں کہا۔
"جیکی بول رہی ہوں ڈیئر ___ وہ ڈاکسن نے رپورٹ بھیجی ہے۔ عمر
موت سے متعلق" ___ جیکی نے کہا۔
"ہاں ___ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اس کی رپورٹ آئی ہے۔ اس
کنفرم کر لیا ہے کہ عمران واقعی مر چکا ہے۔ میں نے تمہیں کہا نہیں تھا
اب اس کے بچنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے لیکن تم مان ہی نہیں رہ

ہنری نے ہنستے ہوئے کہا۔
"اوہ اچھا ___ ٹھیک ہے" ___ جیکی نے ڈھیلے سے لہجے میں جواب
دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے عمران کی موت کی خبر کنفرم ہونے سے
افسوس ہوا ہو۔ اس بات کو ہنری نے بھی محسوس کر لیا۔
"کیا بات ہے ___ کیا تم اس کی موت پر مغموم ہو" ___ ہنری نے
چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"ارے ایسی کوئی بات نہیں ڈیئر۔ مجھے کیا پڑی ہے مغموم ہونے کی۔
میں نے تو اُسے پہلی بار سکرین پر ہی دیکھا ہے۔ اور پھر جو یاورلینڈ کا دشمن
ہے میں اس کی موت پر مغموم کیسے ہو سکتی ہوں ___ دراصل مجھے صرف یہ غم
ہے کہ اگر وہ زندہ رہتا تو میں اس کا مقابلہ کر کے اپنے ہاتھوں سے اس
کا خاتمہ کرتی تاکہ تمہیں بھی معلوم ہو جاتا کہ جیکی میں کتنی صلاحیتیں ہیں"
جیکی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"شکر کرو کہ وہ مر گیا ہے۔ لیڈی ایشلے اس کا مقابلہ نہیں کر سکی تم
بھلا کیسے کر لیتیں" ___ ہنری نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ اب تو یہی کہا جا سکتا ہے۔ اگر وہ زندہ رہتا تب ہی مسئلہ
ہو سکتا تھا۔ چلو اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آئی تو پھر بھی میں تمہیں
دکھاؤں گی کہ جیکی میں کتنی صلاحیتیں ہیں" ___ جیکی نے بُرا منہ بناتے
ہوئے جواب دیا۔
"اوہ ___ تم بُرا مان گئی ہو۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ مجھے تمہاری تمام
صلاحیتوں کا اچھی طرح علم ہے۔ ویسے اگر تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس
سے مقابلے کا شوق ہے تو میں ایگل گروپ کو تمہارے چارج میں دے

دیتا ہوں" ـــــ ہنری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا کر دو۔ تو کم از کم میں عملاً تو کچھ ثابت کر سکوں گی" ـــــ جیکی نے کہا۔

"او کے ـــــ ٹھیک ہے۔ میں ابھی آرڈر کر دیتا ہوں۔ ایگل گروپ پہنچتے ہی تم اُسے سنبھال لینا۔ بولو اب تو خوش ہو" ـــــ ہنری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تھینک یو ڈیئر" ـــــ جیکی نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور ہنری نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

عمران نے سامنے موجود بڑی سی مشین کے بٹن آف کئے۔ اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ٹرانسمٹ فیوز سسٹم ختم ہو چکا ہے" عمران نے مڑ کر پیچھے کھڑے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے سر پر پٹیاں ابھی تک موجود تھیں۔

"ہاں ـــــ ورنہ مشین اس کی کارکردگی کی رپورٹ تو ضرور دیتی" بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے پہلے سے ہی خطرہ تھا۔ اسی لئے میں نے ٹرانسمٹ فیوز کو چیک کر لیا تھا" ـــــ عمران نے کہا۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے لیبارٹری سے آپریشن روم میں آ گئے۔

عمران کو آج ہسپتال سے فارغ کیا گیا تھا۔ اور ہسپتال سے فارغ ہوتے ہی وہ سیدھا دانش منزل پہنچا تھا۔ تاکہ آئندہ کا پروگرام ایڈجسٹ

کر سکے۔ اور اسی آئندہ کے پروگرام کی ایڈجسٹمنٹ کے لئے اس نے سب سے پہلے دانش منزل کی لیبارٹری میں ٹرانسمٹ فیوز کو چیک کیا تھا۔

"اس کا مطلب ہے پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر اب اوپن ہو چکا ہے" بلیک زیرو نے آپریشن روم میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا آئیڈیا درست ہے" ـــــ عمران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔

"لیکن انہوں نے ایسا کیوں کیا۔ یہ سوچنے والی بات ہے" بلیک زیرو نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بڑی واضح سی بات ہے۔ ہنری کو میری موت کا یقین ہو چکا ہے۔ اور اسے معلوم ہے کہ ٹرانسمٹ فیوز پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس موجود ہیں ـــ اس لئے اس نے یہ سسٹم ختم کر دیا کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر کو ڈھونڈتی پھرے۔ ورنہ تو سیکرٹ سروس اور کچھ نہیں تو کم از کم میرا انتقام لینے کے لئے وہاں پہنچ جاتی" ـــــ عمران نے اسی طرح آنکھیں بند رکھتے ہوئے جواب دیا۔

"بالکل یہی بات ہو گی۔ لیکن اب واقعی ہیڈ کوارٹر تو ڈھونڈنا ہی پڑے گا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"گیسٹ روم کی تباہی سے پہلے میری اور ہنری کی الیکٹرو راڈ کے ذریعے جو گفتگو ہوئی تھی وہ تو ریکارڈ کر لی ہو گی" ـــــ اچانک عمران نے آنکھیں کھول کر پوچھا۔

"ہاں بالکل ـــ وہ تو ریکارڈ ہے" ـــــ بلیک زیرو نے چونک کر جواب دیا۔

"تو پھر آؤ۔ ابھی ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع معلوم کر لیتے ہیں" ـــــ عمران نے مسکرا کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن ریکارڈڈ ٹیپ سے محل وقوع کیسے معلوم ہو گا" ـــــ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سامری جادوگر کی شاگردی کبھی کبھی کام آ جاتی ہے۔ تم آؤ تو سہی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک زیرو بھی کندھے اچکائے اور اس کے پیچھے چل پڑا۔ ویسے بات ابھی تک اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ ٹیپ سے ہیڈ کوارٹر آخر کار کیسے ٹریس ہو گا ـــــ لیکن وہ جانتا تھا کہ عمران کی ذہانت بعض اوقات ایسے کارنامے بھی دکھا دیتی ہے جن پر واقعی جادوگری کا ہی شائبہ ہوتا ہے۔

"کہاں ہے وہ ٹیپ لاؤ" ـــــ عمران نے لیبارٹری میں پہنچتے ہی کہا۔ اور بلیک زیرو قدم بڑھاتا ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے پاس ایک نئی ٹیپ موجود تھی۔ عمران نے ٹیپ اس سے لی اور پھر ایک سائیڈ پر بڑھ گیا جہاں ایک بڑے سائز لیکن انتہائی جدید انداز کا ریکارڈر موجود تھا ـــــ عمران نے کیسٹ اس میں ڈالی اور اس کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ ریکارڈر کے اوپر آواز کی لہروں کی طاقت بتلانے والا ایک ڈائل موجود تھا۔ عمران نے ریکارڈر کے بٹن آن کئے اور نگاہیں اس ڈائل پر جما دیں ـــــ گفتگو شروع ہو گئی۔ عمران کی نگاہیں بدستور ڈائل پر جمی ہوئی تھیں جس پر سوئی حرکت کرنے لگی تھی۔ جب ٹیپ ختم ہو گیا تو عمران نے ریکارڈر بند کیا اور ٹیپ نکال کر واپس بلیک زیرو کی طرف بڑھا دی۔

"کیا ہوا" ___ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ابھی تو صرف مینہ دیکھا ہے۔ کہ کون سا لگا ہوا ہے۔ ویسے ڈیلوری قریب ہے۔ ابھی پتہ چل جائے گا کہ کیا ہوا" ___ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو جھینپ کر خاموش ہو گیا۔

عمران ریکارڈر سے اٹھ کر ایک اور مشین کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے اس کے مختلف بٹن دبائے۔ یہ وائس انڈیکیٹر تھا۔ آواز کی لہروں کی طاقت کے مطابق فاصلہ بتا سکتا تھا ___ عمران نے اس کی مختلف ناہیں گھما کر ایک ڈائل پر موجود سوئی کو حرکت دی اور جب سوئی بارہ کے ہندسے پر پہنچ گئی تو عمران نے ناہیں گھمانا بند کر کے اس کے مختلف بٹن دبائے تو ایک بڑا سا ڈائل روشن ہو گیا ___ جس میں چار خانے بنے ہوئے تھے۔ بٹن دبتے ہی چاروں خانوں میں تیزی سے نمبر بدلنے لگے۔ اور پھر باری باری ہر ایک پر نمبر ایک مخصوص حد تک پہنچ کر رک گئے۔

"دنیا کا فاصلہ بتانے والا نقشہ اور خالی کاغذ لے آؤ۔ ابھی پتہ چل جاتا ہے کہ کیا ہوا۔ لڑکا یا لڑکی" ___ عمران نے مسکرا کر کہا۔

اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا واپس ایک الماری کی طرف مڑ گیا۔ اب بات کچھ کچھ اس کی سمجھ میں بھی آنے لگی تھی۔ عمران نے واقعی ایسا زاویہ سوچا تھا جو شاید زندگی بھر اس کے ذہن میں نہ آسکتا تھا ___ آواز کی انتہائی طاقت کو ماپ کر اس کے ذریعے فاصلہ معلوم کر لیا تھا۔ کہ اس قدر طاقت ور ریڈیائی وائس لہر زیادہ سے زیادہ کتنے فاصلے تک قائم رہ سکتی ہے ___ اب مشین پر اس نے چاروں سمتوں میں اس فاصلے کو چیک کر لیا تھا۔ ڈائل پر موجود چار خانے چار مختلف سمتوں کی

نشاندہی کر رہے تھے۔ اب مسئلہ رہ گیا تھا سمت کے تعین کا۔ اور بلیک زیرو یہی دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ اس کا تعین کیسے کرتا ہے۔

بلیک زیرو نے الماری سے نقشہ اور ایک خالی پیڈ لا کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے خالی کاغذ پر مختلف سمتوں کا فاصلہ لکھا اور پھر اٹھ کر ایک بڑی میز پر آ گیا ___ وہاں پہنچ کر اس نے نقشہ کھول کر میز پر بچھا دیا۔ اور اس کے بعد وہ اس پر جھک گیا۔

"مشرق تو نہیں ہو سکتا" ___ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیوں" ___ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"اس طرف اس فاصلے پر برفانی علاقہ پھیلا ہوا ہے اور اگر یہ کال برفانی علاقے سے کی جاتی تو آواز کی ریڈیائی لہروں میں ہلکی سی ناں ناں کی آواز صاف سنائی دیتی ___ حالانکہ ٹیپ میں موجود گفتگو میں ایسی آواز موجود نہیں ہے۔ اب رہ گیا شمال تو یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس فاصلے پر شمال میں سمندر ہے۔ اور برفانی علاقے کی طرح سمندر سے ہونے والی ریڈیائی لہروں میں ہلکی سیٹی کی آواز ضرور شامل ہوتی ہے جو اس گفتگو میں نہیں ___ اب رہ گئیں دو سمتیں۔ جنوب اور مغرب۔ جنوب کی طرف اس فاصلے پر وسیع صحرا ہے۔ وہاں سے بھی کال میں مخصوص آواز شامل ہونی چاہئے تھی۔ اس لئے ہماری مطلوبہ سمت مغرب ہی ہو سکتی ہے ___ ساجان سنٹر جس کا ٹارگٹ اٹھایا گیا تھا وہ بھی اسی طرف ہے۔ اور ٹرانسمٹ فیوز کی ساخت کے مطابق اس کا ٹارگٹ زیادہ سے زیادہ پانچ سو میل تک بدلا جا سکتا ہے۔ اس لئے ساجان سنٹر سے پانچ سو میل کے فاصلے پر ہی پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر ہو سکتا ہے ___ اور مغرب کی سمت اور ساجان سنٹر کے

علاقے سے پانچ سومیل کے فاصلے اور آواز کی طاقت کے فاصلے کو اگر بیک وقت سامنے رکھا جائے تو یہ علاقہ بنتا ہے۔ بالکل یہی علاقہ ہو گا ——— یہاں وسیع و عریض رقبے میں پہاڑی علاقہ پھیلا ہوا ہے جہاں کہیں کہیں چھوٹے چھوٹے شہر ہیں" ——— عمران نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو شمالی ایکریمیا کا آخری حصہ ہے" ——— بلیک زیرو نے جھک کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"بالکل اس علاقے کو وہاں ایم لینڈ یعنی منرل لینڈ کہا جاتا ہے۔ منرل کا معنی جانتے ہو یا مجھ سے مطلب پوچھو گے" ——— عمران نے کہا۔

"اب اتنا بھی ان پڑھ نہ بنا دیجئے۔ منرل دھات کو کہتے ہیں" ——— بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو پڑھ غائب کر کے صرف ان کہہ دیتا ہوں۔ اب تو خوش ہو۔ یہاں چونکہ دھاتوں کے وسیع ذخائر ملنے کے امکانات ہیں اس لئے اس علاقے کو منرل لینڈ یعنی ایم لینڈ کہا جاتا ہے ——— اور یہاں منصوبہ بندی کے تحت آبادی کو پھیلنے نہیں دیا گیا تاکہ یہاں سے دھاتیں نکالنے کا کام آسانی سے ہو سکے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہیڈ کوارٹر ایم لینڈ کے کس حصے میں ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا وہ مسلسل نقشے پر جھکا ہوا تھا۔

"ایم لینڈ کا سب سے بڑا شہر ڈک سٹی ہے۔ خاصا بڑا شہر ہے۔ اور ہیڈ کوارٹر میں ظاہر ہے بہت بڑی بڑی مشینری نصب کی گئی ہو گی ——— اور وہاں رہنے والوں کے لئے خوراک اور اسلحہ اور دوسری

چیزیں بنانے کے لئے جو خام مال کی بھی مسلسل ضرورت پڑتی رہتی ہو گی۔ اور پھر یہاں سے نارک سٹی سب سے زیادہ قریب ہے۔ اس لئے میرے خیال میں ہیڈ کوارٹر ڈک سٹی کے قریب ہی موجود ہو گا" ——— عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے اسے بنایا تو انڈر گراؤنڈ ہی گیا ہو گا۔ ورنہ اتنا بڑا ہیڈ کوارٹر تو حکومت ایکریمیا کی نظروں سے نہیں چھپ سکتا" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لازمی بات ہے۔ لیکن میرا خیال ہے۔ یہ مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ نہیں ہو سکتا۔ ورنہ ایکریمیا کے مصنوعی سیاروں کی تصویروں کا جائزہ لینے والے آرانی علاقے میں ہونے والی معمولی سی نقل و حرکت پر بھی ضرور چونک پڑتے۔ اور ان کا اب تک نہ چونکنے کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر تو ضرور انڈر گراؤنڈ ہو گا لیکن اُسے چھپانے کے لئے اس کے اوپر ضرور کوئی چیز بنائی گئی ہو گی۔ کوئی آبادی ہی ہو سکتی ہے" ——— عمران نے کہا۔

"تو پھر یہ آبادی ہو سکتی ہے۔ گرام سٹی" ——— بلیک زیرو نے ڈک سٹی سے شمال مغرب میں واقع ایک آبادی پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— تمہارا خیال درست بھی ہو سکتا ہے۔ اب اسے چیک کریں تاکہ ہم خواہ مخواہ اتنی دور دھکے نہ کھاتے پھریں" ——— عمران نے کہا۔

"کیسے چیک کریں گے" ——— بلیک زیرو نے ایک بار پھر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جیسے یہ جگہ ڈھونڈھی ہے۔ کہا تو ہے کبھی کبھی سامری جادوگر کی شاگردی بڑے کام دکھا جاتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے خالی کاغذ پر قلم سے مختلف ہندسے لکھنے شروع کر دیئے۔ وہ نقشے میں سے مختلف فاصلے چیک کرتا اور پھر انہیں کاغذ پر لکھنا شروع کر دیتا۔ تھوڑی

دیر بعد اس نے مخصوص ہندسے علیحدہ لکھنے شروع کر دیئے۔

"یہ کرام سٹی کی لانگ رینج فریکونسی ہو سکتی ہے۔ آؤ اب لانگ رینج ٹرانسمیٹر کو آزمائیں"۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ لیبارٹری میں موجود ایک بڑے سے ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کاغذ پر لکھی ہوئی فریکونسی اس پر سیٹ کی اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔۔ پی۔ ایون کالنگ اوور"۔۔۔۔ عمران نے نامانوس سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

چند لمحوں بعد اچانک ٹرانسمیٹر پر رابطہ ظاہر کرنے والا بلب جل اٹھا۔

"یس۔۔۔۔ ہیری اٹنڈنگ نمبر ٹو باس۔ کون بول رہا ہے اوور"

دوسری طرف سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"پی۔ ایون بول رہا ہوں۔ باس ہنری سے بات کراؤ۔ اٹ از ٹاپ سیکرٹ اوور"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ رہی تھی۔

"کون پی۔ ایون۔۔۔۔ پورا کوڈ بتاؤ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں اب حیرت کے ساتھ ساتھ کرختگی کا عنصر بھی نمایاں ہو گیا تھا۔

"یو شٹ اپ۔۔۔۔ اٹ از ٹاپ سیکرٹ۔ باس ہنری سے بات کراؤ وہ جانتے ہوں گے اوور"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہیری نے کہا۔ اور عمران نے

[د]باتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کے کونے میں لگا ہوا ایک سفید بٹن دبا دیا۔

"یس۔۔۔۔ ہنری اٹنڈنگ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ہنری کی آواز سنائی دی۔ اور بلیک زیرو کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی [گئی]ں۔ واقعی عمران کی ذہانت درجہ کمال پر پہنچی ہوئی تھی۔ اس نے ناممکن کو [مم]کن کر دکھایا تھا۔

"پی۔ ایون بول رہا ہوں۔ فرام ناراک سٹی۔ باس ترمذی نے مجھے حکم دیا [تھا ک]ہ ان ایمرجنسی آپ سے براہِ راست رابطہ قائم کیا جائے۔ انٹرنیشنل ٹیم [پاو]رلینڈ کے خلاف ترتیب دیئے جانے کی سکیم بنائی جا رہی ہے ابھی [ت]فصیلات طے نہیں ہوئیں۔۔۔۔ لیکن کسی بھی وقت ہو سکتی ہیں۔ اگر آپ حکم دیں [تو پ]ی گروپ اس ٹیم کے تشکیل ہوتے ہی اسے ختم کر دے۔ اٹ از ان آور ہینڈز اوور"۔۔۔۔ عمران نے تیز تیز لیکن مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو۔ اور یہ پی گروپ کیا ہے۔ میں تو اس گروپ کو نہیں جانتا اوور"

ہنری کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"جناب۔۔۔۔ باس ترمذی نے یہ سیکرٹ گروپ ترتیب دیا ہوا ہے۔ [ٹ]اپ سیکرٹ۔ ہم ان کے تحت کام کرتے ہیں۔ انہوں نے پاکیشیا جانے سے قبل ہمیں ہدایات دی تھیں کہ ہم ایمرجنسی کی صورت میں آپ سے بات کر لیں اوور"۔۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اچھا تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ تم ایسا کرو اپنے متعلق تمام تفصیلات پہلے ہیڈ کوارٹر کو فیڈ کرو۔ اس کے بعد میں تمہیں ہدایات دوں گا۔۔۔۔ اور سنو۔ باس ترمذی ایک مشن میں ہلاک ہو چکے ہیں اب پاورلینڈ کا

چیف باس میں ہوں۔ سمجھے اوور" ـــــ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ ـــــ لیکن ہمیں تو باس ترمذی کی ہلاکت کی اطلاع نہیں بت
لیکن سے۔ پی گروپ تو باس ترمذی نے ذاتی طور پر ترتیب دیا ہوا ہے
لئے باس ترمذی کی ہلاکت کے بعد صورت حال بدل گئی ہے۔ ہم گروپ
ایمرجنسی میٹنگ کال کر کے اس صورت حال پر بحث کرنے کے بعد
فیصلہ کریں گے کہ کیا ہم پاورلینڈ کے ساتھ باقاعدہ اٹیچ ہوں یا نہ
ہمارا فیصلہ پاورلینڈ کے ساتھ اٹیچ ہونے کا ہوا تو میں تفصیلات تمہیں
دوں گا۔ ورنہ ہم آزاد ہوں گے اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا۔
ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آپ نے بڑی لمبی بات کی ہے۔ وہ لازماً کال کا مرکز چیک کریں گے
اور ہو سکتا ہے انہوں نے کر بھی لیا ہو" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہنری ذہین آدمی ہے اور ذہین آدمیوں کو چکر دینا خاصا مشکل
ہے۔ اگر میں بات ادھوری چھوڑ دیتا تو وہ لازماً مشکوک ہو جاتا۔ البتہ اب
اتنا مشکوک نہ ہو گا ـــــ اور باقی رہی کال چیک کرنے والی بات تو اس
بندوبست میں نے پہلے ہی کر لیا تھا۔ اس سفید بٹن کے دبنے کے
کال فری ہو گئی۔ اب اسے چیک نہیں کیا جا سکتا" ـــــ عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تو اب یہ بات طے ہو گئی کہ پاورلینڈ کا ہیڈ کوارٹر ایم لینڈ کی کرہ۔
میں واقع ہے۔ ویسے آپ نے کیا کمال ہے۔ اس قدر صحیح فریکوئنسی تلا
کر لینا آپ ہی کا کام ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"کسی زمانے میں جغرافیہ بڑے شوق سے پڑھا کرتا تھا اور سوچتا تھا۔

لمبس کی طرح کوئی براعظم دریافت کر لوں گا۔ براعظم دریافت نہیں ہو سکا تو
بڑی بات نہیں ہیڈ کوارٹر ہی دریافت کر لیا۔ یہ بھی کسی براعظم کی دریافت
سے کم نہیں ہے" ـــــ عمران نے مسکرا کر سر ہلاتے ہوئے جواب
دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب کیا پروگرام ہے۔ ہیڈ کوارٹر تو آپ نے تلاش کر ہی لیا"
آپریشن روم میں دوبارہ پہنچتے ہی بلیک زیرو نے پوچھا۔

" پروگرام کیا ـــــ اب اس عذاب سے جان چھڑانی ہے۔ یہ تو کمبل بن
کر چمٹ گیا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کیا اب ساری ٹیم لے کر جائیں گے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ پہلے میں
اکیلا وہاں ہو آؤں۔ تاکہ وہاں کے حالات وغیرہ اچھی طرح چیک کر کے
آپ کو تفصیلی رپورٹ دوں۔ اور اس رپورٹ کی روشنی میں آئندہ پروگرام
طے کیا جائے" ـــــ بلیک زیرو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"صرف تمہاری رپورٹ سے کیا ہو گا۔ رپورٹ آنے کے بعد اس پر
باقاعدہ کمیشن بیٹھے گا۔ جو اس رپورٹ کے بارے میں حتمی سفارشات طے
کرے گا ـــــ پھر کمیشن کی سفارشات پر ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔
جو اس پر غور کرے گی کہ کمیشن کی سفارشات قابل عمل بھی ہیں یا نہیں۔ اور
قابل عمل ہیں تو کس حد تک۔ اور اگر ناقابل عمل ہیں تو انہیں قابل عمل کیسے بنایا
جا سکتا ہے ـــــ اس کمیٹی کی رپورٹ پھر وزارت خزانہ کو بھیجی جائے گی۔
تاکہ وزارت خزانہ کے اعلیٰ آفیسران اس پر رائے دیں کہ کیا ملکی بجٹ میں
سے اتنی رقم مہیا کی جا سکتی ہے جس سے اس کمیٹی کی رپورٹ پر عملدرآمد ہو
سکے ـــــ اور وہاں سے رپورٹ آئے گی کہ فی الحال اتنی رقم موجود نہیں ہے۔

اس لئے ذرا کم رقم کی رپورٹ تیار کی جائے۔ چنانچہ تمہیں دوبارہ رپو
تیار کرنے کے لئے بھیجا جائے گا۔ اور پھر کمیشن اور پھر کمیٹی اور پھر وز
خزانہ ـــــ میرے خیال میں تمہیں اب سیکرٹ سروس چھوڑ کر سر
کی جگہ بھرتی نہ کرادوں۔ تاکہ اطمینان سے بیٹھ کر رپورٹوں میں ہی زندگ
رہو۔ اور ملک چلاتے رہو" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ویسے آپ نے ہمارے ملکی سیکرٹریٹ کی کارکردگی کی بڑی تجز
کی ہے۔ لیکن میرا یہ مطلب نہ تھا جو آپ نے سمجھا ہے" ـــــ بلیک
نے ہلکی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب میں اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ لیکن اس بار تم اس مش
شامل نہیں ہو گے۔ بس تمہارے لئے ایک ہی مشن کافی ہے۔ تمہا
یہاں زیادہ ضرورت ہے ـــــ اس بار جولیا ساتھ جائے گی۔ تم ایـ
کہ سوائے صدیقی اور چوہان کے باقی سب کو تیار رہنے کے احکامات
دو۔ میں کچھ ضروری انتظامات کر لینے کے بعد تمہیں تفصیلات بتاؤ
اس کے بعد ہم روانہ ہو جائیں گے" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ
میں کہا۔

" ٹھیک ہے سر" ـــــ بلیک زیرو نے اسے سنجیدہ دیکھ کر ہو
لہجے میں جواب دیا اور عمران اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا

ایک بڑے سے کمرے کے درمیان رکھی ہوئی دفتری میز کے پیچھے جیکی بڑے فاخرانہ انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ جب سے ایگل گروپ اس کی تحویل میں آیا تھا وہ زیادہ تر اسی دفتر میں ہی وقت گزارتی تھی۔ کیونکہ ہیڈکوارٹر کے اندر ریڈ ونگ میں اس کا کام صرف مشینری کو دیکھتے رہنا اور ماتحتوں کی سائنس ٹائپ رپورٹوں کو ہی سنتے رہنا تھا ـــــ جس سے وہ کافی بور ہو گئی تھی۔ جب کہ ایگل گروپ کا کام اس کے مزاج کے عین مطابق تھا۔ ہیڈکوارٹر میں بطور ڈائریکٹر بیٹھنے سے پہلے وہ باجان میں یادلینڈ کی تنظیم کی سربراہ تھی ـــــ جہاں مختلف مقامی گروپوں سے لڑائی بھڑائی اور دیگر اسی قسم کی سرگرمیاں چلتی رہتی تھیں۔ اس نے خود بھی باجان کے مشہور استادوں سے مارشل آرٹ کی تربیت حاصل کی تھی اور باجان میں جہاں مارشل آرٹ کا ایک سے ایک ماہر پڑا ہوا تھا۔ جیکی کو مارشل کوئین کے نام سے پکارا جاتا تھا ـــــ آج تک کوئی بڑے سے بڑا لڑاکا بھی اس کے مقابلے میں چند

لمحوں سے زیادہ نہ ٹھہر سکا تھا۔ ہنری سے اس کی دوستی اور تعلقات خاصے دیرینہ تھے۔ اور جب بھی ہنری کو موقع ملتا تھا وہ ہیڈکوارٹر سے باجان جاتا ——— اور پھر وہ دونوں کئی کئی دن اکٹھے رہتے تھے۔ اور اگر اُسے کام زیادتی کی وجہ سے موقع نہ ملتا تو وہ جیکی کو ہیڈکوارٹر منگوا لیتا۔ اور پھر وہاں اکٹھے رہتے۔ ترنڈی اور لیڈی ایشلے کو بھی جیکی اور ہنری کے ان تعلقات کا بہت اچھی طرح علم تھا ——— لیکن انہوں نے کبھی اس پر اعتراض نہ کیا تھا بلکہ لیڈی ایشلے تو جیکی کی بڑی گہری سہیلی تھی۔ اور پھر لیڈی ایشلے اور ترنڈی کی ہلاکت کے بعد ہنری نے اُسے مسلسل اپنے ساتھ رکھنے کے لئے یہاں بلوا کر ڈائریکٹر بنا دیا تھا ——— پہلے تو وہ اتنا بڑا عہدہ ملنے پر اور ہنری کے ساتھ مسلسل اکٹھے رہنے پر بے حد خوش ہوئی تھی۔ لیکن پھر جلد ہی وہ بور ہو گئی۔ کیونکہ ہیڈکوارٹر کی لائف میں مسلسل یکسانیت تھی اور وہ ایسی یکسانیت میں زندگی گزارنے کی عادی نہ تھی ——— اس لئے اب وہ اپنا زیادہ وقت ہیڈکوارٹر سے باہر ایگل گروپ میں گزارتی تھی۔

اس وقت بھی وہ ایگل گروپ کے دفتر میں موجود تھی۔ کہ دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور خاصے وجیہہ جسم کا مالک ایک نوجوان اندر داخل ہوا ——— یہ براؤن تھا۔ ایگل گروپ کا انچارج اور ناراک سٹی کا مشہور غنڈہ جس کا نام سن کر ہی ناراک سٹی کے بڑے بڑے مجرموں کو پسینہ آجاتا تھا۔ براؤن بڑا دلیر، ذہین اور مارشل آرٹ میں خاصا ماہر تھا۔ اس لئے جیکی بھی اُسے پسند کرتی تھی ——— پہلے پہل جیکی نے اُسے چیلنج کیا۔ کہ وہ مارشل آرٹ میں اس کا مقابلہ کرے لیکن براؤن نے بڑے کھلے دل کے ساتھ جیکی کے مقابلے میں بغیر لڑے اپنی شکست تسلیم کر لی تھی۔ کیونکہ وہ جیکی کو جانتا تھا

اور اس نے باجان میں کئی بار جیکی کو لڑتے ہوئے دیکھا تھا۔ جیکی براؤن کے اس اعتراف شکست پر بے حد خوش ہوئی تھی اور اس کی انا کو چونکہ بے حد تسکین پہنچی تھی اس لئے وہ اب براؤن کو زیادہ پسند کرنے لگی تھی۔

"مادام ——— میں یہ کہنے کے لئے حاضر ہوا تھا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں ناراک سٹی کا چکر لگا آؤں۔ تھوڑی سی تفریح ہو جائے گی" ——— براؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہاں کوئی کام ہے" ——— جیکی نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"کام تو نہیں ہے۔ لیکن مادام سچی بات یہ ہے کہ یہاں ہاتھ پیر چلانے کا موقع ہی نہیں مل رہا۔ جب کہ سنا ہے کہ ناراک سٹی میں آج کل ایک نیا گروپ آیا ہے ——— اور اس نے وہاں کے اچھے اچھے کلبوں میں اپنی دھاک بٹھا دی ہے۔ میں نے سوچا کہ چلو جا کر اس گروپ سے ہی ملاقات کر لی جائے" ——— براؤن نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں میز کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ کون لوگ ہیں" ——— جیکی نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے پوچھا۔

"معلوم نہیں۔ سنا ہے بڑے زبردست لڑاکے ہیں" ——— براؤن نے جواب دیا۔

"تو تم وہاں ان سے لڑو گے۔ اکیلے" ——— جیکی نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میرا تو خیال ہے لڑنے کی نوبت ہی نہ آئے گی۔ بہرحال ایگل گروپ تو یہاں ہنگامی طور پر آیا ہے۔ اس نے واپس ناراک سٹی تو جانا ہی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ ایسا نہ ہو کہ لوگ ایگل گروپ کا نام ہی بھول جائیں" براؤن نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اس طرح بے مقصد جانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ پھر نجانے وہ کتنا بڑا گروپ ہو۔ اس کے خاتمے میں کتنا وقت لگ جائے ۔۔۔ اس لئے کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم باقاعدہ مشن کے تحت وہاں جائیں" ۔۔۔ جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم سے آپ کی کیا مراد ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ وہاں کیا مشن لے کر جائیں" ۔۔۔ براؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم سے مراد میں اور تم اور تمہارے چند ساتھی بھی ہو سکتے ہیں۔ اور مشن کوئی بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔ ٹھہرو میں چیئرمین سے بات کروں" جیکی نے کہا۔ اور اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔ اور اس پر موجود نمبر دبا دیئے۔

"یس" ۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ہنری کی آواز سنائی دی۔

"جیکی بول رہی ہوں باس ۔ ایگل گروپ آفس سے" ۔۔۔ جیکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ وہ براؤن کے سامنے بے تکلفی کا اظہار نہ کرنا چاہتی تھی۔

"یس ۔ کیا بات ہے" ۔۔۔ ہنری نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میں چند دنوں کے لئے نارالک جانا چاہتی ہوں۔ سیر و تفریح کے لئے اور وہاں تفریح کے لئے اگر میں ایگل گروپ کے چند افراد ساتھ لے جاؤں تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہ ہو گا" ۔۔۔ جیکی نے کہا۔

"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ یہاں بھی تو کوئی کام نہیں۔ ہو آؤ۔ بل

میں خود سنبھال لوں گا" ۔۔۔ ہنری نے جواب دیا۔

"او۔ کے ۔۔۔ تھینک یو۔ میں سوچ رہی تھی کہ کوئی مشن سا بنا لوں۔ تو تفریح میں زیادہ لطف آئے گا۔ لیکن کوئی مشن سمجھ میں نہیں آ رہا" جیکی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں ۔۔۔ مشن کی بات پر مجھے خیال آ گیا۔ تمہارے پاس کون موجود ہے" ۔۔۔ ہنری نے چونک کر کہا۔

"ایگل گروپ کا انچارج براؤن بیٹھا ہوا ہے ۔۔۔ کیوں" ۔۔۔ جیکی نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"اسے باہر بھیج دو۔ میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں" ۔۔۔ ہنری نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"براؤن ۔۔۔ تم باہر جاؤ" ۔۔۔ جیکی نے براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور براؤن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور دفتر سے باہر چلا گیا۔

"وہ چلا گیا ہے ۔۔۔ اب بتاؤ کیا بات ہے" ۔۔۔ جیکی نے کہا۔

"سنو جیکی۔ مجھے تمہیں بتانے کا خیال نہیں رہا۔ چند روز قبل ایک پراسرار ٹرانسمیٹر کال آئی تھی۔ کسی پی۔ گروپ کی طرف سے۔ اس کا سربراہ پی۔ ایون تھا ۔۔۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ پی۔ گروپ ترمذی نے خفیہ طور پر بنایا ہوا تھا۔ خفیہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ مجھے اور باقاعدہ طور پر پاور لینڈ کو اس کی اطلاع نہ تھی۔ لیڈی ایشلے کو معلوم ہو تو معلوم نہیں۔ بہرحال اس نے ایک اطلاع دی ۔۔۔ میں چونکہ پی گروپ کے متعلق کچھ نہ جانتا تھا۔ اس لئے میں نے اسے کہا کہ وہ پہلے اپنے گروپ کی تفصیلات ہیڈکوارٹر کو مہیا کرے۔ کیونکہ ترمذی تو ہلاک ہو چکا ہے ۔

ترمذی کی ہلاکت کی خبر سنتے ہی اس کا لہجہ بدل گیا۔ اس نے بتایا کہ وہ اپنے گروپ کی میٹنگ کال کرے گا۔ اگر انہوں نے پاور لینڈ کے ساتھ باقاعدہ شامل ہونے کا فیصلہ کیا تو ٹھیک ہے ورنہ وہ آزاد ہو جائیں گے۔" ہنری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کب آئی تھی یہ کال" ـــ جیکی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"چار روز ہو گئے ہیں۔ میں نے ہیری کو ہدایات دے دی تھیں کہ اس گروپ کو تلاش کرے۔ لیکن اس کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ ٹرانسمیٹر کال بھی ٹریس کرنے کی کوشش کی گئی لیکن وہ بھی ٹریس نہ ہو سکی ـــ میں اس گروپ کی طرف سے خاصا پریشان ہوں۔ بلکہ ابھی تمہاری کال آنے سے پہلے سوچ رہا تھا کہ خود ناراک جا کر اسے تلاش کروں" ـــ ہنری نے کہا

"کیوں ـــ اس میں پریشانی کی کیا بات ہے۔ ترمذی نے کوئی نئی گروپ بنایا ہوا ہوگا۔ جو اس کی موت کے بعد ختم ہو گیا۔ اب ظاہر ہے وہ پاور لینڈ کے خلاف تو کام نہیں کریں گے" ـــ جیکی نے کہا۔

"یہ بات نہیں ڈیئر ـــ پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسا گروپ جسے سب سے خفیہ رکھا گیا تھا کیوں بنایا گیا۔ اور پھر اس کا مقصد کیا تھا۔ ہو سکتا ہے اس گروپ میں سے کسی کو ہیڈ کوارٹر کا بھی علم ہو۔ اس کے پاس ایسی دستاویزات ہوں جو ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہوں" ـــ ہنری نے جواب دیا۔

"ہاں، یہ بات تو واقعی ہے۔ ایسی صورت میں تو اس گروپ کی تلاش لازمی ہے" ـــ جیکی نے کہا۔

"یہی میں کہہ رہا تھا۔ اب اگر تم ناراک سٹی جانا چاہتی ہو۔ تو پھر یہ کام تم کرو، اسے تلاش کرو۔ تاکہ اصل صورت حال کا علم ہو سکے" ـــ ہنری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تلاش کر لوں گی ـــ پھر ان کا کرنا کیا ہے" جیکی نے کہا۔

"ان سے یہی معلومات حاصل کرنی ہیں کہ انہیں پاور لینڈ کے متعلق کتنی معلومات ہیں۔ اس کے بعد اگر یہ خطرناک نظر آئیں تو خاتمہ کرا دینا۔ ورنہ پھرتے رہیں" ـــ ہنری نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے ـــ میں پھر براؤن اور اس کے چند ساتھیوں کو ساتھ لے جاتی ہوں۔ یہ ناراک سٹی کے کیڑے ہیں۔ اس طرح آسانی سے پی گروپ کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔ ویسے براؤن نے مجھے بتایا ہے کہ ناراک سٹی میں کوئی نیا گروپ آیا ہے جس نے وہاں خاصی دھاک بٹھا رکھی ہے" جیکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے دیکھ لینا ـــ ویسے ترمذی خاصا ذہین آدمی تھا۔ ظاہر ہے وہ نئے آدمیوں کو تو اس قسم کے مشن میں استعمال نہیں کر سکتا" ہنری نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے ـــ میں تلاش کر لوں گی" ـــ جیکی نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

اس کے بعد اس نے میز کے کنارے پر موجود کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور براؤن اندر داخل ہوا۔

"آؤ براؤن ـــ مشن چیف باس نے ہمارے ذمہ لگا دیا ہے۔ وہاں ہم نے کسی پی۔گروپ کو تلاش کرنا ہے" ـــ جیکی نے کہا۔

"پی۔گروپ" ـــ براؤن نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ سابقہ باس ترمذی نے کوئی خفیہ گروپ بنایا ہوا تھا۔ اس کے پاس ہیڈ کوارٹر سے متعلقہ کاغذات ہیں اور اب وہ گروپ غداری کر رہا ہے"۔ جیکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ۔ تلاش کریں گے"۔۔۔ براؤن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ پھر تیاری کرو۔ چند ساتھی اپنے ساتھ لے لو"۔۔۔ جیکی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور براؤن سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"یہ تم نے کیا چکر چلا رکھا ہے۔ خواہ مخواہ کی مار دھاڑ۔ بدمعاشی اور لڑائی بھڑائی۔ آخر اس کا مقصد کیا ہے۔ کیا اس طرح پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جائے گا"۔۔۔ عمران کے کمرے میں داخل ہوتے ہی جولیا اس پر چڑھ دوڑی۔

"دھیرج دھیرج ۔۔۔ شانتی۔ شانتی ۔۔۔ شادی سے پہلے لڑکیاں اس طرح غصہ نہیں دکھاتیں۔ یہ غصے شادی کے بعد دکھائے جاتے ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں کہتی ہوں یہ فضول حرکتیں بے سود ہیں۔ ہمیں چیف نے کہا ہے کہ پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے ٹیم بھیجی جا رہی ہے۔ اور تم نے یہاں آ کر یہ نیا چکر چلا دیا ہے"۔۔۔ جولیا نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا ۔۔۔ جب آپ جانتی ہیں کہ عمران کوئی کام بغیر مقصد کے نہیں

کرتا۔ تو پھر آپ آخر اتنے غصے کیوں ہو رہی ہیں"۔۔۔ صفدر نے جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہ ہم سے سیدھی بات کیوں نہیں کرتا۔ اب دیکھو ہمیں ناراک آئے تین روز ہو گئے ہیں۔ ان تین روز میں کیا ہوا ہے کہ ہم بدمعاشوں کی طرح مختلف کلبوں میں لڑتے پھر رہے ہیں۔۔۔ اپنی دھونسیں جماتے پھر رہے ہیں۔ کسی پی۔ گروپ کا نام اچھالتے پھر رہے ہیں۔ اور بس۔ آخر اس کا مقصد"۔۔۔ جولیا نے تیز لہجے میں جواب دیا۔

"مس جولیا کی بات درست ہے۔ عمران ہمیں اس طرح استعمال کرتا ہے جیسے ہم بے جان مشینیں ہوں"۔۔۔ تنویر نے جولیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"بھئی میں تو تمہیں جاندار مشینیں ماننے کو تیار ہوں۔ میں نے تو دراصل سوئمبر رچانے کی کوشش کی تھی تاکہ پوری ٹیم میں سے سب سے دلیر آدمی کے گلے میں مس جولیا پھولوں کے ہار پہنا دے۔۔۔ اور پھر وہ ہنی مون منانے چلا جائے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھو عمران۔۔۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم ہماری ٹیم کے لیڈر ہو۔ لیکن اب جب تک ہمیں تم اپنی ان تمام فضول حرکات کا مقصد نہیں بتاؤ گے ہم میں سے کوئی کام نہیں کرے گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔ چاہے ایکسٹو مجھے گولی کیوں نہ مار دے"۔۔۔ جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔۔۔ آخر آپ ہمیں کچھ بتاتے کیوں نہیں"۔ کیپٹن شکیل نے بھی جولیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"کیا بتاؤں۔ مجھے بھی تو کچھ خبر ہو۔ اصل میں یہ سارا چکر اس پردہ نشین کا چلایا ہوا ہے۔ اور اب مجھے بات سمجھ میں آ رہی ہے کہ وہ دراصل جولیا اور مجھے لڑانا چاہتا ہے۔ تاکہ اس کا راستہ صاف ہو جائے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود باس سے بات کرتی ہوں"۔۔۔ جولیا نے بڑی طرح بپھرتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر ایک کونے میں پڑے ٹیلی فون کی طرف بڑھ گئی۔ عمران خاموش بیٹھا رہا۔ جولیا نے رسیور اٹھایا اور پھر پاکیشیا ڈائریکٹ کال کرنی شروع کر دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس۔ ناراک سے"۔۔۔ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔۔۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"۔۔۔ ایکسٹو کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

"ب۔۔۔ ب۔۔۔ باس۔۔۔ وہ عمران کچھ بتاتا نہیں۔ یہاں ہم صرف لڑ رہے ہیں۔ پی۔ گروپ بن کر۔ میں نے اس سے پوچھا بھی۔ لیکن وہ نہیں بتاتا"۔ جولیا نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے غصے میں کال تو کر لی تھی لیکن اب ایکسٹو کا سرد لہجہ سنتے ہی اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا تھا۔

"سنو جولیا۔۔۔ تم اب انتہائی غیر ذمہ دار ہوتی جا رہی ہو۔ جب عمران تمہارا لیڈر ہے تو پھر وہ چاہے تمہیں جہنم میں ہی کیوں نہ دھکیل دے تمہیں کودنا پڑے گا۔ سمجھیں۔ تم ایک اہم ترین مشن پر ہو۔ تفریح کرنے وہاں نہیں گئیں کہ پہلے تم سے پوچھ کر تفریح کا پروگرام بنایا جائے۔۔۔ اور یہ لاسٹ

وارننگ ہے۔ اب اگر تم نے ایسی کوئی حرکت کی تو ناراک سٹی کی گلیوں میں گر پھرو گی" —— ایکسٹو نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

جولیا کے ہاتھ سے رسیور خود بخود نیچے گر گیا۔ جیسے اس کے ہاتھ میں یکلخت جان ہی نہ رہی ہو۔ وہ خاموشی سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھا[تی] باتھ روم کی طرف بڑھ گئی —— اس کی آنکھیں امڈ آئی تھیں اور اب وہ سر[وں] کے سامنے رونا نہ چاہتی تھی۔

"ہاں تو مسٹر تنویر۔ عرف بے جان مشین۔ تم نے بات کرنی ہے چیف باس سے" —— عمران نے جولیا کے باتھ روم میں داخل ہوتے ہی تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس بار اس کا لہجہ خاصا سرد تھا۔

"میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا" —— تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔ کمرے میں موجود باقی ممبر خاموش بیٹھے تھے۔

"اب کیا حکم ہے باس —— ہم نے کیا کرنا ہے" —— چند لمحوں بعد جولیا نے باتھ روم سے نکل کر انتہائی خشک لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں طنز تھا۔

"تم نے کال کرنے سے پہلے یہ سوچا تھا کہ یہ کال کیچ بھی ہو سکتی ہے" عمران نے اس سے بھی زیادہ خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیچ —— کیا مطلب —— یہ تو ڈائریکٹ کال تھی" —— جولیا عمران کی بات سنتے ہی بری طرح پریشان ہو گئی۔

"ٹرانسمیٹر کال کیچ ہو سکتی ہے تو ڈائریکٹ کال کیوں نہیں ہو سکتی۔ تمہاری اس کال سے پاورلینڈ والوں کو یہ علم ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سرو[س]

[...]ں پہنچ چکی ہے" —— عمران نے جواب دیا۔

"اوہ سوری —— ویری سوری —— مم —— مجھے دراصل اس کا خیال [...] نہ آیا تھا" —— جولیا نے بری طرح گھبراتے ہوئے لہجے میں جواب [...] کیونکہ اب اُسے احساس ہو گیا تھا کہ واقعی اس سے حماقت ہو گئی ہے۔

"سنو جولیا —— میں اس قسم کی بچگانہ حرکتوں کو پسند نہیں کرتا۔ جس [...] مشن تو ایک طرف پوری ٹیم کی جانیں خطرے میں پڑ جائیں۔ اس لئے اب [...]ں واپس جا رہا ہوں۔ تم جانو۔ تمہاری ٹیم اور ٹیم کا مشن۔ تم ایکسٹو کی ملازم [...]و میں نہیں" —— عمران کا لہجہ اور زیادہ خشک ہو گیا۔

اور جولیا کا چہرہ یکلخت ایسے زرد پڑ گیا جیسے اس کے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا ہو۔

"عمران صاحب —— اتنا غصہ نہ دکھایئے۔ غلطی واقعی مس جولیا سے ہو گئی ہے۔ لیکن آپ نے بھی تو اُسے کال کرنے سے منع نہیں کیا" صفدر نے بیچ بچاؤ کراتے ہوئے کہا۔

"جو غلطی اُسے کرنی چاہیئے وہ تو یہ کرتی نہیں۔ اس غلطی کا انتظار کرتے کرتے اگر میں بوڑھا ہو گیا تو پھر لوگ کیا کہیں گے کہ بڈھے کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ اس عمر میں اسے شادی کی سوجھی ہے" —— عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

اور لہجہ سنتے ہی سب کے چہروں پر چھائی ہوئی پریشانی دور ہو گئی۔ جبکہ جولیا نے سر جھکا لیا وہ مسلسل ہونٹ کاٹ رہی تھی۔

"ارے باپ رے —— اس دور میں اتنی شرمیلی دلہن۔ ارے ارے اتنی شرم نہیں چلتی کہ مجازی خدا کا نام سنتے ہی سر جھکا لیا جائے"

عمران نے کہا۔

"میں اٹھ کر دیوار سے سر پھوڑ لوں گی۔ تم پاگل ہو پاگل"۔۔۔ جو
بھی بے اختیار مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کے اس فقرے سے
موڈ بھی بدل گیا تھا۔

"شکر ہے۔ یا اللہ تیرا شکر ہے۔ ابھی اتنی حیا زمانے میں باقی
ہے کہ ہونے والے کا سر پھوڑنے کی بجائے اپنا سر پھوڑنے کی
رہی ہے"۔۔۔ عمران نے دعا کے انداز میں دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے
کہا۔

"عمران صاحب۔۔۔ اگر کال کیچ ہو گئی ہو تو"۔۔۔ کیپٹن شکیل
موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"کیسے کیچ ہو جائے۔ میں نے پہلے ہی انتظام کر رکھا ہے۔ ورنہ
کو فون کرنے دیتا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور جولیا کا چہرہ واقعی کھل اٹھا۔ کیونکہ عمران کی کال کیچ ہونے
سن کر وہ واقعی بے حد پریشان ہو گئی تھی۔

"تو تم مجھے ڈرانے کے لئے ایسی باتیں کر رہے تھے"۔۔۔ جولیا
مصنوعی غصے سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"ڈرانے کے لئے تو تنویر کا چہرہ ہی کافی ہے۔ کیوں تنویر"۔۔۔
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔۔۔ میرے متعلق کوئی بکواس نہ کرنا ورنہ۔۔۔۔۔۔"
تنویر نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔۔۔ پلیز۔۔۔ اس چکر کو چھوڑیں۔ ہمیں بتائیں کہ آ

پروگرام ہے"۔۔۔ صفدر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔۔۔ یہ چکر چھوڑ دیتا ہوں۔ اب میری بات سن لو۔ ہم یہاں
لینڈ کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے آئے ہیں۔ چیف باس نے پاور لینڈ کے
کوارٹر کو ٹریس کر لیا ہے۔ وہ ایم لینڈ میں ایک شہر کرام سٹی کے
یب کہیں انڈر گراؤنڈ موجود ہے۔۔۔ اور ظاہر ہے۔ پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر
ہوں کا اصطبل تو نہیں ہوگا کہ ہم وہاں براہ راست پہنچ جائیں اور گدھوں
ہانک کر واپس آ جائیں۔ وہاں لازماً ایسے انتظامات ہوں گے کہ جیسے ہی
کرام سٹی میں داخل ہوں گے ہمیں ٹریس کر لیا جائے گا۔۔۔ اس لئے
ف باس نے ایک نیا چکر چلایا ہے۔ اس نے کسی پی۔ گروپ سے پاور لینڈ
ے چیف باس ہنری کو کال کیا۔ اور اسے بتایا کہ ترمذی نے ایک خفیہ
روپ بنایا ہوا ہے جو پی۔ گروپ کہلاتا ہے۔۔۔ اور پی۔ ایون اس کا
انچارج ہے۔ اور ترمذی کی ہلاکت کے بعد پی۔ گروپ آزاد ہو گیا ہے۔
ب ظاہر ہے ہنری اس گروپ کا کھوج لگانے کی کوشش کرے گا۔
کہ اس سے اصل صورت حال معلوم کر سکے۔۔۔ پی۔ گروپ کا کھوج لگانے
کی صورت میں پاور لینڈ کے آدمی سامنے آئیں گے۔ انہیں پکڑ کر ہم ان
سے پاور لینڈ کے متعلق معلومات بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور ان کے ہیڈ
آپ میں وہاں پہنچ بھی سکتے ہیں۔۔۔ ادھر ناراک سٹی انسانوں کا جنگل ہے۔
ظاہر ہے اب پی۔ گروپ اخبار میں اشتہار تو نہیں دے سکتا۔ کہ ہم
ن گروپ میں اور فلاں جگہ موجود ہیں۔ پاور لینڈ والے ہم سے اس پتے
پر رابطہ قائم کریں۔۔۔ چنانچہ چیف باس نے ہدایت کی کہ ہم ناراک سٹی
پہنچ کر پی۔ گروپ کی طرف سے ایسے اقدامات کریں جس سے زیر زمین دنیا میں

پی۔گروپ کی شہرت ہو جائے۔ اور پاور لینڈ والے ہماری طرف متو
جائیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے گذشتہ تین روز سے پی۔گروپ مختلف
کلبوں میں اپنی حیثیت منواتا پھر رہا ہے"۔۔۔ عمران نے پوری تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ واقعی بڑی گہری چال ہے۔ گڈ آئیڈیا"۔۔۔ صفدر نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم اگر یہی باتیں ہمیں پہلے ہی بتا دیتے تو کم از کم اتنی پریشانی تو نہ
جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"پہلے اگر بتا دیتا تو تم اپنے باس سے جھاڑ کیسے کھاتیں۔ گھاس
جھاڑ ہی سہی۔ جھاڑ بھی تو بڑی بڑی گھاس کو ہی کہتے ہیں"۔۔۔ عمران
بار پھر پٹڑی سے اتر گیا۔

"عمران صاحب۔۔۔ یہ پلاننگ کچھ جچی نہیں۔ ایم لینڈ تو ناراک سے
دور ہے۔ اب یہ کیا ضروری ہے کہ یہاں اگر چند کلبوں میں دھما چوکڑی
دی جائے تو پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع بھی ہو جائے"
اس بار خاور نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بالکل ضروری نہیں۔۔۔ تمہاری بات درست ہے۔ ویسے ایک
ہے۔ یہ تمہارا اتنا طاقتور سائیلنسر آج لیک کیسے ہو گیا"۔۔۔ عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔

"سائیلنسر۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔ خاور نے چونک کر حیرت بھرے
لہجے میں پوچھا۔ اور باقی ساتھی بھی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے۔
ان کی سمجھ میں بھی نہ آئی تھی۔

"کبھی تم خاموش بیٹھے رہتے ہو۔ چنانچہ میں تو یہی سمجھتا رہا ہوں کہ تم نے
اپنی زبان پر کوئی ولایتی اور طاقتور قسم کا سائیلنسر چڑھوا رکھا ہے۔ حالانکہ
آج کی بیچ بتا رہی ہے کہ تمہاری کھوپڑی کے اندر اللہ میاں نے دماغ
نامی کوئی چیز بھی بنا کر رکھی ہوئی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور سب
خاموش بے اختیار ہنس پڑے۔

"اصل میں آپ سے بات کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے کہ کوئی غلط بات
منہ سے نکل گئی تو نجانے آپ کتنا مذاق اڑائیں"۔۔۔ خاور نے ہنستے
ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ مذاق اڑانے کے لئے غلط کی شرط کیوں لگا رہے ہو"
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر کمرہ بے اختیار قسم کے
قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تم بات گول کر گئے ہو۔ خاور نے جو پوچھا تھا اس کا جواب تو دو"
جولیا نے کہا۔

"خاور کی بات بالکل درست ہے۔ ناراک واقعی ایم لینڈ سے بہت
دور ہے۔ اور پھر ناراک ایسی جگہ ہے جہاں معمولی دھما چوکڑی تو ایک
طرف۔ قیامت بھی گزر جائے تو کوئی انوکھی بات نہیں ہوتی۔۔۔ لیکن
یہاں ایک اور پہلو بھی ہے۔ جو میں نے ابھی تک تمہیں بتایا نہیں"
عمران نے جواب دیا۔

"وہ کون سا پہلو ہے"۔۔۔ جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارا باس میری طرح ہی عقلمند ہے۔ اس نے یہ پلاننگ سوچ
سمجھ کر کی تھی۔ یہاں ناراک میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ

موجود ہیں ۔ چنانچہ چیف باس نے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنے کے بعد یہاں موجود ایجنٹوں کو وہاں بھیجا تاکہ اصل حالات سامنے آئیں ۔ تو اُسے اطلاعات ملیں کہ ابھی حال ہی میں ناراک کا ایک مشہور غنڈہ گروپ ایم لینڈ کی کرام سٹی میں منتقل ہوا ہے ____ ایگل گروپ یہاں خاصا معروف گروپ تھا ۔ اور وہ اچانک یہاں سے غائب ہو گیا ۔ جس کے متعلق یہاں زیر زمین دنیا میں کافی چہ میگوئیاں بھی ہوتی رہیں ۔ لیکن کسی کو پتہ نہ چل سکا کہ ایگل گروپ اچانک کہاں غائب ہو گیا ہے ____ اب ان ایجنٹوں سے پتہ چلا ہے کہ ایگل گروپ کرام سٹی میں موجود ہے ۔ اور تمہارے چیف باس کے مطابق پاورلینڈ کا ہیڈ کوارٹر بھی کرام سٹی میں ہی کہیں موجود ہے ____ اب اس اطلاع کا یہ مقصد ہو سکتا ہے کہ پاورلینڈ والوں نے جب ٹرانسمنٹ فیوز سسٹم ختم کیا تو پاورلینڈ کی حفاظت کے لئے ایگل گروپ کو وہاں بلوا لیا ۔ چنانچہ تمہارے چیف باس نے یہ سارا ڈرامہ اس لئے پھیلایا ہے کہ یہاں ایگل گروپ کے کچھ نہ کچھ افراد موجود ہوں گے جو اپنی چودھراہٹ پر جب کسی نئے بی ۔ گروپ کو قابض ہوتا دیکھیں گے تو لازماً ایگل گروپ کے ہیڈ کو وہاں کرام سٹی اطلاع دیں گے ____ اور اس طرح بی ۔ گروپ کے بارے میں اطلاع پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گی ۔ اور اگر اطلاع نہ بھی پہنچے تو غنڈوں کی نفسیات کے عین مطابق ایگل گروپ لازماً کچھ نہ کچھ مقابلہ کرے گا ۔ چنانچہ اس مقابلے کے تحت ایگل گروپ سامنے آئے گا ____ اور اس کے سامنے آتے ہی ہمارا کام یہ ہوگا کہ ہم ایگل گروپ کو چیک کر کے ان کے میک اپ میں کرام سٹی پہنچ جائیں گے ۔ اس طرح ہم وہاں اجنبی نہ رہیں گے ۔ اور

پاورلینڈ کی نظروں میں فوراً نہ آسکیں گے ۔ اور پھر وہاں پہنچنے کے بعد پاورلینڈ کی تباہی کے لئے مزید اقدامات اطمینان سے کئے جا سکتے ہیں " ____ عمران نے ایک بار پھر تفصیل بتائی ۔

" اور اگر ایگل گروپ مقابلے میں نہ آیا تو " ____ جولیا نے کہا ۔

" یہ تو وہی بات ہے کہ اگر شادی کے بعد بچہ پیدا نہ ہوا تو ۔ ارے شادی تو ہونے دو ۔ بچہ ہو گیا تو ٹھیک نہ ہوا تب بھی شادی تو ہو ہی جائے گی " ____ عمران نے کہا ۔

اور جولیا کا ہاتھ تیزی سے اپنے پیر کی طرف بڑھا ۔

" ارے ارے ____ ٹھیک ہے بغیر شادی کے بچہ ۔ اوہ ۔ سوری ۔ یعنی بغیر بچے کے شادی ہی سہی " ____ عمران نے اس طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا کہ جولیا بھی بے اختیار جھینپ کر رہ گئی ۔

" چلو اب تیاری کرو ۔ آج ہم نے ایگل گروپ کے خاص اڈے سے بلیو ربن بار میں ہنگامہ کرنا ہے ۔ سنا ہے آج وہاں کوئی خاص فنکشن ہے " ____ عمران نے یک لخت کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا ۔

" تو کیا آج بھی نیا میک اپ کرنا ہوگا " ____ صفدر نے اٹھتے ہوئے پوچھا ۔

" ظاہر ہے ورنہ پہلے کلبوں والے غنڈے تو ہمیں دیکھتے ہی مشین گنوں کے ٹریگر دبا دیں گے اور ہم کلب کا فنکشن دیکھے بغیر ہی انا للہ ہو سکتے ہیں " ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے ۔

بلیو ربن بار کا مین گیٹ کھول کر جیسے ہی براؤن جیکی کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ بار میں موجود ہر شخص اس بُری طرح چونک اٹھا جیسے اس نے کسی بھوت کو دیکھ لیا ہو ۔۔۔ بار میں گونجنے والے قہقہے اور سرگوشیاں یک لخت تھم گئیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بار ہال پر کسی جادوگر نے جادو کی چھڑی گھما کر سب کو بے جان بتوں میں تبدیل کر دیا ہو۔ جیکی بھی براؤن کی یہ دہشت دیکھ کر مسکرا دی۔

اُسی لمحے کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا ہوا ایک گنجا سا غنڈہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور کاؤنٹر کی سائیڈ سے نکل کر بھاگتا ہوا براؤن کی طرف آیا اور اس کے سامنے تقریباً رکوع کے بل جھک گیا۔

" بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ باس ۔۔۔ آپ ۔۔۔ آپ کہاں چلے گئے تھے باس " ۔۔۔ کاؤنٹر مین نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔

" برٹ ۔۔۔ کہاں ہے جیری " ۔۔۔ براؤن نے مسکراتے ہوئے

جواب دیا۔

" اندر ۔۔۔ دفتر میں باس ۔۔۔ میں اطلاع کرتا ہوں " ۔۔۔ کاؤنٹر مین جیری نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اور اٹھ کر تیر کی طرح کاؤنٹر کے ساتھ موجود ایک راہداری میں دوڑتا چلا گیا۔

" مادام ۔۔۔ یہ ہمارا خاص اڈہ ہے۔ اس کا مالک برٹ ایگل گروپ کا خاص معتقد ہے " ۔۔۔ براؤن نے مسکرا کر جیکی سے مخاطب ہو کر کہا۔ جیکی نے اُسے چونکہ منع کر دیا تھا کہ وہ ناراک میں اس کا صرف اپنے دوست کی حیثیت سے ہی تعارف کرائے۔ اس لئے براؤن کے لہجے میں مؤدبانہ پن کی بجائے بے تکلفی کا عنصر نمایاں تھا۔

" میں نے محسوس کر لیا ہے " ۔۔۔ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

اُسی لمحے راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور دوسرے لمحے ایک لحیم شحیم گینڈے جیسے جسم کا مالک آدمی بے تحاشا بھاگتا ہوا نمودار ہوا۔ وہ تیر کی طرح براؤن کی طرف بڑھا۔

" اوہ باس آپ ۔۔۔ آپ آ گئے۔ ویری گڈ۔ اب اس پی۔ گروپ کو پتہ چلے گا کہ جوان کسے کہتے ہیں " ۔۔۔ اس گینڈے نما آدمی نے بے تحاشا ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

" پی۔ گروپ ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو " ۔۔۔ براؤن نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

اور پی۔ گروپ کا نام سنتے ہی جیکی بھی بے اختیار اچھل پڑی۔ کیونکہ ہنری نے اُسے پی۔ گروپ کو ہی تلاش کرنے کی ہدایت دی تھی اور

یہاں آتے ہی پی۔گروپ کا نام سامنے آگیا تھا۔

"یس باس ـــــ یہاں نارداک میں اس نئے گروپ نے ایک اودھم مچا رکھا ہے۔ اب تک چار کلب تباہ ہو چکے ہیں جن میں سے ایک میرا کلب جوزفین کلب بھی ہے۔ وہ ہر روز ایک نئے کلب میں جا دھمکتے ہیں ـــــ اور پھر وہاں ایک قیامت ٹوٹ پڑتی ہے" ـــــ برٹ نے کہا۔

"اوہ اچھا ـــــ اب میں آگیا ہوں۔ دیکھتا ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں" براؤن نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"آیئے باس ـــــ دفتر میں تشریف لایئے" ـــــ برٹ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ـــــ ہم یہاں ہال میں ہی بیٹھیں گے۔ میزیں علیحدہ لگواؤ" براؤن نے سخت لہجے میں کہا۔

اور برٹ نے سر ہلاتے ہوئے ویٹروں کو احکامات دینے شروع کر دیئے۔ اور پھر چند لمحوں میں ہی ہال کے ایک کونے کو خالی کرا لیا گیا۔ اور براؤن اور جیکی اس طرف بڑھ گئے ـــــ براؤن نے باہر موجود اپنے ساتھیوں کو بھی بلانے کی ویٹر کو ہدایات کیں۔ اور چند لمحوں بعد اس کے آٹھ ساتھی بھی اندر داخل ہوئے اور انہیں براؤن کی ہدایت پر علیحدہ بٹھا دیا گیا۔

"یہ تو بڑا اچھا ہوا کہ پی۔گروپ کو زیادہ تلاش کرنا نہیں پڑا" جیکی نے کرسی پر بیٹھتے ہی مسکرا کر کہا۔

"یس مادام ـــــ وہ خود ہی سامنے آگئے ہیں۔ یہ اچھا ہوا۔ لیکن

آپ نے تو کہا ہے کہ ان سے معلومات حاصل کرنی ہیں اس کا مطلب ہے انہیں زندہ پکڑنا ہوگا" ـــــ براؤن نے کہا۔

"سارے گروپ کو پکڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ ان کے سربراہ کو پکڑنا ہی کافی ہے" ـــــ جیکی نے ویٹر کے لاتے ہوئے جام کو اٹھا کر منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔

اور براؤن نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ اور سامنے رکھی ہوئی بوتل کو اٹھا کر براہِ راست منہ سے لگا لیا۔ چونکہ کلب کے ویٹر جانتے تھے کہ براؤن کس قدر بلانوش ہے۔ اس لئے وہ ہمیشہ اس کے سامنے سالم بوتل ہی لا کر رکھتے تھے ـــــ جب کہ جیکی کے لئے علیحدہ جام لایا گیا تھا۔

ہال میں دوبارہ بات چیت کا سلسلہ چل نکلا تھا۔ لیکن اس بار آوازیں دبی دبی سی تھیں۔ کیونکہ وہاں موجود تقریباً سب لوگ ہی اینگل گروپ اور خاص طور پر براؤن کے متعلق اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ کس قدر مشتعل مزاج اور ہتھ چھٹ آدمی واقع ہوا ہے ـــــ ذرا سی بات پر وہ آدمی کو یوں مار ڈالنے کا عادی ہے جیسے انسان کی بجائے کسی مکھی کو مسل دیا جائے۔

تھوڑی دیر بعد ہال کا دروازہ کھلا اور ایک عورت اور اس کے ساتھ چھ مرد ہال میں داخل ہوئے۔ ان سب کا انداز ایسا تھا کہ واضح طور پر معلوم ہوتا تھا کہ ان کا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے ـــــ ایک نوجوان مرد اور عورت آگے آگے تھے جب کہ باقی پانچ افراد ان کے پیچھے تھے۔ عورت کے ساتھ آنے والا مرد یوں آنکھیں جھپکا جھپکا کر ہال کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ زندگی میں پہلی بار کسی کلب میں آیا ہو ـــــ جیکی کی نظریں

جیسے ہی اس پر پڑیں وہ یک لخت چونک پڑی۔ اس کی آنکھوں میں ایسے اثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ کسی تذبذب کا شکار ہو۔

"کیا بات ہے مادام — کیا آپ اسے جانتی ہیں" — براؤن نے مادام کو اس حالت میں دیکھ کر نہ صرف چونک کر پوچھا بلکہ وہ بھی غور سے آنے والے گروپ کو دیکھنے لگا۔

"جانتی تو نہیں ہوں۔ بس اسے دیکھتے ہی اچانک میرے ذہن میں ایک اور آدمی کی جھلک ابھری تھی۔ قد و قامت وہی ہے۔ آنکھیں بھی وہی ہیں — چہرے پر موجود احمقوں جیسی کیفیات بھی وہی ہیں۔ لیکن چہرہ اور ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ وہ شخص تو مر چکا ہے" — جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

وہ گروپ اب ان کے قریب ہی موجود خالی میزوں کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں۔ اپنے انداز سے تو یہ زمین دنیا کے لگ رہے ہیں۔ ہیں بھی مقامی لوگ — لیکن میں نے انہیں پہلے کبھی دیکھا نہیں" — براؤن نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

اُسی لمحے اس عورت کے ساتھی مرد نے میز پر زور زور سے مکے مارنے شروع کر دیئے۔ اس کا انداز بالکل گنواروں جیسا تھا۔

"ارے کہاں مر گیا ہے ویٹر — یہ بار ہے یا کھنگر خانہ"

اس آدمی کی تیز اور گونجتی ہوئی آواز سنائی دی اور ہال میں موجود ویٹروں کے ساتھ ساتھ باقی افراد بھی بری طرح چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ جب کہ اس آدمی کے باقی ساتھیوں کے چہروں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"یس سر" — ایک ویٹر نے تیزی سے اس کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"سر — یہاں سر بھی بکتے ہیں۔ لیکن یہ تو بار ہے۔ اور میں نے سنا ہے کہ بار میں کھانے کی بجائے صرف پینے کی چیزیں ملتی ہیں — کیوں میگی" اس آدمی نے قریب بیٹھی اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوک لاؤ ہم سب کے لئے" — اس عورت نے اس آدمی کی بات کا جواب دینے کی بجائے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور ویٹر کوک کا لفظ سنتے ہی یوں پیچھے ہٹا جیسے اُسے بجلی کا طاقتور کرنٹ لگ گیا ہو۔ وہ اب قدرے دہشت بھری نظروں سے انہیں دیکھنے لگا۔

"سنا نہیں تم نے۔ یا تمہاری گردن کندھوں سے اکھاڑ کر تمہیں سمجھاؤں" اس آدمی نے ایک بار پھر میز پر زوردار مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"یہ — اس کی یہ جرأت کہ میری موجودگی میں اس طرح رعب ڈالے" براؤن نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور کرسی سے اچھل کر کھڑا ہوا۔

"بیٹھ جاؤ براؤن — اس طرح خواہ مخواہ ہنگامے کی ضرورت نہیں ہمیں سب سے پہلے اس پی۔ گروپ کو تلاش کرنا ہے" — جیکی نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام — یہ میری توہین ہے کہ میری موجودگی میں کوئی ایسا رویہ اختیار کرے۔ آپ دیکھ رہی ہیں کہ سب لوگ میری طرف متوجہ ہو گئے ہیں" براؤن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے راہداری سے برٹ نمودار ہوا۔ اور پھر وہ تیزی سے قدم اٹھاتا براؤن کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے انداز میں عجیب سی دہشت تھی۔ براؤن

اُسے اپنی طرف آتا دیکھ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ ادھر ویٹر نے کوکا کولا کی بوتلیں لاکر نئے آنے والوں کے سامنے رکھ دی تھیں۔

"تب — باس — یہ پی۔گروپ ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ جہاں بھی جاتے ہیں کوک ہی منگتے ہیں۔ اور ہمیشہ ان کے ساتھ ایک عورت بھی ہوتی ہے۔ اور ہر بار ان کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں" —— برٹ نے قریب آکر دبے لہجے میں نئے آنے والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور برٹ کی بات سن کر جیکی اور براؤن دونوں ہی چونک پڑے۔

"اوہ اچھا — میں دیکھتا ہوں" —— براؤن نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس آدمی کی طرف بڑھ گیا جس نے میز پر مکے مارے تھے۔

"کھڑے ہو جاؤ بدی کے بچے —— تمہیں معلوم نہیں کہ یہ ایگل گروپ کا کلب ہے۔ اور تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم براؤن کی موجودگی میں اونچی آواز نکالو" براؤن نے قریب پہنچ کر دھاڑتے ہوئے کہا۔

اور کلب میں موجود ہر شخص کے چہرے پر اب ایسے تاثرات نظر آنے لگے جیسے انہیں ان نئے آنے والوں پر رحم آ رہا ہو۔

"ایگل — ارے باپ رے —— ایگل تو بڑا خوفناک پرندہ ہے۔ مل لیکن وہ تو پہاڑوں میں رہتا ہے کلب میں تو کوے وغیرہ رہتے ہوں گے" اس آدمی نے بڑے خوفزدہ انداز میں ہکلاتے ہوئے کہا۔

لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا۔ اور براؤن جس نے اس پر ہاتھ چھوڑ دیا تھا اپنے ہی زور میں گھوم گیا۔

"واہ واہ —— انداز تو واقعی عقابوں جیسا ہے" —— اس آدمی نے کہا۔

اور پھر براؤن گھومتا ہوا جیسے ہی سیدھا ہوا ہال زوردار تھپڑ کی آواز سے

گونج اٹھا۔ اور براؤن بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پچھلی میزوں پر جا گرا۔

"بالکل بالکل آواز بھی عقاب جیسی ہی ہے —— وہی چیخ ہے۔ بالکل وہی" اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے براؤن کے ساتھیوں نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور نکال لئے۔

"رک جاؤ —— ابھی براؤن کے بازوؤں میں اتنا دم ہے کہ اس بدی کا قیمہ کر سکے۔ میں بے خیالی میں مار کھا گیا ہوں" —— براؤن نے یک لخت اٹھ کر چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ ایک گال پر انگلیوں کے نشانات ابھر آئے تھے۔

"براؤن ایگل —— واہ —— یہ تو بڑی نایاب نسل ہے" —— اس آدمی نے اُسی طرح بڑے مطمئن انداز میں براؤن کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

ہال میں موجود افراد اس دوران اٹھ کر تیزی سے دیواروں کے ساتھ چمٹ گئے تھے اور ویٹروں نے یوں بجلی کی سی تیزی سے میزیں کرسیاں ہٹانا شروع کر دی تھیں جیسے ابھی بار میں آگ لگنے والی ہو —— اور وہ اس سے پہلے اپنا فرنیچر بچا لینا چاہتے ہوں۔ براؤن کے ساتھیوں کی طرح اس آدمی کے ساتھیوں نے بھی ریوالور نکال لئے تھے۔ لیکن وہ خاموش تھے۔

"سنو —— کیا تمہارا تعلق پی گروپ سے ہے" —— براؤن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"واہ —— براؤن ایگل تو بڑا خبردار پرندہ ہے۔ واقعی میرا تعلق پی۔گروپ سے ہے اور میں پی۔الیون ہوں" —— اس آدمی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھہرو —— لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے بات کرنے دو"

اچانک ایک طرف کھڑی جیکی تیزی سے چلتی ہوئی ان کے قریب آ گئی۔ اور
پی۔ایون اور اس کے ساتھی چونک کر جیکی کو دیکھنے لگے۔

"سنو ـــ میرا نام جیکی ہے۔ میں نے پی۔گروپ کی بڑی تعریفیں سنی ہیں
میرا تعلق باجان سے ہے۔ میں یہاں براؤن کی مہمان ہوں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا
کہ ہم بجائے لڑنے کے دوستوں کی طرح بیٹھ کر ایک دوسرے سے باتیں
کریں" ـــ جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میگی سے پوچھ لو۔ اگر یہ راضی ہو تو مجھے کیا اعتراض ہے۔ ویسے یہ بڑی
قسم کی لڑکی ہے" ـــ پی۔ایون نے مسکراتے ہوئے قریب کھڑی اپنی ساتھی
لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ خواہ مخواہ ایک نیا عذاب اپنے گلے میں ڈال لینا
ہو۔ ہمارا پی۔گروپ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ہم نے بھی تمہاری طرح صرف
پی۔گروپ کی تعریفیں سنی ہیں ـــ ہم ایسٹ ایکریمیا سے آئے ہیں" ـــ میگی
نے منہ بنا کر پی۔ایون کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"مادام ـــ اسے کہو مجھ سے معافی مانگے۔ ورنہ میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گا"
براؤن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا خون واقعی بری طرح کھول رہا تھا
کہ بھرے کلب میں اس آدمی نے اُسے تھپڑ مار دیا۔ اور جیکی اب اس سے
کی باتیں کر رہی تھی ـــ لیکن وہ جانتا تھا کہ جیکی کی حیثیت کیا ہے۔ اس
اس نے اپنی عزت بحال کرنے کا یہی طریقہ نکالا تھا۔

"میں اس کی طرف سے معافی چاہتی ہوں مسٹر براؤن ـــ دراصل سب
غلط فہمی کی وجہ سے ہو گیا۔ میرا خیال ہے۔ یہ پی۔گروپ والا چکر ہمارے
منگوانے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ اب مجھے خیال آ رہا ہے۔

پی۔گروپ بھی جہاں جاتا ہے کوک ہی منگواتا ہے۔ لیکن یہ محض اتفاق ہے۔
ہمارے پاس رقم کی کمی ہو گئی تھی۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ جب تک
پیچھے سے رقم نہ آ جائے تم کوک پہ ہی گزارہ کریں گے" ـــ میگی نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ کوئی بات نہیں۔ رقم کی پرواہ نہ کرو۔ اور براؤن سنو ـــ اس
نے معافی مانگ لی ہے۔ اب تمہیں بھی غصہ تھوک دینا چاہیئے" ـــ جیکی
نے براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ـــ آپ میری مہمان ہیں اس لئے میں آپ کی بات
نہیں ٹال سکتا" ـــ براؤن نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا
چہرہ بتا رہا تھا کہ اس نے بڑی مشکل سے اپنے غصے کو کنٹرول میں کیا ہوا ہے۔

"کمال ہے۔ یہاں تھوکے گا۔ اتنی صاف جگہ پہ۔ ارے نہیں۔ صفائی کا
خیال رکھنا بے حد ضروری ہے" ـــ پی۔ایون نے حیرت بھرے انداز میں
ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"آئیے ـــ آپ ہمارے ساتھ بیٹھئے ـــ آ جائیے" ـــ جیکی نے میگی کا
ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے پی۔ایون کو بھی اشارہ کیا۔ اور پھر
وہ دونوں قدم بڑھاتے جیکی والی میز پہ آ گئے ـــ براؤن ان کے پیچھے تھا۔
لڑائی کا خطرہ ٹل جانے کی وجہ سے ویٹروں نے دوبارہ میزیں کرسیاں سیٹ
کرنا شروع کر دی تھیں۔

"اگر آپ بیٹھنا چاہیں تو میرا دفتر حاضر ہے" ـــ اچانک ایک طرف
کھڑے برٹ نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ـــ ہم یہیں بیٹھیں گے۔ اور سنو ـــ اچھی سی وہسکی لاؤ"

جیکی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
" وہسکی ــــ ارے نہیں مس میگی۔ وہ قسم "ــــ پی۔ ایلون نے منہ بنا
ہوئے میگی سے مخاطب ہو کر کہا۔
" سوری مس جیکی ــــ ہم نے واقعی قسم کھائی ہوئی ہے کہ جب تک
پیچھے سے رقم نہیں آئے گی صرف کوک پئیں گے "ــــ میگی نے سر
ہلاتے ہوئے کہا۔
" او کے ــــ جیسے آپ کی مرضی "ــــ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے
کہا۔
" آپ نے اپنا نام نہیں بتایا "ــــ جیکی نے غور سے میگی کے ساتھی
دیکھتے ہوئے کہا۔
" نام ــــ دراصل میرے والدین فلسفی قسم کے لوگ تھے۔ اس لئے وہ
کے قائل ہی نہیں ہیں۔ میں ان کا اکلوتا بچہ ہوں۔ اس لئے وہ مجھے بس مسٹر
کے نام سے پکارتے ہیں۔ آپ کا نمبر کون سا ہے مس "ــــ اس آدمی
منہ بناتے ہوئے کہا۔
" میرا نمبر نہیں نام ہے۔ مسٹر ڈن "ــــ جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا
" اچھا مس جیکی ــــ ہمیں اجازت دیجئے۔ یہاں جھگڑے کی وجہ سے ہما
موڈ آف ہو گیا ہے "ــــ میگی نے یک لخت اٹھتے ہوئے کہا۔
" کم از کم اپنی رہائش گاہ تو بتا دیجئے۔ تاکہ پھر کسی وقت ملاقات کی جا
جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" ہوٹل ہلٹن میں رہ رہے ہیں لیکن اب رقم کم ہو گئی ہے تو ظاہر ہے کسی
اور سستے ہوٹل میں شفٹ ہو جائیں گے۔ گڈ بائی "ــــ میگی نے جلدی سے

کہا۔ اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اور وہ مسٹر ڈن بھی سر ہلاتا ہوا
اس کے پیچھے چل پڑا۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں کو بھی اشارہ کیا اور وہ بھی
ان کے پیچھے چل پڑے ــــ ان میں سے ایک نے جیب سے ایک
کارڈ نکال کر میز پر رکھی ایش ٹرے کے نیچے دبا دیا تھا۔
" یہ پی۔ گروپ ہے مس جیکی ــــ ہمیں ان کا تعاقب کرنا چاہیئے "
ڈن نے ان کے دور جاتے ہی ہونٹ بھینچ کر کہا۔
" باہر تمہارا کوئی آدمی موجود ہو تو اُسے پیغام بھجوا دو۔ کہ احتیاط سے ان کا
تعاقب کرے۔ میں چیف باس کو ایک فون کر لوں۔ مجھے ایک اور شک ہو
رہا ہے "ــــ جیکی نے جلدی سے کہا۔ اور اٹھ کر تیزی سے ہال کی ایک
سائیڈ میں موجود پبلک کال ہاؤس کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے چہرے
پر شدید جوش کے آثار نمایاں تھے۔
اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور سکے ڈال کر نمبر گھمانے شروع
کر دیئے۔
" یس ــــ ہنری اسٹڈ نگ "ــــ چند لمحوں بعد ہی ہنری کی حیرت بھری
آواز سنائی دی۔ کیونکہ براہِ راست فون کال ہیڈ کوارٹر میں کم ہی کی جاتی تھی۔
" جیکی بول رہی ہوں ہنری۔ نارتھ اک سے۔ ایک اہم خبر ہے تمہارے لئے "
جیکی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔
" کیا خبر ہے۔ تفصیل سے بات کرو "ــــ ہنری نے چونکتے ہوئے
کہا۔
" یہاں میں نے پی۔ گروپ کو تلاش کر لیا ہے۔ یہ ایک عورت اور چھ
مردوں پر مشتمل ہے۔ لیکن سوائے اس عورت کے باقی سب میک اپ

میں ہیں۔ اور سنو ــــ اس پی۔گروپ میں اس عورت کا ایک ساتھی ہے جو ہو بہو اس عمران جیسا ہے جسے تم نے ڈیگورا کے ساتھ ہلاک کرایا تھا۔ وہی قد و قامت۔ وہی چہرے کے کٹس ــــ اور پھر وہ بھی میک اپ میں تھا۔ تم جانتے ہو کہ میک اپ کے سلسلے میں میری معلومات اور نظر کس قدر گہری ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ شخص جو اپنا نام مسٹر ون بتا رہا تھا دراصل وہ عمران ہے" ــــ جیکی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو جیکی ــــ کیا تم ہوش میں ہو۔ جب وہاں جا کر میرے آدمی نے رپورٹ دی ہے کہ عمران ہلاک ہو چکا ہے۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ زندہ ہو کر نہ صرف یہاں پہنچ جائے بلکہ وہ پی۔گروپ بن کر ہیڈکوارٹر میں ٹرانسمیٹر کال بھی کرے ــــ ہیڈکوارٹر کی مخصوص فریکونسی ڈیگورا کو بھی معلوم نہیں تھی کہ میں یہ سمجھتا کہ اس نے ڈیگورا سے پہلے ہی فریکونسی معلوم کر لی ہو گی" ــــ ہنری نے تقریباً چیختے ہوئے جواب دیا۔ شاید اسے جیکی کی بات کا یقین نہ آ رہا ہو۔

"یقین کرو یا نہ کرو تمہاری مرضی ــــ بہرحال میری نظریں دھوکہ نہیں کھا سکتیں۔ تمہیں میری ان مخصوص صلاحیتوں کا علم ہی نہیں ہے" ــــ جیکی نے بُرا منانے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــ اگر تم اتنے دعویٰ سے کہہ رہی ہو تو پھر ایسا ہو بھی سکتا ہے۔ عمران جیسے آدمی سے کچھ بعید نہیں ہے۔ اور اگر اس نے پی۔گروپ چلا کر ٹرانسمیٹر کال کی ہے تو پھر یوں سمجھو کہ اسے ہمارے ہیڈکوارٹر کے محل وقوع کا علم بھی ہو گیا ہے۔ اور اب اس کی ناراک سٹی میں موجودگی کا مطلب ہے کہ وہ ایک اور چکر چلانا چاہتا ہے" ــــ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا چکر چلانا چاہتا ہے۔ میں تو نہیں سمجھی۔ وہ پی۔گروپ بن کر اگر ناراک کے کلبوں میں اودھم مچاتا پھر رہا ہے تو اس سے ہیڈکوارٹر پر کیا اثر پڑ سکتا ہے" ــــ جیکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اس کی ذہانت کو نہیں سمجھتیں۔ وہ انتہائی گہرا آدمی ہے۔ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس نے کیا چکر چلا رکھا ہے۔ اور وہ کیا چاہتا ہے۔ اس نے کسی طرح ہیڈکوارٹر کی فریکونسی اور محل وقوع معلوم کر لیا ــــ اس کے بعد کنفرمیشن کے لئے اس نے مجھے کال کیا اور مجھے یہ چکر دیا کہ وہ ترمذی کا کوئی خفیہ گروپ ہے۔ اب ظاہر ہے میں اس گروپ کا کھوج لگانے کی کوشش کروں گا ــــ ادھر اس نے معلوم کر لیا ہو گا کہ ہم نے ہیڈکوارٹر اوپن کر دیا ہے۔ اور اینگل گروپ کو جو کہ اس سے پہلے ناراک کا خاصا مشہور گروپ ہے۔ وہاں حفاظت کے لئے بلوایا ہے۔ اب اگر وہ براہِ راست یہاں ہیڈکوارٹر میں آجائے تو اس کی نشاندہی فوراً ہو جائے گی۔ اس لئے اس نے پی۔گروپ کا اودھم مچایا ہے کہ اینگل گروپ کو اس کی اطلاع ملے گی اور غنڈوں کی معروف نفسیات کے مطابق اینگل گروپ اپنی حیثیت کو خطرے میں دیکھ کر لازماً اس کا مقابلہ کرے گا ــــ اس طرح وہ اینگل گروپ سامنے آجائے گا۔ اور وہ اینگل گروپ کے آدمیوں کو اغوا کر کے خود ان کی جگہ لے لے گا اور انتہائی آرام سے اینگل گروپ کے روپ میں یہاں ہیڈکوارٹر پہنچ جائے گا ــــ اور ہم ان کی طرف سے مشکوک نہ ہوں گے اور اس کے بعد ظاہر ہے اس کا ہیڈکوارٹر میں داخلہ آسان ہو جائے گا" ــــ ہنری نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیتے ہوئے پوری سکیم سمجھ لی تھی۔

"اوہ ۔۔۔ مجھے بھی اب یہ بات سمجھ میں آ رہی ہے ۔ یہاں جیسے ہی براؤن نے ایگل گروپ کا حوالہ دیا وہ فوراً ہی پی گروپ سے مکر گئے ۔ اس طرح اس کا مطلب ہوگا کہ وہ لڑنے کی بجائے ایگل گروپ کا تعاقب کرے گا ۔۔۔ اور اس کے آدمی پکڑ کر ان کی جگہ لے گا" ۔۔۔ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

"بالکل اس نے یہی سوچا ہوگا ۔ اگر اس کا مقصد صرف لڑنا ہوتا تو تمہارا براؤن اور اس کے ساتھی اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکتے ۔ وہ دنیا کا ماہر ترین لڑاکا ہے ۔۔۔ اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے ۔ اب اس نے اپنے ساتھ والی عورت کے لئے تمہیں منتخب کیا ہوگا ۔ کیا اس کی ساتھی عورت کا قد و قامت اور جسم تم سے ملتا جلتا ہے" ۔۔۔ ہنری نے پوچھا ۔

"ہاں ۔۔۔ ملتا جلتا تو ہے" ۔۔۔ جیکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا ۔

"انہوں نے اپنا پتہ نہیں بتایا ٹال گئے ہیں ۔ لیکن میں نے براؤن سے کہا ہے کہ وہ اپنا آدمی ان کے تعاقب میں بھیج دے" ۔۔۔ جیکی نے بتایا ۔

"براؤن کا آدمی تو خیر اس کا کیا تعاقب کر سکے گا ۔ وہ البتہ خود تم لوگوں کا اب تعاقب کرے گا ۔ اب تم میری بات سنو ۔ تم اس کی یہی چال اس پر ہی پلٹ دو" ۔۔۔ ہنری نے کہا ۔

"وہ کیسے" ۔۔۔ جیکی نے کہا ۔

"ایسا کرو کہ اپنی پارٹی میں سے کچھ افراد اور اگر افراد نہ ہوں تو ڈریگن بابین فون کر کے اس کے مالک ٹیری کو اپنا نام اور ریاد لینڈ کا حوالہ دو ۔ وہ آدمی بھیج دے گا اور پورا تعاون کرے گا ۔۔۔ تم اپنی ۔ براؤن اور جو ساتھی ان کی نظروں میں آ گئے ہیں ان کا خفیہ تعاقب اور نگرانی کراؤ ۔ پھر جیسے ہی

وہ تمہیں اغوا کریں تم معمولی سی جدوجہد سے اپنے آپ کو اغوا ہونے دو ۔ اس کے بعد جب وہ تمہیں اپنے کسی مرکز میں لے جائیں تو اپنے نگرانی کرنے والوں کو ریڈ کاشن دے دو ۔۔۔ وہ ان پر چڑھ دوڑیں گے اور تم بھی مقابلہ کرنا اس طرح ان کا خاتمہ وہیں ہو جائے گا ۔ اور سنو ۔ اس عمران کو مشکوک ہونے کا ذرا سا بھی موقع نہ دینا ۔ بلکہ جیسے ہی حملہ کرو ۔ بغیر کسی توقف کے اسے گولی مار دینا ۔۔۔ تم نے ذرا بھی ڈھیل دی تو سچویشن بدل جائے گی ۔ ویسے تم کہو تو میں خود تمہاری مدد کو آ جاؤں ۔ حالانکہ میں یہاں سے نکل نہیں سکتا" ۔۔۔ ہنری نے کہا ۔

"ارے تم جیکی کو کیا سمجھتے ہو ۔ تم اب دیکھنا کہ میں ان لوگوں کو کس طرح چٹکی میں مسل دیتی ہوں" ۔۔۔ جیکی نے کہا ۔ اور ساتھ ہی رسیور رکھ کر وہ بوتھ سے باہر آ گئی ۔

براؤن اپنی میز پر موجود تھا ۔ جیکی تیز تیز قدم اٹھاتی اس کے پاس پہنچی ۔

"میں نے دو آدمی ان کے تعاقب میں روانہ کر دیئے ہیں" براؤن نے اس کے قریب پہنچتے ہی اُسے اطلاع دی ۔

"میں نے چیف باس سے بات کی ہے ۔ اب صورت حال بدل گئی ہے ۔ میری بات غور سے سنو ۔ اب چیف باس پر ہم نے اپنی صلاحیتیں ثابت کرنی ہیں" ۔۔۔ جیکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا ۔ اور پھر اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کے متعلق بتانے کے ساتھ ساتھ چیف باس کا پلان بھی اُسے بتا دیا ۔

"تو آپ کا مطلب ہے یہ لوگ ایکریمین نہیں ہیں بلکہ ایشیائی ہیں ۔

نہیں مادام - ان کی آواز اور لہجہ تو بالکل مقامیوں جیسا ہے "۔۔۔۔ براؤن نے بڑی طرح حیران ہوتے ہوئے کہا ۔ وہ دراصل سیدھی سادھی لڑائی لڑنے کا عادی تھا ۔ یہ جاسوسی انداز کے داؤ پیچ وہ سرے سے جانتا ہی نہ تھا۔۔۔ اس لئے اس کا دماغ ہی اس سادی پلاننگ سے گھوم گیا تھا ۔

"تم ان باتوں کو نہیں جانتے ۔ یہ سب لوگ میک اپ میں تھے ۔ بہرحال اب ہم نے اس پلاننگ کے تحت کام کرنا ہے "۔۔۔۔ جیکی نے کہا ۔

"مادام ۔۔۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک بات کہوں " براؤن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔

"ہاں بتاؤ "۔۔۔۔ جیکی نے سوالیہ لہجے میں پوچھا ۔

"مادام ۔۔۔۔ آپ ایک طرف ہٹ جائیں ۔ میرے آدمی ان کا پتہ معلوم کرلیں ۔ اس کے بعد دیکھیں میں ان کی بوٹیاں کیسے اڑاتا ہوں ۔ ویسے اگر آپ پہلے ہی مجھے ذرا سا اشارہ کر دیتیں تو ان میں سے ایک بھی زندہ بچ کر نہ نکل سکتا ۔۔۔ باقی جو پلاننگ آپ بتا رہی ہیں یہ کم از کم میرے اور میرے آدمیوں کے بس سے باہر ہے ۔ ہم تو ڈائریکٹ ایکشن کے قائل ہیں ۔ مار دو یا مر جاؤ ۔ یہ چکر بازی ہمیں نہیں آتی "۔۔۔۔ براؤن نے کہا ۔ اور جیکی نے سر ہلا دیا ۔ وہ براؤن کی نفسیات کو اچھی طرح سمجھ گئی تھی ۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ میں علیحدہ کام کر دوں گی ۔ اس طرح زیادہ ٹھیک رہے گا ۔ اگر تم انہیں نہ مار سکے تو میں ان کا خاتمہ کر دوں گی ۔ اب مجھے ایک بار اور فون کرنا پڑے گا ۔ تم میرے بوتھ سے باہر آنے سے پہلے بار سے باہر نہ جانا "۔۔۔۔ جیکی نے کہا ۔

اور اٹھ کر دوبارہ بوتھ کی طرف بڑھ گئی ۔ اس نے بوتھ میں داخل ہو کر انکوائری سے ڈریگن بار کا نمبر معلوم کیا ۔ اور پھر وہ نمبر گھما دیا ۔

"یس ۔۔۔ ڈریگن بار "۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی ۔

"ٹیری سے بات کراؤ ۔ اسے کہو کہ مادام جیکی پاور لینڈ "۔۔۔۔ جیکی نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا ۔ کیونکہ بہرحال وہ پاور لینڈ کی ڈائریکٹر تھی ۔

"اوہ ۔۔۔ یس مادام ۔۔۔ ایک منٹ ہولڈ کریں مادام "۔۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے نے بری طرح گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا ۔ اور جیکی کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ رینگنے لگی ۔

"یس ۔۔۔ ٹیری اٹنڈنگ اوور "۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی ۔ اس آواز میں بھی گھبراہٹ کا عنصر موجود تھا ۔

"مادام جیکی پاور لینڈ "۔۔۔۔ جیکی نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا ۔

"یس مادام ۔۔۔ حکم فرمائیں مادام "۔۔۔۔ ٹیری نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"سنو ۔۔۔ یہاں ایک پارٹی آئی ہوئی ہے ۔ پاور لینڈ کے خلاف ۔ میں نے اس کے خلاف ورک کرنا ہے ۔ تم ایسا کرو کہ دس افراد کو جو ہر قسم کے کاموں میں ماہر ہوں لے کر میرے پاس بلیو رن بار میں پہنچ جاؤ ۔ وہ پارٹی میرا تعاقب کرے گی ۔۔۔ اور ہم نے اس پارٹی کو گھیرے میں لے کر ان کا خاتمہ کرنا ہے ۔ یہ پارٹی ایک عورت اور چھ مردوں پر مشتمل ہے ۔ اور انتہائی خطرناک لوگ ہیں "۔۔۔۔ جیکی نے کہا ۔

"مادام ۔۔۔ آپ درمیان میں کیوں پڑتی ہیں ۔ آپ اس پارٹی کی نشاندہی

کر دیں۔ میرے آدمی انہیں چٹکیوں میں مسل دیں گے" ــــ ٹیری نے کہا۔

" اسی نشاندہی کے لئے تو ساری گیم کھیلی جا رہی ہے۔ میری بات غور سے سن لو۔ میں جیسے ہی بلیو ربن بار سے باہر نکلوں گی وہ پارٹی میرا تعاقب کرے گی ــــ اور ہو سکتا ہے مجھے اغوا کرنے کی کوشش کرے۔ میں معمولی سے جدوجہد سے اغوا ہو جاؤں گی۔ تمہارے آدمی اس دوران سائے کی طرح ان کے پیچھے رہیں گے۔ جیسے ہی وہ مجھے اپنے کسی مرکز میں لے جائیں گے۔ میں تمہیں ریڈ کاشن دوں گی ــــ اور تم اپنے آدمیوں سمیت ریڈ کر دینا" ــــ جیکی نے کہا۔

" مادام ــــ اس میں آپ کے لئے خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس پروگرام کو دوسری طرح نہ پورا کر لیا جائے کہ جیسے ہی وہ پارٹی آپ کا تعاقب کرے ہم انہیں اغوا کر لیں۔ اور پھر ان پر تشدد کر کے ان کا مرکز اور ان کے باقی آدمیوں کا پتہ معلوم کر کے ان کا خاتمہ بھی کیا جا سکتا ہے" ٹیری نے جواب دیا۔ ٹیری کا جواب بتا رہا تھا کہ وہ واقعی اس قسم کے کاموں کا ماہر ہے۔

" اوہ یس ــــ یہ بھی ٹھیک رہے گا۔ لیکن پھر میرے خود سامنے آنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ تم ایگل گروپ کے لیڈر براؤن کو جانتے ہو" ــــ جیکی نے کہا۔

" یس مادام ــــ نہ صرف براؤن کو بلکہ اس گروپ کے ہر آدمی کو جانتا ہوں۔ ایگل گروپ کو تو چیف باس ہنری نے ہیڈ کوارٹر طلب کرایا ہوا ہے" ــــ ٹیری نے جواب دیا۔

" ہاں ــــ وہ وہاں سے اپنے چند ساتھیوں سمیت میرے ساتھ یہاں واپس آیا ہے۔ یہ پارٹی ایگل گروپ کی تلاش میں ہے۔ اور یہاں بلیو ربن میں ان کا ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ براؤن نے اپنے خفیہ آدمی ان کے تعاقب میں بھیجے ہیں ــــ لیکن وہ لوگ انتہائی عیار و چالاک ہیں۔ اس لئے شاید ہی ایگل گروپ کے آدمی ان کا پتہ حاصل کر سکیں۔ چنانچہ تم اپنے آدمیوں سمیت بلیو ربن کے سامنے پہنچ جانا۔ ایگل گروپ کے افراد میرے سمیت جب باہر نکلیں تو تم ان کا تعاقب کرنا انتہائی خفیہ طور پر۔ اس طرح اس پارٹی کی نشاندہی ہو جائے گی۔ چنانچہ تم انہیں اغوا کر لینا" جیکی نے کہا۔

" ٹھیک ہے مادام ــــ میں خود دس آدمیوں کو لے کر زیادہ سے زیادہ دس منٹ بعد بلیو ربن کے باہر پہنچ جاؤں گا۔ آپ کے پاس زیرو ککری ٹرانسمیٹر تو ہوگا ہی" ــــ ٹیری نے کہا۔

" ہاں ــــ میری ریسٹ واچ میں موجود ہے" ــــ جیکی نے جواب دیا۔

" اوکے ــــ میں زیرو ککری پر آپ کو اطلاع بھی دے دوں گا۔ اور آئندہ کے لئے ہدایات بھی آپ زیرو ککری پر مجھے دیں گی" ٹیری نے جواب دیا۔

" اوکے ــــ اور سنو۔ میں نے گولڈن اسکرٹ پہن رکھا ہے۔ اور سر پر سرخ ربن ہے۔ یہ میری نشانی ہے" ــــ جیکی نے کہا۔

" یس مادام ــــ ٹھیک ہے ہم پہنچ رہے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں" ٹیری نے کہا۔ اور جیکی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور ہاتھ سے

باہر آگئی ۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار نمایاں تھے ۔ کیونکہ ٹیری اُسے صحیح آدمی لگ رہا تھا ۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی واپس براؤن کے پاس پہنچ گئی ۔

" مادام ـــ اطلاع مل گئی ہے ۔ یہ لوگ یہاں سے نکل کر سیدھے ہمکلے اسٹریٹ کی کوٹھی نمبر دو سو بیس میں گئے ہیں اور اب وہاں موجود ہیں " ـــ براؤن نے پُرجوش لہجے میں کہا ۔

" تمہیں کیسے اطلاع ملی ہے " ـــ جیکی نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

" میں نے ان کے تعاقب میں گارنر اور ٹوڈم کو بھیجا تھا ۔ گارنر نے ابھی ابھی فون پر اطلاع دی ہے ۔ وہ دونوں اس کوٹھی کی نگرانی کر رہے ہیں " براؤن نے تیز لہجے میں کہا ۔

" اچھا ٹھیک ہے ـــ میں نے ڈریگن بار کے ٹیری گروپ کو بلوایا ہے اُسے آلینے دو ۔ اس کے بعد کوئی منصوبہ بناتے ہیں " ـــ جیکی نے کہا ۔

" ٹیری ـــ اوہ اچھا ٹھیک ہے ۔ ویسے بھی وہ ان کاموں میں بے حد ماہر ہے " ـــ براؤن نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

جیکی نے اپنے لئے اور جام منگوایا اور خاموشی سے پینے میں مصروف ہوگئی ۔ اس کے ذہن میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی ۔ وہ اب اس عمران کو اپنے ہاتھوں سے ختم کر کے اس کی لاش ہنری کے سامنے پیش کرنا چاہتی تھی ـــ تاکہ اس پر اپنی ایسی صلاحیتیں ثابت کر دے کہ وہ صرف ہنری کی دوست ہونے کی وجہ سے پاورلینڈ کی ڈائریکٹر نہیں بنی بلکہ اس میں اس عہدے پر فائز ہونے کی صلاحیتیں بھی موجود ہیں ۔ تقریباً دس

منٹ بعد اس کی کلائی کی گھڑی سے ہلکی ہلکی ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلیں ۔ تو اس نے چونک کر گھڑی کا ونڈ بٹن دبایا اور اُسے منہ کے قریب لے گئی ۔

" ہیلو ٹیری ـــ تم بلیو رین بار کے اندر آجاؤ ۔ میں براؤن کے ساتھ یہاں موجود ہوں ۔ صورت حال بدل گئی ہے ۔ اس پر ڈسکس کریں " جیکی نے دبے دبے لہجے میں کہا ۔ اور ہاتھ اٹھا کر ونڈ بٹن دوبارہ دبا دیا ۔

چند لمحوں بعد بار کے مین گیٹ سے سلیٹی رنگ کے سوٹ میں ملبوس ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا ۔ اس کے چہرے پر سختی اور درشتی نمایاں تھی ـــ اندر داخل ہوتے ہی وہ سیدھا براؤن اور جیکی کی طرف بڑھا ۔

" یس مادام " ـــ آنے والے نے قریب آکر بڑے مؤدبانہ انداز میں جھک کر سلام کیا ۔

" ہیلو ٹیری ـــ بیٹھو " ـــ مادام نے مسکراتے ہوئے لیکن تحکمانہ لہجے میں کہا ۔

اور ٹیری ساتھ پڑی خالی کرسی پر بیٹھ گیا ۔ براؤن اور ٹیری نے ایک دوسرے کو سلام کیا ۔ ٹیری کے آنے پر براؤن جو اب تک قدرے بے تکلفی سے بیٹھا تھا مؤدب ہو گیا ۔

" آدمی لے آئے ہو " ـــ جیکی نے پوچھا ۔

" یس مادام ـــ تین کاروں میں دس افراد باہر موجود ہیں ۔ میں علیحدہ کار میں آیا ہوں " ـــ ٹیری نے جواب دیا ۔

" براؤن کے آدمیوں نے اس پارٹی کی رہائش گاہ کا پتہ چلا لیا ہے
یہ بمکلے اسٹریٹ کی کوٹھی نمبر دو سو بیس میں موجود ہیں" ـــــ جیکی نے
کہا۔

" اوہ ـــ ویری گڈ ـــ پھر تو مسئلہ بالکل ہی آسان ہو گیا۔ اب آپ
کیا چاہتی ہیں ان کا خاتمہ یا ان کا اغوا" ـــــ ٹیری نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

" خاتمہ تو سب نے ہی ہونا ہے۔ لیکن ان میں سے ایک آدمی کو میں
اپنے ہاتھوں سے مارنا چاہتی ہوں" ـــــ جیکی نے چند لمحے خاموش
رہنے کے بعد کہا۔

" مادام ـــ ایک آدمی کی مجھے اجازت دے دیجئے۔ میں نے اس
سے تھپیٹر کا انتقام لینا ہے" ـــــ براؤن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اسی آدمی کی تو میں بات کر رہی ہوں۔ بہرحال تمہیں انتقام کا پورا
موقع دیا جائے گا۔ میں نہیں چاہتی کہ تمہارے دل میں کوئی حسرت
رہ جائے" ـــــ جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور براؤن نے سر ہلا دیا۔

" ایسی صورت میں تو مادام انہیں پہلے بے بس یا اغوا ہی کرنا پڑے
گا" ـــــ ٹیری نے جواب دیا۔

" ہاں ـــ ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ تم لوگوں نے انہیں اغوا کر کے
وہاں سے کسی محفوظ مرکز پر لے جانا ہے۔ تاکہ وہاں ہم دل کھول کر
ان سے انتقام لے سکیں" ـــــ جیکی نے کہا۔

" تو پھر براؤن کے گروپ کی بجائے مجھے کام کرنے دیجئے۔ براؤن

گروپ جس کام کا عادی ہے۔ اس صورت میں ایک بھی زندہ نہ
بچے گا" ـــــ ٹیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور براؤن بھی مسکرا
دیا۔

" تم کیا کرو گے" ـــــ جیکی نے کہا۔

" بڑی آسان سی بات ہے۔ میں اس کوٹھی کے اندر فوری بے ہوش کر
دینے والی گیس کے بم پھینکوں گا۔ اور اس کے بعد اندر داخل ہو کر
انہیں آسانی سے لے اڑیں گے" ـــــ ٹیری نے سر ہلاتے
ہوئے جواب دیا۔

" میرے گروپ کا لارڈ ہاؤس اس کے لئے بہترین رہے گا۔ وہاں
ان کی چیخیں سننے والا دور دور تک کوئی نہ ہو گا۔ اور پھر وہاں اذیت دینے
کے بھی سب سامان موجود ہیں" ـــــ براؤن نے جلدی سے کہا۔

" وہ مادام۔ وہی تمہارا لارڈ ہاؤس ہے ناں۔
ٹیری نے پوچھا۔

" ہاں بالکل وہی۔ کیسا رہے گا" ـــــ براؤن نے سر ہلاتے ہوئے جواب
دیا۔

" بالکل ٹھیک رہے گا۔ قطعی ٹھیک" ـــــ ٹیری نے جواب دیا۔

" او کے پھر چلو۔ میں براؤن کے ساتھ ہی رہوں گی۔ ہاں ایک بات کا
خیال رکھنا۔ بمکلے اسٹریٹ تک جاتے ہوئے ہم نے ایک دوسرے کی
نگرانی کرنی ہے۔ کیونکہ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ وہ لوگ سیدھے یہاں سے
گئے ہوں گے ہو سکتا ہے کوئی اور چکر انہوں نے چلایا ہو" ـــــ جیکی نے
کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم نے حاسد کا کوڈ کیوں دیا تھا۔ کیا تم ان سے ڈر گئے تھے"۔۔۔۔ بلیو رن بار کے مین گیٹ سے باہر نکلتے ہی جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ کیونکہ عمران نے پہلے تو پی۔ کرد یپ کا ا کہہ دیا تھا لیکن جب وہ لڑکی درمیان میں کودی تو عمران نے جولیا کی طر اشارہ کرتے ہوئے مخصوص کوڈ دہرا دیا کہ ہیگی حاسد قسم کی لڑکی ہے اس کوڈ کا مطلب یہی تھا کہ جولیا فوراً عمران کی بات کو الٹ دے او جولیا کوڈ سنتے ہی پی۔ کرد یپ والے اعلان سے مکر گئی۔۔۔۔ لیکن اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ آخر عمران اس طرح کیوں مکر گیا ہے۔

"مجھے سب سے زیادہ فکر تمہیں ہیڈ کوارٹر لے جانے کی تھی۔ او وہ جیکی بالکل تمہاری قد وقامت کی ہے۔ اور جس طرح وہ درمیان میں ٹپکی ہے اور ہمارا ان تھپڑ کھانے کے باوجود جس طرح اپنے آپ کو کنٹرول کر گیا ہے۔۔۔۔ اس سے ظاہر ہے کہ جیکی ہیڈ کوارٹر میں اہم

حیثیت رکھتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا

"لیکن اب کیا کرو گے۔ تم تو ایگل گروپ کو تلاش کر رہے تھے۔ اب واپس کیوں جا رہے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے جیکی کی نظروں میں ایک خاص بات مارک کی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے وہ مجھے میری اصل حیثیت سے پہچانتی ہو۔ اور یہ مسئلہ سب سے ٹیڑھا ہے۔۔۔۔ اب مجھے جیکی کو ٹٹولنا ہو گا۔ اور جیکی کا انداز بتا رہا ہے کہ وہ بھی ہماری ہی تلاش میں تھی۔ چنانچہ اب یہ کرنا ہے کہ پہلے ہم سب سیدھے برکلے اسٹریٹ جائیں گے تاکہ تعاقب کرنے والے انہیں ہمارا پتہ بتا سکیں"

عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت تک پارکنگ میں پہنچ چکے تھے۔ چنانچہ چند لمحوں بعد وہ اپنی کرائے کی کاروں میں بیٹھے برکلے اسٹریٹ کی طرف چل پڑے۔۔۔۔ سب سے آگے عمران کی کار تھی۔ جولیا اس کے ساتھ ہی تھی۔

"وہاں پہنچ کر کیا ہو گا"۔۔۔۔ جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"یا شادی ہو گی یا نہ ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے بھنا کر منہ سڑک کی طرف کر لیا۔ اُسے عمران کی اس الٹ پھیر پر غصہ آرہا تھا کہ خود ہی ایک مشن بناتا ہے۔ اور جب اس کے پورے ہونے کا وقت آتا ہے تو خود ہی اُسے چھوڑ کر دوسرے چکر میں پڑ جاتا ہے۔

برکلے اسٹریٹ کی کوٹھی میں پہنچتے ہی عمران نے پھاٹک بند کرنے کا حکم دیا۔ اور پھر ان سب کو لے کر وہ بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔

"اب میری بات غور سے سن لو۔ اب ہم نے ان لوگوں کو ٹریپ کرنا ہے

تاکہ ان کے میک اپ میں ہم ہیڈ کوارٹر پہنچ سکیں۔ اور لازماً وہ ہمیں ٹریس کر
کی کوشش میں ہیں۔ میں نے ان کے دو آدمی چیک کئے ہیں۔ سفید اور
نیلی کار والے وہ یہاں تک ہمارے تعاقب میں آئے ہیں ــــ اب وہ
پر ریڈ کریں گے۔ اس لئے اب طریقہ کار یہ ہوگا کہ آپ یہاں سے اپنا تم
سامان اٹھا کر خفیہ راستے سے باہر نکلیں گے اور الفریڈ ہاؤس پہنچ جائیں گ
وہاں پہنچتے ہی آپ لوگوں نے نیا میک اپ کر لینا ہے ــــ میں یہاں سے
نکل کر ان کی نگرانی کروں گا۔ اور عمران کا ٹھکانہ چیک کر کے ان پر ہم ریڈ کر
گے۔ میں زیرو سکس پر تم لوگوں سے رابطہ قائم کروں گا" ــــ عمران نے
کہا۔ اور تیزی سے اپنا کوٹ اتارنے لگا۔ اس نے کوٹ اتار کر اسے ال
اور پھر پہن لیا۔ اس طرح کوٹ کا ڈیزائن یکسر بدل گیا۔ اس کے بعد اس نے
جیب سے ریڈی میڈ میک اپ کا سامان نکال کر اسے نتھنوں اور منہ میں
فٹ کرنے میں مصروف ہوگیا ــــ چند لمحوں بعد اس کے چہرے کی
ساخت یکسر بدل گئی تھی۔

"کاریں یہیں رہیں گی" ــــ جولیا نے پوچھا۔

"ہاں ــــ کرایے کی کاریں ہیں۔ بعد میں فون کر دیں گے کمپنی کے آدمی
خود لے جائیں گے" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور تیزی
سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں سے خفیہ راستے کا دروازہ تھا
باقی ساتھی تیزی سے سامان سمیٹنے میں مصروف ہو گئے۔

عمران خفیہ راستے میں سے تقریباً دوڑتا ہوا بیرونی دروازے تک پہنچا
اور پھر جب وہ اس دروازے سے باہر نکلا تو وہ دو گلیاں دور تھا۔ وہاں سے
گھوم کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس مین روڈ کی طرف آگیا۔ عمران نے خاص طو

یہ کوٹھی اس خفیہ راستے کی وجہ سے ہی کرایے پر لی ہوئی تھی۔ ورنہ اس نے
اصل اڈہ الفریڈ ہاؤس ہی بنایا تھا۔ ایک لحاظ سے یہ کوٹھی پی۔ گروپ کا ہیڈ کوارٹر
تھا۔

روڈ پر پہنچتے ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک سینما ہاؤس کی طرف بڑھ گیا۔ جو
قریب ہی موجود تھا۔ اس کے ساتھ جنرل پارکنگ میں اس نے ہنگامی صورتحال
کے لئے ایک کار رکھی ہوئی تھی اور اس وقت وہ اسی کار کی طرف ہی بڑھ
رہا تھا ــــ چند لمحوں بعد اس نے کار پارکنگ سے باہر نکالی اور اسے دوڑاتا
ہوا کوٹھی کی دوسری سائیڈ پر موجود کیفے کی طرف بڑھ گیا۔ کار اس نے ایک
سائیڈ پر روکی اور اتر کر بڑے اطمینان بھرے انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس نے
تعاقب میں آنے والی نیلے رنگ کی کار کو وہیں موجود دیکھا تھا ــــ جب وہ
کیفے کے ہال میں داخل ہوا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ ایگل گروپ
کے آدمی کو جو اس نیلی کار میں تھا کاؤنٹر پر کھڑے دیکھا وہ کاؤنٹر گرل سے کچھ
کہہ رہا تھا ــــ عمران بڑے اطمینان سے چلتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔
کاؤنٹر گرل نے ٹیلی فون اس آدمی کی طرف بڑھایا اور عمران کی طرف متوجہ
ہوگئی۔

"میں نے بھی فون کرنا ہے۔ یہ صاحب کر لیں میں انتظار کر لیتا ہوں"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کاؤنٹر گرل سر ہلا کر دوسرے
گاہکوں کی طرف متوجہ ہوگئی۔

"یس باس ــــ میں گارنر بول رہا ہوں۔ وہ ہمکلے اسٹریٹ کی کوٹھی نمبر
دو سو بیس میں گئے ہیں" ــــ اس آدمی نے دبے لہجے میں کہا۔ جیسے کسی اور
کو نہ سنانا چاہتا ہو۔ لیکن ظاہر ہے عمران کے کان اسی طرف لگے ہوئے تھے۔

"یس باس ـــــ وہ سیدھے بار سے وہاں گئے ہیں اور ابھی تک اندر ہیں۔ ٹوم نگرانی کر رہا ہے" ـــــ گارنر نے کہا۔ اور پھر دوسری طرف سے بات سننے لگا۔ دوسری طرف سے آنے والی آواز گاہکوں کی بات چیت کی وجہ سے عمران تک نہ پہنچ پا رہی تھی۔

"نہیں باس ـــــ اس کوٹھی کے عقب میں کوئی گلی نہیں ہے۔ دوسری کوٹھی کا عقب اس کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ صرف وائٹ کا راستہ ہے" گارنر نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ـــــ ہم دونوں خیال رکھیں گے" ـــــ گارنر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ کر وہ واپس مڑا۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پلٹ کر عمران یا کسی اور طرف دیکھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی ـــــ اور عمران سمجھ گیا کہ ایسے کاموں میں یہ لوگ بالکل ہی اناڑی ہیں سیدھے سادھے مار دھاڑ ٹائپ مجرم ہیں۔

"پلیز ـــــ ایک ڈالر مجھے" ـــــ کاؤنٹر گرل نے فون فارغ ہوتے ہی عمران کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔

اور عمران نے بڑے مطمئن انداز میں جیب سے پانچ ڈالر کا نوٹ نکالا اور لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔ اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــــ ہارپر سپیکنگ" ـــــ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کنگ کارڈ بول رہا ہوں۔ میرے آدمی پہنچ گئے ہیں" ـــــ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ نہیں جناب ـــــ کیا انہوں نے آنا ہے" ـــــ دوسری طرف سے ہارپر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ـــــ وہ وہاں پہنچ رہے ہیں۔ خیال رکھنا" ـــــ عمران نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

ہارپر ناراک میں ایکسٹو کا نمائندہ تھا۔ اور چونکہ عمران نے اپنا کوڈ نام کنگ کارڈ رکھا ہوا تھا۔ الفریڈ ہاؤس ہارپر کا ہی اڈہ تھا۔ اس لئے عمران نے مناسب سمجھا کہ اُسے اپنے ساتھیوں کے پہنچنے کی اطلاع کر دے تاکہ کسی بھی گڑبڑ کی صورت میں کام کو سنبھال سکے۔ بقایا رقم لے کر عمران واپس چل پڑا۔

باہر نکل کر اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ اور پھر قریبی بک سٹال کی طرف بڑھ گیا۔ گارنر اُسے نیلی کار میں بیٹھا ہوا نظر آ گیا۔ عمران نے ایک اخبار خریدا۔ اور اطمینان سے چلتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا ـــــ لیکن کار میں بیٹھنے کی بجائے اس نے اخبار کار کے بونٹ پر پھیلایا اور بڑے اطمینان سے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

ابھی وہ اخبار کے دو صفحے ہی پڑھ سکا تھا کہ اس نے دو کاروں کو کوٹھی کی دیوار کے قریب رکتے ہوئے دیکھا۔ ان کاروں میں سے چار افراد باہر آئے ـــــ لیکن یہ نئے لوگ تھے۔ بلیو رن میں ایگل گروپ کے آدمیوں میں سے نہ تھے۔ کیونکہ وہاں برباد ن کو تھپیڑ لگنے کے بعد اس کے ساتھیوں نے چونکہ ریوالور نکالے تھے اس لئے عمران انہیں پہچانتا تھا۔ عمران کی کار ایک سائیڈ پر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک درخت کی اوٹ میں تھی۔ اس لئے عمران اطمینان سے کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔ لیکن ایگل گروپ کے افراد کی بجائے

وہ نئے لوگوں کو دیکھ کر سوچنے لگا کہ یہ کون ہو سکتے ہیں۔ اُسی لمحے ایک کار بھی ان کے قریب آکر رک گئی۔ اور اس میں سے ایک لمبا تڑنگا آد باہر نکلا ـــــ اور اُسے دیکھتے ہی عمران پہچان گیا کہ یہ ڈریگن ۔ کا ایک ٹیری ہے۔ کیونکہ پی۔ کے دپ بنا کر سب سے پہلے انہوں نے اسی با ادھم مچایا تھا۔ اور ٹیری کی صفدر نے اچھی خاصی پٹائی کر دی تھی۔ ٹیر کے باہر آتے ہی پہلی دو کاروں میں سے نکلنے والے چاروں افراد کے قریب پہنچ گئے ـــــ اُسی لمحے گارنر اپنی کار سے نکل کر تیزی سے سڑک کراس کر کے ٹیری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹیری سے جا کر کو بات کی تو ٹیری نے سر ہلایا اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا۔ اس کے ساتھی واپس اپنی کاروں کی طرف دوڑے ـــــ اور انہوں نے کار میں سے عجیب ساخت کی گنیں باہر نکالیں تو عمران کے لبوں پر طنز مسکراہٹ ابھر آئی۔ ان گنوں کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ لوگ کیا والے ہیں ـــ یہ گنیں بے ہوش کر دینے والے شیلوں کو دور تک کے کام آتی تھیں اور دوسرے لمحے وہ سب افراد سوائے گارنر اور ٹ کے اچھل کر کاروں کی چھتوں پر چڑھے اور انہوں نے کوٹھی کے اندر ان رخ کر کے فائر کر دیا ـــ ٹھک ٹھک کی آوازیں ابھریں اور اس کے سا وہ سب اچھل کر نیچے اتر آئے۔ انہوں نے گنیں واپس کاروں کے رکھ دیں۔

چونکہ بہ کلے اسٹریٹ ایک الگ تھلگ رہائشی کالونی تھی۔ اس لیے آمد و رفت نہ ہونے کے برابر تھی۔ اور جو کاریں اس دوران وہاں سے بھی رہیں تو انہوں نے ناراک کے مخصوص کلچر کے مطابق کسی قسم کی مدا

نہ کی۔ کیونکہ ناراک کے شہریوں کی یہ عادت تھی کہ وہ صرف اپنے کام سے کام رکھتے تھے۔

ٹیری اور اس کے ساتھی خاموش کھڑے رہے۔ ٹیری ہاتھ الٹا کر کلائی پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھتا رہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس نے اپنے ایک ساتھی کو اشارہ کیا تو وہ کسی بندر کی طرح اچھل کر پہلے کار کی چھت پر چڑھا۔ اور دوسرے لمحے وہ دیوار پر چڑھ کر دوسری طرف کود گیا ـــــ اس کے بعد ظاہر ہے پھاٹک کھلنا تھا چنانچہ پھاٹک کھلا اور ٹیری اور اس کے ساتھی اندر داخل ہو گئے۔ ان سب کے ہاتھ اپنے اپنے کوٹ کی جیبوں میں تھے۔ اور بے حد محتاط نظر آ رہے تھے۔

عمران ان کی ساری گیم سمجھ گیا تھا کہ وہ انہیں بے ہوش کرنے کے بعد یا خاموشی سے ختم کرنا چاہتے تھے یا پھر اغوا کرنا چاہتے تھے۔ لیکن براؤن اور جیکی کی بجائے ٹیری کو کیوں بھیجا گیا ہے ـــــ یہ سوال اپنی جگہ موجود تھا۔ لیکن ظاہر ہے یہاں کھڑے کھڑے تو وہ صرف سوچ ہی سکتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب باہر نکلے۔ تو ان کے چہروں پر خاصی پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ اور پھر عمران کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب کاروں میں سوار ہوئے اور تیزی سے واپس مڑ گئے ـــــ گارنر بھی اپنی کار کی طرف گیا اور پھر جیسے ہی اس کی کار واپس مڑی۔ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں اخبار تہہ کر کے پچھلی سیٹ پر پھینکا اور کار میں بیٹھ کر اُسے واپس موڑ دیا۔ اب وہ خاصا فاصلہ دے کر ان کا تعاقب کر رہا تھا ـــــ بہ کلے اسٹریٹ کے دوسرے چوک پر ٹیری اور اس کے ساتھیوں کی کاریں ایک سائیڈ پر موجود چار کاروں کے قریب جا کر رکیں۔ تو عمران نے بھی ایک زیر تعمیر عمارت کی

سائیڈ میں کار روک دی اور نیچے اتر کر وہ دیوار کی اوٹ سے ان کارو
کی طرف دیکھنے لگا۔ اُسے پہلے موجود کاروں میں براؤن اور جیکی کی جھلک
نظر آ گئی ــــ تو وہ سارا کھیل سمجھ گیا کہ جیکی اور براؤن نے خود سامنے آ
کی بجائے ٹیری کو اس لئے آگے کیا ہے تاکہ اگر کوٹھی کی نگرانی ہو رہی
تو وہ نظروں میں نہ آئیں۔

تھوڑی دیر بعد جب تمام کاریں آگے بڑھ گئیں تو عمران نے دوبار
اپنی کار ان کے پیچھے ڈال دی۔ وہ بڑے محتاط انداز میں تعاقب کر رہا

"سارا کھیل تمہاری وجہ سے چوپٹ ہو گیا ہے۔ تمہارے آدمیوں کو پتہ ہی نہیں چلا اور وہ لوگ نکل گئے۔ اب ان کا ڈھونڈھنا انتہائی مشکل ہو جائے گا" ــــ جیکی نے بُری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت ایگل گروپ کے فارم والے اڈے جسے لارڈ ہاؤس کہا جاتا تھا موجود تھے۔ ٹیری بھی اپنے ساتھیوں کو واپس بھیج کر ان کے ہمراہ آ گیا تھا۔

"مادام ــــ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا۔ کہ ہم لوگ سیدھے سادھے کام کرنے والے ہیں۔ اگر آپ درمیان میں نہ آ جاتیں تو میں ان لوگوں کو بار سے نکلنے ہی نہ دیتا" ــــ براؤن نے شرمندہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ آپ ہمیں وقت دیں۔ میں انہیں تلاش کر لوں گا" ٹیری نے کہا۔

"کیسے تلاش کرو گے۔ وہ لوگ میک اپ میں تھے اور وہ میک اپ

بدل سکتے ہیں "۔۔۔ جیکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" انہوں نے یہ کوٹھی کرایہ پر لی ہے۔ وہاں موجود کاریں بھی کرایہ پر حاصل کی گئی ہیں۔ اس کمپنی سے کوئی کلیو مل سکتا ہے۔ معمولی سا کلیو بھی مل گیا تو میں انہیں پاتال سے بھی گھسیٹ لاؤں گا "۔۔۔ ٹیری نے کہا۔

" اوہ گڈ ۔۔۔ واقعی یہ کلیو مل جائے گا۔ یقیناً مل جائے گا۔ لیکن ٹھہرو۔ میں پہلے چیف باس سے بات کر لوں "۔۔۔ جیکی نے کہا۔

" بالکل چیف باس سے آپ بات کر لیں۔ اس کے بعد جیسے حکم ہو ہم حاضر ہیں "۔۔۔ ٹیری نے کہا۔

" براؤن ۔۔۔ لانگ رینج ٹرانسمیٹر لے آؤ "۔۔۔ جیکی نے براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور براؤن سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

" مادام ۔۔۔ ایک عرض کروں اگر اجازت ہو تو "۔۔۔ ٹیری نے براؤن کے کمرے سے جاتے ہی کہا۔

" ہاں بولو ۔۔۔ کیا بات ہے "۔۔۔ جیکی نے چونکتے ہوئے کہا۔

" مادام ۔۔۔ اگر آپ حکم کریں تو براؤن اور اس کے ساتھیوں کو چارے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے "۔۔۔ ٹیری نے جواب دیا۔

" چارے کے طور پر ۔۔۔ وہ کیسے "۔۔۔ جیکی نے اور زیادہ چونکتے ہوئے پوچھا۔

" جہاں تک میں سمجھا ہوں مادام ۔۔۔ وہ لوگ ایگل گروپ کی تاک میں ہیں۔ اگر ہم ان کی خفیہ نگرانی کریں تو ان کا پتہ چل سکتا ہے "۔۔۔ ٹیری نے کہا۔

" ہاں ۔۔۔ تمہاری بات درست ہے۔ ٹھیک ہے میں چیف باس سے بات کرنے کے بعد اس سلسلے میں کوئی ہدایات دوں گی "۔۔۔ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" لیکن مادام۔ اس کا علم براؤن اور اس کے ساتھیوں کو نہ ہو۔ تب ہی بات بن سکے گی "۔۔۔ ٹیری نے دبے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں سمجھتی ہوں "۔۔۔ جیکی نے آنکھیں جھپکا کر کہا۔

اسی لمحے براؤن کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھایا ہوا تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر لا کر جیکی کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

جیکی نے جلدی سے ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔

ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔

" ہیلو ہیلو ۔۔۔ مادام جیکی کالنگ چیف باس اوور "۔۔۔ جیکی نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس ۔۔۔ چیف باس اٹنڈنگ فرام ہیڈ کوارٹر اوور "۔۔۔ چند لمحوں بعد ہنری کی آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

" چیف باس۔ عمران اور اس کے ساتھی ہمارے ہاتھوں سے نکل گئے ہیں اوور "۔۔۔ مادام جیکی نے کہا۔

" تفصیلی رپورٹ دو مادام اوور "۔۔۔ دوسری طرف سے ہنری کا لہجہ یک لخت خشک ہو گیا۔

اور جیکی نے شروع سے اب تک ہونے والی تمام کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

" تمہاری اس رپورٹ کے بعد مجھے یقین ہو گیا ہے کہ وہ آدمی یقیناً عمران

ہے۔ اور میری بات سنو۔ تم تو اُسے تلاش کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہو جب کہ تم خود اس کی نگرانی میں ہو گی ۔ اور ہو سکتا ہے۔ تم اس وقت جہاں سے بول رہی ہو۔ اس کے گرد عمران اور اس کے ساتھیوں نے گھیرا ڈال رکھا ہو ۔۔۔ ویسے بھی تمہیں ٹرانسمیٹر کی بجائے ٹیلی فون استعمال کرنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ ٹرانسمیٹر کال چیک ہو سکتی ہے اور اب میری ہدایات سن لو۔ اب ایگل گروپ کو واپس ہیڈ کوارٹر بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی یہ پلاننگ اب اس طرح ختم کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ ایگل گروپ کے روپ میں ہیڈ کوارٹر میں داخل ہی نہ ہوں البتہ اگر تم واپس آنا چاہتی ہو تو آجاؤ۔ باقی میں خود دیکھ لوں گا اوور" ۔۔۔ ہنری نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔۔۔ میں عمران کو ختم کئے بغیر واپس نہیں آسکتی اوور" مادام جیکی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔ پھر ایسا کرو کہ ٹیری کو استعمال کرو۔ وہ ایسے معاملات میں ماہر ہے۔ اور جب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ نہ ہو جائے تم بھی ہیڈ کوارٹر واپس نہ آنا اوور" ۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ لیکن ایگل گروپ کے باقی آدمی جو وہاں موجود ہیں ان کا کیا ہو گا اوور" ۔۔۔ جیکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"انہیں بھی میں ابھی واپس بھیج دوں گا ۔ اور ہیڈ کوارٹر کی نگرانی کے لئے نیا گروپ منگواؤں گا جس کا سوائے میرے اور کسی کو علم نہ ہو گا ۔ اور سنو۔ عمران انتہائی شاطر اور چالاک آدمی ہے ۔۔۔ اس لئے تم پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اور مجھ سے بات کئے بغیر واپس ہیڈ کوارٹر نہ آنا تاکہ کہیں وہ تمہاری

بلکہ اپنی عورت نہ بھیج دے اوور اینڈ آل" ۔۔۔ ہنری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

مادام جیکی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بٹن آف کر دیا۔

"دیکھا براؤن ۔۔۔ تمہاری حماقت کا یہ نتیجہ نکلا ہے ۔ بہر حال اب تم آزاد ہو۔ میں اب تم سے علیحدہ رہوں گی ۔ اور ٹیری تم بھی ان کی نظروں میں آچکے ہو۔ اس لئے اب تمہیں بھی استعمال نہیں کروں گی بلکہ میں خود اس گروپ سے ٹکراؤں گی" ۔۔۔ جیکی نے انتہائی غصیلے انداز میں کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"آپ کو میں ڈراپ کر دوں" ۔۔۔ ٹیری نے اٹھ کر پیچھے آتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ تم مجھے شہر میں ڈراپ کر دو" ۔۔۔ جیکی نے کہا۔ اور دروازے سے باہر نکل آئی ۔ اس کا موڈ سخت آف ہو چکا تھا۔ عمران اب اس کی انا کے لئے چیلنج کا درجہ اختیار کر گیا تھا۔ اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب جب تک عمران کو وہ اپنے ہاتھوں سے قتل نہیں کرے گی چین سے نہ بیٹھے گی ۔

تھوڑی دیر بعد وہ ٹیری کے ساتھ کار میں بیٹھی لانڈ ماؤس سے نکلی اور شہر کی طرف روانہ ہو گئی ۔

"مادام ۔۔۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ سے علیحدہ رہ کر بھی آپ کی مدد کر سکتا ہوں" ۔۔۔ ٹیری نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے کسی مدد کی ضرورت نہیں ۔ میں پاورلینڈ کی ڈائریکٹر ہوں۔ مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ میں بغیر کسی کی مدد کے ان لوگوں کو کچل دوں ۔ تم مجھے صرف شیرٹن ہوٹل کے سامنے اتار دو" ۔۔۔ جیکی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

اور ٹیری خاموش ہو گیا۔

شہر میں داخل ہو کر وہ سیدھا شیرٹن ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر اس نے شیرٹن ہوٹل کے سامنے کار روک دی۔

"تمہارے پاس کتنی رقم ان کیش ہے"۔۔۔ جیکی نے کار رکتے ہی پوچھا۔

"جتنی آپ حکم کریں مادام"۔۔۔ ٹیری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم میرے نام نارتھ ساؤتھ بینک میں اکاؤنٹ کھلوا کر اس میں بھاری رقم ٹرانسفر کرا دو۔ میں وہاں سے نکلوا لوں گی"۔۔۔ جیکی نے کہا اور کار سے اتر کر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ ٹیری نے کار آگے بڑھا دی۔

"سارا کھیل ہی خراب ہو گیا ہے۔ اب نئے سرے سے پلاننگ کرنی پڑے گی"۔۔۔ عمران نے کرسی پر ڈھیر ہونے کی صورت میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔ کیا کھیل خراب ہوا ہے"۔۔۔ جولیا اور باقی ساتھیوں نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ وہ سب اس وقت نئے میک اپ میں الفریڈ ہاؤس میں موجود تھے۔ عمران ابھی وہاں پہنچا تھا۔

"ہنری کچھ ضرورت سے زیادہ ہی ذہین واقع ہوا ہے۔ اور جیسے کہ میرا خیال تھا وہ عورت جیکی مجھے پہچان گئی تھی۔ چنانچہ ٹرانسمیٹر کال کیچ ہونے سے ہنری کی ساری پلاننگ میرے سامنے آ گئی ہے۔۔۔ ہنری نے ایگل گروپ کی ہی ہیڈ کوارٹر سے چھٹی کرا دی ہے۔ اس لئے اب ایگل گروپ کے میک اپ میں وہاں جانا بے سود ہے"۔۔۔ عمران نے اب تک کی تفصیل بتانے کے ساتھ جیکی اور ہنری کے درمیان ہونے والی ٹرانسمیٹر کال

کی تفصیلات بھی بتا دیں ۔

" اس ٹرانسمیٹر کال سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ جیکی ہنری کے لئے خاص اہمیت رکھتی ہے ۔ کیوں نہ ہم اس جیکی سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اس پر براہِ راست ریڈ کر دیں "
صفدر نے کہا ۔

" میں بھی اب اسی لائننگ پر سوچ رہا ہوں ۔ ویسے اب ہنری چوکنا ہو گیا ہے ۔ اس لئے اب ہماری یہ پلاننگ کہ ہم اس کی نظروں میں آئے بغیر ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائیں ناممکن ہے ـــــ اور مجھے تو یہ بھی یقین ہے کہ ہنری نے جیکی کو بھی صحیح نہیں بتایا ہو گا کہ وہ اب کیا کرنا چاہتا ہے "
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" کچھ بھی ہو اب بھی جیکی میرے خیال میں خاصی اہمیت رکھتی ہے ۔ اس سے کم از کم ہیڈ کوارٹر کی اندرونی صورت حال کا تفصیل سے پتہ چل سکتا ہے " ـــــ جولیا نے کہا ۔

" ہاں واقعی اس کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا ۔ اچھا تو پھر جولیا اور صفدر تم دونوں جیکی کو ڈیل کرو ۔ اُسے اغوا کر کے یہاں لے آؤ یا پھر اُس سے وہیں معلومات حاصل کر دو یہ تمہاری مرضی ہو گی ـــــ وہ شیرٹن ہوٹل کے کمرہ نمبر ایک سو تیس دوسری منزل پر رہائش پذیر ہے ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس نے کمرہ لیا ہے ۔ لیکن انتہائی محتاط رہنا وہ خاصی ہوشیار عورت نظر آ رہی ہے " ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" میں اس کی ساری ہوشیاری اور چالاکی اس کے ناک کے راستے نکال دوں گی ، تم فکر نہ کرو " ـــــ جولیا نے عمران کی توقع کے عین مطابق

نے ہوئے جواب دیا ۔ اور عمران مسکرا دیا ۔

" اب آپ کا کیا پروگرام ہے " ـــــ کیپٹن شکیل نے عمران سے طب ہو کر کہا ۔

میں نے ایک اور پروگرام سوچا ہے ۔ ہنری نے جیکی کو مشورہ دیا ہے ۔ وہ ٹیری کو ہمارے خلاف استعمال کرے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ ری سے نہ صرف خاصا متاثر ہے بلکہ اس کی نظروں میں ٹیری کی اہمیت ہے ـــــ اس لئے میرا خیال ہے ۔ میں کیپٹن شکیل اور تنویر جا کر ری کو ٹٹولیں ۔ ہو سکتا ہے کوئی کام کی بات ہاتھ لگ جائے " ـــــ عمران نے کہا ۔

" بالکل ٹھیک ہے ۔ یہ اچھا پروگرام ہے " ـــــ کیپٹن شکیل اور تنویر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا ۔

" اور سنو ـــــ پھر تم دونوں مقامی غنڈوں جیسا میک اپ کر لو ۔ میں بھی میک اپ کر لیتا ہوں ۔ تا کہ کام جلد از جلد نمٹایا جا سکے ۔ جولیا اور صفدر تم بھی بدلے ہوئے میک اپ میں ہی جانا ۔ کیونکہ اب براون کا گروپ بھی اپنے طور پر انتقامی کارروائی کے لئے ہمیں تلاش کرے گا "
عمران نے کہا اور ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا ۔ جولیا اور صفدر بھی سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور کمرے سے باہر نکل گئے ۔

تھوڑی دیر بعد عمران ۔ کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں مقامی غنڈوں کے میک اپ میں الفریڈ کی مہیا کی ہوئی کار میں بیٹھے ڈریگن بار کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے ـــــ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور پچھلی نشست پر تنویر اکیلا براجمان تھا ۔

"عمران صاحب ۔۔۔ ٹیری کو میں سنبھالوں گا۔ کم ازکم اتنا کام تو ہمارے ذمہ لگا دیا کریں" ۔۔۔ تنویر نے اچانک بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم دودھ کی بوتل اور نیپکن وغیرہ تو ساتھ نہیں لے آئے۔ کیسے سنبھالو گے" ۔۔۔ عمران نے مڑے بغیر جواب دیا۔ اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس دیا۔

"کیا مطلب" ۔۔۔ تنویر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ وہ شاید عمران کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکا تھا۔

"سنبھالا بچوں کو ہی جاتا ہے۔ اب یا تو ماں بچوں کو سنبھالتی ہیں یا آیا۔ ماں تو ظاہر ہے تم ہو نہیں سکتے۔ ورنہ مجھے جولیا کا نام ٹیری کی ولدیت خانے میں لکھوانا پڑے گا ۔۔۔ آیا ہی ہو سکتے ہو۔ اور آیا کے پاس دودھ بوتل اور نیپکن وغیرہ تو بہرحال ہوتے ہی ہیں" ۔۔۔ عمران نے پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"آپ سے بات کرنا تو مصیبت بن گیا ہے" ۔۔۔ تنویر نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ویسے مجھے خوشی ہے تنویر کہ غنڈے کا میک اپ کرتے ہی تمہیں تہذیب آگئی ہے۔ ورنہ مجھے تو تم سے کم بات نہیں کیا کرتے تھے اب کم ازکم آپ تو کہہ رہے ہو۔ بے فکر رہو۔ ٹیری اور تمہارا جوڑ ہی رہے گا ۔۔۔ ہم تو اب اکھاڑے کے بوڑھے خلیفہ کی طرح صرف فیصلے کرنے تک ہی رہ گئے ہیں۔ کیوں شکیل" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے سر ہلا دیا۔

"ویسے میری تو تجویز ہے کہ آپ مجھ سے علیحدہ رہ کر صرف تماشا دیکھیں

میں اکیلا ہی ٹیری کے سامنے آؤں گا" ۔۔۔ تنویر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے ٹیری سے پوچھنا کیا ہے" ۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ٹیری سے پوچھنا ۔۔۔ کیا پوچھنا ہے۔ بس یہی پوچھوں گا کہ ......" تنویر گڑبڑا کر رک گیا۔ کیونکہ واقعی اسے یہ تو معلوم ہی نہ تھا کہ وہ لوگ ٹیری سے کیا پوچھنے جا رہے ہیں۔ تنویر کے ذہن میں تو بس اتنا ہی تھا کہ ٹیری کی ہڈیاں توڑے گا اور بس ۔۔۔ اس سے زیادہ تو اس نے سوچا ہی نہ تھا۔

"کہ ہیلو مسٹر ٹیری۔ آپ کی عمر کتنی ہے۔ منہ میں دانت کتنے ہیں۔ پھول کون سا پسند ہے۔ فلمیں کون کون سی دیکھی ہوئی ہیں۔ بچپن میں شرارت کا کوئی خاص واقعہ ۔۔۔ شادی کب کی۔ شادی کے وقت بارات میں کتنی کاریں تھیں وغیرہ وغیرہ" ۔۔۔ عمران نے تنویر کا فقرہ پورا کرتے ہوئے کہا۔ اور اس بار کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ تنویر خود بھی ہنس پڑا۔

"عمران صاحب ۔۔۔ واقعی آپ کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا۔ ٹھیک ہے۔ اکٹھے ہی چلیں گے" ۔۔۔ تنویر نے شکست تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن خرچہ گزارہ تمہیں ادا نہ کر سکوں گا۔ ایسا نہ ہو کہ کسی عدالت میں دعویٰ کیے کھڑے ہو کہ مجھے شوہر سے خرچ گزارہ دلایا جائے" عمران نے کہا۔

"پہلے آپ سوپر فیاض سے تو خرچ گزارہ وصول کر لیں پھر بات کریں گے" تنویر نے خوب صورت انداز میں طنز کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران

بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"واہ ــــ بہت خوب تنویر ــــ واقعی یہ میک اپ تمہارے … جادو کے اثرات رکھتا ہے۔ تہذیب بھی آگئی اور حاضر دماغی بھی … اسے مستقل اپنا لو۔ پلاسٹک سرجری کے ذریعے۔ لیکن ایک بڑ… ہے ــــ جولیا نزدیک نہیں آئے گی۔ وہ ویسے ہی غنڈوں … الرجک رہتی ہے" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ پہلے کون سی ہاتھ آرہی ہے۔ وہ تو آپ پہ مرتی ہے۔ احمق … کی" ــــ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"احمقوں پہ احمق ہی مرتے ہیں۔ تم اگر چاہو تو کسی یونیورسٹی کا راؤ… لو۔ کوئی بوڑھی سی فلسفے کی پروفیسر یقیناً ایسی نکل ہی آئے گی جو … ہو گی" ــــ عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

"عمران صاحب ــــ اب آپ تنویر کو خودکشی کا مشورہ تو نہ د… لگ جائیں۔ آخر ہمارا ساتھی ہے۔ اور ہمیں اس کی زندگی کی ضرور… ہے" ــــ اس بار کیپٹن شکیل نے کہا اور تنویر اور عمران دونو… ہنس پڑے۔

اُسی لمحے عمران نے کار ڈریگن بار کے احاطے میں موڑ دی۔ … بی گروپ کے میک اپ میں چونکہ پہلے بھی یہاں آچکے تھے۔ ا… لئے وہ اس کے محل وقوع کو اچھی طرح جانتے تھے۔

عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور وہ تینوں اکٹھے ہی کا… نیچے اترے۔ اور پھر بار کے مین گیٹ کی طرف چل پڑے۔ عمران … تھا جب کہ کیپٹن شکیل اور تنویر اس سے ایک قدم پیچھے تھے۔ ہال…

اس وقت خاصا رش تھا۔ اور منشیات کی بو سے پورا ہال بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر پر ایک بھاری جسم کا پہلوان نما آدمی کھڑا ہوا تھا۔

"ٹیری سے کہو کہ جانسن اپنے دوستوں کے ساتھ اس سے ملنے آیا ہے" ــــ عمران نے قریب جا کر بڑے غنڈوں جیسے لہجے میں کہا۔

"جانسن ــــ کیا تمہارا نام جانسن ہے" ــــ کاؤنٹر مین نے غور سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اپنے باپ کا رکھ لو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں بشرطیکہ تمہاری ماں ابھی جوان بھی ہو اور خوب صورت بھی" ــــ عمران نے غنڈوں جیسے انداز میں جواب دیا۔

"تت ــــ تت ــــ تم ــــ تمہاری یہ جرأت" ــــ کاؤنٹر مین تو غصے سے پاگل سا ہو گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے کاؤنٹر کے خانے سے ریوالور نکالا۔ لیکن دوسرے لمحے عمران کا مکہ اس کے ہاتھ پر پڑا اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔

"جانسن کے سامنے ہتھیار نکالنے کے بعد تم دوسرا سانس نہیں لے سکتے۔ سمجھے۔ اور دوسرا سانس تم نے اس لئے لے لیا ہے کہ میں ٹیری کی بار میں کوئی ہنگامہ نہیں کرنا چاہتا۔ اُسے بتاؤ کہ جانسن آیا ہے" ــــ عمران نے کھا جانے والے لہجے میں کہا۔ اور کاؤنٹر مین چند لمحے تو کھڑا ہونٹ کاٹتا رہا۔ اُسے شاید یقین نہ آرہا تھا کہ اس کے ہاتھ سے اس طرح ریوالور بھی نکل سکتا ہے۔

"کیا بات ہے ــــ یہاں میرا نام کون لے رہا ہے" ــــ اچانک

راہداری میں سے ٹیری کی گونج دار آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے ٹیری خود راہداری کے سرے پر نمودار ہو گیا۔ اس نے شاید عمران کی بات راہداری میں ہی سن لی تھی۔

"بب ۔۔۔ باس ۔۔۔ یہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ جانسن ہیں آپ کو اطلاع کر دوں" ۔۔۔ کاؤنٹر مین نے بوکھلائے انداز میں عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جانسن ۔۔۔ لیکن ......" ۔۔۔ ٹیری نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے عمران کو پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"مسٹر ٹیری ۔۔۔ تم مجھے نہ نام سے جانتے ہو اور نہ شکل سے۔ اس لئے پہچاننے کے لئے دماغ پر زور دینے کی ضرورت نہیں ویسے تعارف کے لئے اتنا بتا دوں کہ ساؤتھ ناٹ کے علاقے میں جانسن کا نام سنتے ہی بڑے بڑے چوکڑی بھول جاتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے جان بوجھ کر ایک دور دراز علاقے کا نام لے دیا تھا۔

"ساؤتھ ناٹ ۔۔۔ اوہ۔ تو تمہارا تعلق ساؤتھ ناٹ سے ہے"۔ ٹیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ اور ہم تمہارے لئے ایک بہت بڑا کام لے کر آئے ہیں۔ ہمیں تمہاری ٹپ ملی تھی۔ اگر تم دفتر میں وقت دو تو ......" عمران نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"کام ۔۔۔ بڑا کام ۔۔۔ اوہ ٹھیک ہے آؤ ۔۔۔ آؤ میرے ساتھ۔

ویسے بھی تم مہمان ہو۔ اور ٹیری مہمانوں کو وقت نہ دے یہ کیسے ممکن ہے"۔ ٹیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور واپس راہداری کی طرف مڑ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

ٹیری کا دفتر واقعی خاصا شاندار اور بارعب تھا۔

"بیٹھو ۔۔۔ پہلے یہ بتاؤ کیا پیو گے" ۔۔۔ ٹیری نے انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود میز کے پیچھے رکھی ہوئی بڑی کرسی سنبھالتے ہوئے کہا۔

"پینے پلانے کی بات بعد میں ہو گی۔ میرا اصول ہے۔ پہلے کام پھر باقی باتیں۔ البتہ پہلے یہ بتا دو کہ یہ جگہ کتنی محفوظ ہے" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے قدرے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"یہ جگہ ۔۔۔ یہ ٹیری کا دفتر ہے مسٹر جانسن۔ یہاں میری اجازت کے بغیر مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی" ۔۔۔ ٹیری نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"داخلے کی بات چھوڑو۔ یہاں سے آواز تو باہر نہیں جاتی۔ دراصل معاملہ بہت اونچا ہے۔ ہو سکتا ہے تمہارے تصور سے بھی اونچا ہو۔ اس لئے کہہ رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا ۔۔۔ تو پھر میں اسے ساؤنڈ پروف کر دیتا ہوں" ۔۔۔ ٹیری نے کہا۔ اور جھک کر میز کے نیچے ہاتھ ڈالا تو اس طرح کھٹاک کی آواز ابھری جیسے اس نے کسی لیور کو گرایا ہو۔ دوسرے لمحے سرسراہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ کمرے کی چاروں دیواروں پر آواز جذب کر لینے والی دھات کی چادریں سی گر گئیں ۔۔۔ اور واقعی کمرہ اب مکمل طور پر

محفوظ ہو گیا۔

"اب ٹھیک ہے ۔۔۔۔ واقعی ہم درست جگہ پر آئے ہیں" عمران نے یوں طویل سانس لیتے ہوئے کہا جیسے وہ ٹیری کے ان انتظامات سے خاصا مرعوب ہو گیا ہو۔

"ہاں ۔۔۔۔ اب بتاؤ کیا چکر ہے۔ تم نے تو میرے دل میں خاصا اشتیاق پیدا کر دیا ہے" ۔۔۔۔ ٹیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پاورلینڈ کے ہیڈ کوارٹر سے واقف ہو" ۔۔۔۔ عمران نے یک لخت کہا۔

"گگ ۔۔۔ گگ ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ پاورلینڈ"

ٹیری اس بُری طرح اچھلا کہ کرسی سمیت نیچے گرتے گرتے بچا۔

"تمہارے اس چونکنے سے ظاہر ہو رہا ہے کہ تم جانتے ہو۔ ٹھیک ہے۔ تو پھر تم اس کے انچارج ہنری کو بھی جانتے ہو گے" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔ اصلیت بتاؤ۔ تم کون ہو" ۔۔۔۔ ٹیری کا لہجہ سخت ہو گیا۔ اور اس کا ہاتھ آہستہ آہستہ میز کے کنارے کی طرف کھسکنے لگا۔

"اصلیت بتا دیتا ہوں۔ لیکن اپنا ہاتھ پیچھے کر لو۔ ورنہ یہ ہاتھ ٹوٹ بھی سکتا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے یک لخت اس کے ہاتھ پر کلائی کی ہڈ سی ضرب لگاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ ٹیری سنبھلتا اچانک عمران نے بیٹھے بیٹھے اس کے گریبان میں ہاتھ ڈالا۔ اور دوسرے لمحے ٹیری اچھ

کر کرسی سے اڑتا ہوا ایک سائیڈ پر جا گرا۔ عمران اُسے اچھالتے ہوئے خود بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اچھل کر کھڑے ہو گئے تھے۔

ٹیری نے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن دوسرے لمحے عمران نے اچھل کر اس کے سینے پر بھرپور قوت سے لات ماری ۔۔۔ اور ٹیری چیختا ہوا ایک بار پھر دیوار سے جا ٹکرایا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران یک لخت جھکا اور دوسرے لمحے ٹیری اس کے ہاتھ میں لٹکا ہوا تھا۔ اور عمران نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر اس کے جسم کو کسی لٹو کی طرح گھمایا اور دوسرے لمحے عمران کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد اور دوسرا بازو اس کے پیٹ کے گرد جم گیا ۔۔۔ ٹیری نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی تو عمران نے اپنے اس بازو کو جو اس نے ٹیری کی گردن کے گرد لپیٹ رکھا تھا زور سے جھٹکا دیا۔ تو ٹیری کے حلق سے بھنچی بھنچی سی چیخ نکلی اور اس کی جدوجہد خود بخود رک گئی۔

"اس کی تلاشی لو برڈ" ۔۔۔۔ عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جان بوجھ کر اس کا اصل نام لینے کی بجائے برڈ کا نام استعمال کیا۔ چونکہ وہ کیپٹن شکیل سے مخاطب تھا۔ اس لئے کیپٹن شکیل نے جلدی سے آگے بڑھ کر ٹیری کی بڑی ماہرانہ انداز میں تلاشی لینی شروع کر دی ۔۔۔۔ اور چند لمحوں بعد ہی اس نے اس کی جیبوں سے ایک ریوالور اور ایک مشین پسٹل اور ایک باریک دھار

کا خنجر باہر نکال لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ٹیری کو زور سے دھکا دے کر آگے کی طرف دھکیل دیا۔

"ہاں اینگل ——— اب تمہارا کام شروع ہے۔ میں دیکھتا ہوں تم اسے کس طرح بدلنے پر مجبور کرتے ہو" ——— عمران نے ٹیری کو آگے کی طرف دھکیلتے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ ٹیری سنبھلتا کیونکہ وہ بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنے پر مجبور تھا۔ تنویر نے یک لخت اچھل کر اس کے سینے پر بڑے بھرپور انداز میں فلائنگ کک لگائی ——— اور ٹیری بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل فرش پر گرا۔ تنویر قلابازی کھا کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ اسی لمحے ٹیری یک لخت اچھلا اور اس نے بڑے خوبصورت انداز میں تنویر کو ڈاج دے دیا ——— وہ بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح اچھل کر تنویر کے پہلو سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ انتہائی ماہرانہ انداز میں تنویر کے سینے پر اس طرح پڑا کہ تنویر بے اختیار چیختا ہوا سر کے بل الٹ کر نیچے گرا ——— ٹیری نے پلٹ کر جمپ لگایا اور فرش پر گر کر اٹھتے ہوئے تنویر کو اس نے دونوں ہاتھوں کے بل پر فضا میں اٹھا کر اپنی طرف سے گھما کر نیچے پھینکنا چاہا لیکن اب تنویر سنبھل گیا تھا ——— اس لئے جیسے ہی تنویر کا جسم فضا میں اٹھا تنویر نے انتہائی تیزی سے اس کی گردن میں دونوں ٹانگوں کی قینچی ڈالی۔ اور اس کے ساتھ ہی تنویر کے جسم نے جھولا کھایا اور اس بار چیخنے کی باری ٹیری کی تھی ——— تنویر کا جسم بجلی کی سی تیزی سے نیچے آیا۔ تنویر کے دونوں ہاتھ جیسے ہی فرش پر لگے تنویر نے اپنے جسم کو ایک جھٹکے

سے آگے کی طرف کھینچا اور ٹیری قلابازی کھا کر پشت کے بل سامنے والی دیوار سے پوری قوت سے جا ٹکرایا۔ یہ ٹکراؤ اس قدر زوردار تھا کہ ٹیری کا جسم دیوار سے ٹکرا کر اتنی ہی رفتار سے واپس پلٹا ——— اور تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اس کی ٹھوڑی پر گھٹنے کی ضرب لگائی اور ٹیری بری طرح ڈکراتا ہوا واپس فرش پر گرا جیسے ہی اس کا جسم نیچے گرا تنویر نے تیزی سے جمپ لگایا اور دوسرے لمحے ٹیری کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر اس نے پوری قوت سے اس کے سر کی طرف موڑیں ——— اور اپنے دونوں پیر اس کے کاندھوں کے آگے رکھ کر اس کی مڑی ہوئی ٹانگوں پر اپنے پورے جسم کا بوجھ ڈال دیا۔ اور ٹیری کے حلق سے ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے اس کے جسم سے نکلتی ہوئی روح کسی خاردار تار کے گچھوں میں اٹک کر چیخ رہی ہو۔

"ویل ڈن تنویر" ——— عمران نے بے اختیار ہو کر کہا۔ کیونکہ تنویر نے واقعی انتہائی مہارت کے ساتھ ساتھ مارشل آرٹ کا خوب صورت مظاہرہ کیا تھا۔

"بولو ——— ورنہ ابھی ساری عمر کے لئے بے کار کر دوں گا۔ پوری ریڑھ کی ہڈی توڑ دوں گا" ——— تنویر نے اپنے جسم کو نیچے کی طرف جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں ——— بتاتا ہوں ——— بتاتا ہوں" ——— ٹیری نے بری طرح چیختے ہوئے جواب دیا۔ اس کا چہرہ اس بری طرح مسخ ہو گیا تھا کہ یوں لگتا تھا کہ اس کے چہرے کا گوشت خود بخود پھٹ جائے گا۔ اور اس کا جواب سنتے ہی تنویر نے اپنا وزن ذرا سا ہلکا کر دیا۔

"تم پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر کے اندر گئے ہو۔ جلدی بتاؤ"
عمران نے اس کے قریب ہو کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی تنویر نے دوبارہ جھٹکا دیا۔

"ہاں ـــ گیا ہوں۔ مگر صرف ہنری کے دفتر تک ٹرانسمٹ فیوزر کے ذریعے۔ ویسے کوئی نہیں جا سکتا" ـــ ٹیری نے جواب دیا۔

"تنویر ـــ ڈن کر دو۔ یہ بے کار ہے" ـــ عمران نے بُرا سا منہ بنا کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اور تنویر نے پوری قوت سے جسم کو جھٹکا دیا تو پورا کمرہ ٹیری کی مسلسل کراہ نما چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے ٹوٹنے کی آواز بھی شامل تھی ـــ اور تنویر اچھل کر ایک طرف ہٹا تو ٹیری کی دونوں ٹانگیں ایک دھماکے سے فرش پر گریں۔ وہ بے حس و حرکت ہو چکا تھا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں بے پناہ تکلیف کی وجہ سے وہ ختم ہو گیا تھا۔

"مجھے یہ خیال ہی نہ آیا تھا کہ اس سے پہلے تو وہاں جانے کا راستہ ہی ٹرانسمٹ فیوز تھا۔ یہ بعد میں گیا ہی نہیں۔ ٹھیک ہے آؤ اب نکل چلیں" عمران نے کہا۔ اور ساتھ ہی وہ میز کے اس کونے کی طرف بڑھا جس کے نیچے لیور سے ٹیری نے کمرے کو ساؤنڈ پروف کیا تھا ـــ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لیور کو ایڈجسٹ کیا تو کمرہ دوبارہ اپنی حالت پر آ گیا۔ اور وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

جیکی ـــ ہوٹل کے کمرے میں بیٹھی سوچ رہی تھی کہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اس کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہیئے۔ وہ ہر صورت میں اپنی صلاحیتیں ہنری پر ثابت کر دینا چاہتی تھی ـــ لیکن اس کے ساتھ مسئلہ یہ تھا کہ ناراک میں وہ کسی کو نہ جانتی تھی۔ اس کا اپنا گروپ باجان میں تھا۔ اس لئے چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ باجان سے اپنا مخصوص گروپ یہاں طلب کرے ـــ اور اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے پر نکلے۔ یہ فیصلہ کرتے ہی اس نے سائیڈ میز پر پڑے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔

"یس ـــ آپریٹر سپیکنگ" ـــ دوسری طرف سے ہوٹل ایکس چینج کے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"باجان ـــ ڈبل تھری ڈبل زیرو ون فور پر کال ملاؤ" ـــ جیکی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام" ـــــ آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور جیکی نے سر ہلاتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

چند لمحوں بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور جیکی نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ جیکی نے کہا۔

"مادام ـــــ بابا چان بات کریں" ـــــ آپریٹر کی آواز سنائی دی۔ اور پھر ہلکی سی کلک کے ساتھ ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یس ـــــ کون صاحب ہیں" ـــــ بولنے والے کا لہجہ خاصا کرخت تھا۔ لیکن جیکی پہچان گئی کہ بولنے والا گروپ کا چیف انچارج تائی چن ہے۔

"تائی چن ـــــ میں جیکی بول رہی ہوں نارا ک سٹی سے" ـــــ جیکی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ یس مادام۔ سب سے پہلے تو مبارک باد قبول کیجئے۔ پاور ایجنسی کے ڈائریکٹر بننے کی دلی مبارک باد" ـــــ تائی چن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو ـــــ تمہارا گروپ کیسا جا رہا ہے" ـــــ جیکی نے جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل او۔کے ـــــ مادام" ـــــ تائی چن نے جواب دیا۔

"اچھا اب میری بات سنو۔ یہاں نارا ک میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ آیا ہوا ہے۔ یہ لوگ انتہائی عیار، تیز اور ذہین ہیں اور میں نے اس گروپ کا خاتمہ کرنا ہے ـــــ تم ایسا کرو فوری طور پر خاص دس آدمی لے کر نارا ک پہنچ جاؤ۔ میں ہوٹل شیرٹن کمرہ نمبر آٹھ

منزل پر مقیم ہوں۔ مادام جیکی کے نام سے۔ تم نے مجھے یہاں رپورٹ کرنی ہے۔ تاکہ ہم فوری طور پر اس گروپ کے خلاف کا لائحہ عمل تیار کر سکیں" ـــــ جیکی نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام ـــــ حکم کی تعمیل ہو گی۔ ہم کل تک پہنچ جائیں گے" تائی چن نے کہا۔

"نہیں ـــــ کل تک انتظار نہیں کیا جا سکتا۔ تم سپیشل جہاز ہائر کر کے پہنچو۔ زیادہ سے زیادہ رات تک پہنچ جاؤ۔ سمجھے" ـــــ جیکی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"او۔کے مادام ـــــ جیسا آپ کا حکم" ـــــ تائی چن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور جیکی نے بھی او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر پوری طرح اطمینان تھا۔ رسیور رکھ کر وہ اٹھی اور باتھ روم کی طرف بڑھ گئی ـــــ باتھ روم سے فارغ ہو کر وہ ابھی کمرے میں پہنچی ہی تھی کہ دروازے پر آہستہ سے دستک ہوئی۔ اور جیکی دستک کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑی۔

"کون ہے" ـــــ جیکی نے دروازے کے قریب پہنچ کر پوچھا۔

"دروازہ کھولیئے مادام ـــــ میں اسسٹنٹ منیجر ہوں۔ انٹر سروسز پولیس آپ سے ملنا چاہتی ہے" ـــــ باہر سے مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

"پولیس مجھ سے ملنا چاہتی ہے ـــــ کیا مطلب" ـــــ جیکی نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"یس مادام ـــــ رولز کے مطابق ہر غیر ملکی سے پولیس پوچھ گچھ کرتی ہے۔

صرف یہی کارروائی ہے مادام" ـــــ مینیجر نے جواب دیا۔

اور جیکی کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے۔ اس نے آگے بڑھ کر دروازے کی چٹخنی کھولی اور پھر زنجیر ہٹا کر دروازہ کھول دیا۔ دوسرے لمحے وہ چونک پڑی ـــ سامنے ایک عورت اور ایک مرد کھڑے تھے مرد نے سوٹ پہن رکھا تھا۔

"میں اسسٹنٹ مینیجر مائیکل ہوں مادام۔ یہ انٹر سروسز پولیس کی مس مارگریٹ ہیں اسسٹنٹ بیورو" ـــــ مرد نے بڑے مہذبانہ انداز میں اپنا اور ساتھ موجود عورت کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ" ـــ جیکی نے مطمئن ہو کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور وہ دونوں اندر آ گئے۔ مارگریٹ نے ایک لمحے کے لئے کمرے کا بغور جائزہ لیا اور پھر وہ جیکی سے مخاطب ہوئی۔

"آپ کا نام مادام جیکی ہے۔ اور آپ جاپان سے تشریف لائی ہیں" عورت کے لہجے میں ہلکی سی کرختگی تھی۔

"آپ درست کہہ رہی ہیں۔ تشریف رکھیئے" ـــ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ دروازہ اپنے آپ بند ہو چکا تھا۔

"تھینک یو ـــ آپ کے پاس کوئی اسلحہ تو نہیں ہے" ـــ مارگریٹ نے پوچھا۔

"اسلحہ ـــ کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں" ـــ جیکی نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مادام ـــ اگر آپ کے پاس حفاظت کے لئے کوئی اسلحہ ہو تو آپ بلاتکلف بتا دیجئے۔ آپ نے چونکہ ہوٹل کے رجسٹر میں اسلحے کا اندراج

نہیں کرایا۔ اس لئے مس مارگریٹ پوچھ رہی ہیں۔ اگر ہے تو ہم اس کا اندراج کر لیں گے" ـــ اسسٹنٹ مینیجر مائیکل نے فوراً ہی کہا۔

"اوہ یس ـــ میرے پاس ایک پسٹل ہے ذاتی حفاظت کیلئے" جیکی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ دکھلائیے۔ تاکہ میں اس کی تفصیلات نوٹ کر لوں" مائیکل نے بڑے نارمل سے لہجے میں کہا۔

اور جیکی نے مڑ کر ہینگر الماری کھولی اور اس میں لٹکے ہوئے کوٹ کی جیب سے پسٹل نکال کر مائیکل کی طرف بڑھا دیا۔

"اب آپ بتلائیے کہ آپ کا پاورلینڈ سے کیا تعلق ہے" مس مارگریٹ نے کہا۔

اور جیکی یہ فقرہ سنتے ہی بُری طرح اچھل پڑی۔

"کک ـــ کک ـــ کیا مطلب ـــ پاورلینڈ ـــ میں سمجھی نہیں" جیکی نے جلدی سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تم پاورلینڈ کا مطلب اچھی طرح سمجھتی ہو مس جیکی ـــ لیکن گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پاورلینڈ کے چیف ہنری کے ہمارے چیف باس سے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ اور چیف باس نے مجھے خاص طور پر ہدایات دی تھیں کہ آپ کا خیال رکھا جائے" ـــ مس مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن چیف باس کو میرے متعلق کیسے معلوم ہوا" ـــ جیکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر پہلی بار تشکوک کی پرچھائیاں ابھری تھیں۔

"پاور لینڈ کے چیف ہنری نے چیف باس کو کال کر کے بتایا تو
آپ یہاں ناراک سٹی میں ہیں۔ آپ کا ہر طرح سے خیال رکھا جائے۔ چیف
باس جانتا ہے کہ یہاں ٹیری پاور لینڈ کے مفادات کا نگہبان ہے
چنانچہ اس نے ٹیری سے بات کی تو ٹیری نے بتایا کہ آپ یہاں شیرٹن
ہوٹل میں ہیں۔ چنانچہ میں یہاں آ گئی" ـــ مارگریٹ نے مسکراتے
ہوئے وضاحت کی۔

اور جیکی نے ایک بار پھر اطمینان کا طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گئی
کہ ہنری نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے تحفظ کی خاطر چیف پولیس
آفیسر کو اس کے متعلق بتایا ہو گا۔

"ٹھیک ہے ـــ میرا تعلق پاور لینڈ سے ہے۔ لیکن جب آپ
ہیں تو پھر اس سوال کا مقصد کیا تعلق ہے" ـــ جیکی نے اس بار
بناتے ہوئے کہا۔

"ہمارا مقصد صرف اتنا تھا کہ اگر آپ کا پاور لینڈ میں کوئی بڑا عہدہ
ہے تو پھر آپ سے اس کے شایان شان سلوک کیا جائے اور اگر آپ
معمولی سی کارکن ہیں تو پھر ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہو گا"
مارگریٹ نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"میں پاور لینڈ کی ڈائریکٹر ہوں۔ اپنے چیف باس کو بتا دینا"
جیکی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ڈائریکٹر ـــ اوہ مائی گاڈ ـــ پھر تو آپ وی۔ آئی۔ پی شخصیت
ہوئیں۔ سوری مادام۔ مجھے یہ اندازہ بھی نہ تھا کہ آپ اتنی اہم شخصیت
اب تو ناراک سٹی کی پوری پولیس آپ کی خادم ہے" ـــ اسس

مارگریٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ جیکی سے
بری طرح مرعوب ہو گئی ہے۔ اور جیکی کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"لیکن مجھے پولیس کی طرف سے کسی خدمت کی ضرورت نہیں ہے"
جیکی نے فاخرانہ اور تحکمانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ظاہر ہے آپ جیسی شخصیت کو کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ مسٹر مائیکل
آپ جا سکتے ہیں۔ میں ذرا کچھ دیر یہاں رکوں گی۔ مجھے زندگی میں پہلی
بار اتنی بڑی شخصیت سے ملنے کا موقع ملا ہے" ـــ مارگریٹ نے
اسسٹنٹ منیجر سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مس ـــ آپ کے لئے کچھ بھجوا دوں" ـــ مائیکل
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں ـــ میں ڈیوٹی کے دوران پیتی نہیں ہوں۔ تھینک یو"
مارگریٹ نے کہا۔ اور مائیکل دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جب وہ دروازہ
کھول کر باہر نکل گیا تو مارگریٹ جیکی سے مخاطب ہوئی۔

"مادام ـــ آپ میرے یہاں رکنے سے ناراض تو نہیں ہو رہیں۔
یقین کریں مجھے آپ سے مل کر بے حد فخر سا محسوس ہو رہا ہے۔ میں اب
اپنے رشتہ داروں اور فرینڈز پر ساری عمر رعب ڈال سکوں گی۔
کہ مجھے اتنی بڑی شخصیت سے ملنے اور باتیں کرنے کا شرف
حاصل ہوا ہے" ـــ مارگریٹ کا لہجہ بے حد عاجزانہ سا تھا۔

"اوہ نہیں مس مارگریٹ ـــ میں ویسے بھی اکیلی بور ہو رہی
تھی۔ بیٹھیں" ـــ جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مارگریٹ تھینک یو کہہ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ جب کہ جیکی بڑے

فاخرانہ انداز میں سامنے والی کرسی پر پہلے ہی بیٹھ چکی تھی۔

" مادام۔ میں نے پادرلینڈ کے متعلق بہت کچھ سنا ہوا ہے۔
اس پُراسرار اور طاقتور تنظیموں سے ذاتی طور پر بے حد دلچسپی
خاص طور پر ان کے ہیڈ کوارٹرز کے متعلق ——— لیکن مجھے آج تک
جیسی شخصیت سے ملنے کا شرف حاصل نہیں ہو سکا تھا۔ اگر آپ
مہربان ہو ہی گئی ہیں تو پھر از راہِ کرم یہ بتا دیجئے کہ پادرلینڈ کا ہیڈ
کیسا ہے ——— یقیناً بہت شاندار۔ بہت بڑا ہو گا۔ اس کے اندر
بڑی مشینیں ہوں گی۔ اس میں داخل ہونے کے عجیب و غریب
ہوں گے۔ ان راستوں میں غلط آدمی کے داخلے کو چیک کرنے کے
عجیب و غریب مشینیں نصب ہوں گی" ——— مارگریٹ اس طرح
رہی تھی جیسے کوئی چھوٹی سی بچی کسی جادوگری کے متعلق بات کر رہی
اور جیکی اس کی باتیں سن کر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ہاں ہے تو ایسا ہی۔ اور پادرلینڈ کا ہیڈ کوارٹر تو بہت ہی عجیب
غریب ہے۔ اب تو اس میں عام طریقے سے داخل ہوا جا سکتا ہے
ورنہ پہلے تو اس میں داخلے کے لئے ٹرانسمٹ فیوز کا ہونا ضروری
جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمٹ فیوز ——— کیا مطلب" ——— مارگریٹ نے چونک کر
حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

اور جیکی اُسے ٹرانسمٹ فیوز کے متعلق بتانے لگی۔ آہستہ آہستہ
وہ کھلتی گئی۔ اور مارگریٹ کی آنکھیں تو وہ واقعی حیرت کی شدت
ابل آئی تھیں ——— اس کے چہرے پر شدید ترین اشتیاق نظر آ

وہ بار بار بڑے بیگانہ انداز میں سوال کرتی اور جیکی اُسے مزید تفصیل بتا دیتی۔ اس
طرح وہ کافی دیر تک باتیں کرتی رہیں۔ کہ دروازے پر ایک بار پھر دستک کی آواز
سن کر وہ دونوں چونک پڑیں۔

"یس" ——— جیکی نے چونک کر کہا۔

" مادام ——— میں مائیکل ہوں۔ آپ کا پسٹل واپس کرنے آیا ہوں"
باہر سے مائیکل کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان" ——— جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور مائیکل دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔ کیونکہ دروازہ اندر سے لاک نہ تھا۔
اس لئے کھل گیا

" اوہ۔ بڑا وقت ہو گیا ہے۔ اچھا تھینک یو مادام جیکی۔ اب مجھے اجازت"
مس مارگریٹ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے" ——— جیکی نے سر ہلایا۔ لیکن دوسرے لمحے مارگریٹ
کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما۔ اور پھر اس سے پہلے کہ جیکی کچھ سمجھتی۔ اس
کی کنپٹی پر مارگریٹ کی مڑی ہوئی انگلی کی ضرب پوری قوت سے پڑی اور جیکی
ہلکی سی چیخ مار کر کرسی سمیت نیچے جا گری ——— کنپٹی پر پڑنے والی اچانک اور
بھرپور ضرب نے فوراً ہی اپنا کام دکھایا اور جیکی کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا۔

"کافی دیر ہو گئی تھی جولیا ——— میں تو گھبرا گیا تھا" ——— مائیکل نے اس
بار بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بس تفصیلات معلوم کرتے کرتے وقت لگ گیا ہے۔ تو بالکل ہی احمق
نکلی۔ میں جیسے جیسے مرعوبیت کا اظہار کرتی گئی یہ کھلتی چلی گئی۔ پتہ نہیں اسے
ڈائریکٹر کس نے بنا دیا ہے" ——— مارگریٹ جو دراصل جولیا تھی نے منہ بناتے

ہوئے جواب دیا۔

"ظاہر ہے آپ نے وار ہی ایسا کیا تھا۔ نفسیاتی وار۔ اس کی فطرت کے عین مطابق" ——— مائیکل نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اب اس کو الفریڈ ہاؤس لے کیسے جائیں" ——— جولیا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے لے جانے کی ضرورت نہیں۔ اس کو ختم کر کے یہیں پھینک دیتے ہیں" ——— مائیکل نے کہا۔

"ارے نہیں کیپٹن شکیل ——— یہ احمق ضرور ہے۔ لیکن وہ ہنری اتنا احمق نہیں ہو گا۔ عمران بھی اس کی ذہانت کی تعریفیں کرتا ہے۔ اور پھر یہ یہاں اپنے اصل نام سے ٹھہری ہوئی ہے۔ ہنری کو جیسے ہی اس کی موت کی اطلاع ملی سارا کام گڑبڑ ہو جائے گا ——— میرا خیال ہے میں اس کے میک اپ میں ہیڈ کوارٹر جاؤں۔ میں نے جو تفصیلات معلوم کی ہیں اس میں یہ فائدہ مند رہے گی۔ اس کی قدوقامت بالکل مجھ سے ملتی ہے۔ اور میں اس کی فطرت اور طبیعت کو اچھی طرح سمجھ گئی ہوں ——— لیکن اس کی موت کی اطلاع ملنے کے بعد ڈرامہ ختم ہو جائے گا" ——— جولیا نے مائیکل سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو در اصل کیپٹن شکیل تھا۔

"اچھا ——— اگر یہ بات ہے پھر تو ٹھیک ہے۔ ایسا ہے کہ آپ یہیں اس کا میک اپ کر لیں۔ میرے پاس ایمرجنسی باکس موجود ہے۔ پھر آپ خود ہی کاؤنٹر پہ کہہ دیں کہ میں اور یہ آپ کی مہمان ہیں۔ اور اس کی طبیعت خراب ہو گئی ہے اس طرح کسی کو شک نہ ہو گا۔ اور ہم اسے لے کر کار تک پہنچ جائیں گے" کیپٹن شکیل نے کہا۔ تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیپٹن شکیل

نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایمرجنسی باکس نکال کر اُسے دے دیا۔

"اسے اٹھا کر باتھ روم میں ڈال دو۔ میں اس پہ اپنا اور اپنے پہ اس کا میک اپ بھی کر لوں گی اور لباس بھی بدل لوں گی" ——— جولیا نے کہا۔ اور کیپٹن شکیل نے سر ہلاتے ہوئے جھک کر فرش پہ پڑی جیکی کو اٹھایا اور لا کر باتھ روم کے فرش پہ ڈال دیا۔

"بس یہ خیال رکھنا کہ کہیں یہ ہوش میں نہ آ جائے" ——— کیپٹن شکیل نے باتھ روم سے باہر نکلتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں خیال رکھوں گی" ——— جولیا نے کہا اور باتھ روم کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔

عمران سیریز میں ایک منفرد اور یادگار ایڈونچر

پاور لینڈ کی تباھی

(حصہ دوم)

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم۔ اے

- پاور لینڈ۔ جسے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا۔ لیکن جب عمران اور اس کے ساتھی پاور لینڈ میں داخل ہوئے تو...... ؟
- پاور لینڈ کا چیئرمین ہنری۔ جس کی ذہانت کا عمران بھی قائل تھا۔ اور جب دنیا کے دو بہترین ذہن ٹکرائے تو انجام ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ ؟
- کیا پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر واقعی تباہ ہو گیا۔ یا یہ تباہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقدر بن گئی۔ ؟

مسلسل۔ خوفناک اور تیز رفتار ایکشن۔ اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس لمحہ بہ لمحہ حیرت انگیز طور پر بدلتے ہوئے واقعات

ہنری بڑے اطمینان سے بیٹھا ہال کی دیواروں میں نصب مختلف مشینوں کو خود بخود آپریٹ ہوتا دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس کے سامنے رکھی میز پر موجود ایک چھوٹی سی مشین سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلیں اور وہ چونک پڑا۔ آوازیں رک رک کر آ رہی تھیں ـــــ اور مشین کے کونے پر سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب جل بجھ رہا تھا ۔ہنری ایک لمحے تک حیرت سے اس بلب کو جلتا بجھتا دیکھتا رہا۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اس ہال کمرے کے دروازے سے باہر نکل آیا ـــــ باہر ایک راہداری تھی جس میں مسلح اشخاص باقاعدہ پہرہ دے رہے تھے۔ وہ ہنری کو اس طرح اچانک باہر نکلتے دیکھ کر چونک پڑے ۔لیکن ہنری ان کی طرف دھیان دیئے بغیر واقعی دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا ـــــ مسلح اشخاص حیرت سے پاور لینڈ کے چیف کو اس طرح دوڑتا دیکھنے لگے۔ ان کے چہروں پر سوالیہ نشان ابھر آیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ چیف سے پوچھ گچھ نہ کر سکتے

تھے۔ ہنری کچھ لمحوں تک مختلف الماریوں میں دوڑتا رہا۔ پھر وہ ایک د
کھول کر ایک چھوٹے سے کمرے میں آیا جس کے درمیان میں ایک بڑ
سی مشین پڑی ہوئی تھی ـــــ مشین پر کالے رنگ کا غلاف چڑھا ہو
ہنری نے آگے بڑھ کر وہ غلاف اتار کر ایک طرف پھینکا اور پھر تیز
اس مشین کے مختلف بٹن دبانے لگا۔ مردہ مشین میں جان سی پڑ گئی۔ اس
لگے ہوئے مختلف بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے ـــــ اور اس پر موجو
سے ڈائل پر سرخ رنگ کی سوئی تیزی سے حرکت کرتی ہوئی درمیان
پر رک گئی۔ اس سوئی کو اس ہندسے پر رکتے دیکھ کر ہنری کے حلق
اطمینان بھری سانس نکل گئی ـــــ اس نے جلدی سے کچھ اور بٹن
تو مشین کے سب سے اوپر والے حصے پر موجود ایک سکرین روشن ہو
سکرین پر روشنی کے جھماکے سے ہو رہے تھے۔ ہنری نے سب سے
میں مشین کے دائیں ہاتھ پر لگے ہوئے ایک سرخ رنگ کے لیور نما
ہینڈل کو کھینچا ـــــ اور پھر اطمینان سے مشین کے سامنے پڑے
پر بیٹھ گیا۔ سکرین پر مسلسل جھماکے ہو رہے تھے اور پھر یک لخت اس
ایک منظر ابھر آیا۔ یہ ایک بہت بڑے ہوٹل کی پارکنگ کا منظر تھا۔ ایک
عورت اور ایک مرد ایک بے ہوش عورت کو کار کے اندر لٹا رہے
یہ منظر دیکھتے ہی ہنری بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔
"کیا مطلب ـــــ جیکی تو صحیح سلامت کھڑی ہے۔ جب کہ یہ ایگنو
بھی آ رہی ہے۔ یہ ایگنو کال تو صرف اس وقت آ سکتی ہے جب کہ جیکی
جسم میں نصب ایگنو مانیٹر کام شروع کر دے۔ اور یہ ایگنو مانیٹر صر
اسی وقت کام کرتا ہے جب کہ جس جسم میں وہ نصب ہو وہ مردہ ہو جا

ئے۔ اور ڈائل کی سوئی بتا رہی ہے کہ ایگنو مانیٹر بے ہوشی
پر بے ہوش ہو جائے۔
دے رہا ہے۔ جب کہ جیکی نہ مردہ ہے نہ بے ہوش"
ہنری نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔
اسی لمحے اسے ایک خیال آیا تو وہ جلدی سے مشین کے سامنے سے
اٹھ کر کمرے کے کونے میں پڑی ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس
نے جلدی سے الماری کھولی اور اس میں رکھی ہوئی ایک بڑی سی ٹرانسمیٹر نما
مشین کو اٹھا کر واپس بڑی مشین کے پاس لے آیا ـــــ ٹرانسمیٹر نما مشین
کو اس نے پہلی مشین کے اوپر لگے ہوئے مخصوص ہکوں میں اچھی طرح
پھنسا دیا۔ اور پھر اس میں موجود ایک لیڈ کو پہلی اور بڑی مشین کے پوائنٹ
میں فکس کر دیا ـــــ اس کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر نما مشین کے ڈائل
گھمانے شروع کر دیئے۔ وہ شاید کوئی مخصوص فریکونسی سیٹ کر رہا تھا۔
فریکونسی سیٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک اور بٹن دبایا۔ اور
پھر بڑی مشین پر جھک گیا ـــــ اس کے مختلف بٹن اس نے پریس کیے۔
تو یک لخت مشین میں سے پہلے گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری۔ اور پھر ایک
مردانہ آواز سنائی دی۔
"بس جولیا ـــــ اب عمران کو چاہیے کہ مزید وقت ضائع نہ کرے
اور براہ راست ریڈ کر دے" ـــــ یہ آواز اور نام سنتے ہی ہنری کا
چہرہ پھڑکنے لگا۔ سکرین پر کار کا اندرونی منظر نظر آ رہا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ
پر ہی مرد بیٹھا ہوا تھا جب کہ پچھلی سیٹ پر جیکی بیٹھی تھی۔ اور وہ بے ہوش
عورت دونوں سیٹوں کے درمیان پڑی تھی۔
"یس کیپٹن ـــــ میرا بھی یہی خیال ہے" ـــــ دوسرے لمحے پچھلی

نشست پہ بیٹھی جیکی کے لب سے اور آواز سنائی دی تو ہنری کا سر خود بخود
ہلنے لگا۔

"اوہ تو یہ چکر ہے ___ یہ جولیا جیکی کے میک اپ میں ہے۔ کمال ہے۔ اس قدر مشابہت کہ میں پہچان ہی نہیں سکا۔ لامحالہ یہ ہونٹ عورت ہی جیکی ہے ۔ اوہ تو یہ چکر ہے" ___ ہنری نے بے اختیار دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر سٹول پہ بیٹھ گیا۔ کار کی کھڑکی سے بدلتے ہوئے منظر بتا رہے تھے کہ کار چل رہی ہے ___ تھوڑی دیر بعد کار رک گئی۔ اور پھر وہ مرد اور عورت جولیا کار سے باہر نکل گئے دوسرے لمحے اس مرد کا جسم کار کے اندر جھکا ہوا نظر آیا اور اس نے جیکی کو اٹھا لیا ___ جیکی کے کار سے باہر آتے ہی بیرونی منظر واضح ہو گیا۔ یہ ایک خاصی بڑی عمارت تھی۔ برآمدے میں دو افراد کھڑے تھے۔ وہ دونوں ہی شکل و صورت سے ناراکی لگ رہے تھے۔ پورچ میں ایک اور کار بھی موجود تھی۔

"اسے لے آنے میں کوئی مسئلہ تو نہیں کھڑا ہوا" ___ برآمدے میں کھڑے ایک آدمی نے اس مرد سے پوچھا جس نے جیکی کو اٹھایا ہوا تھا۔ وہ عورت جولیا برآمدے میں نظر نہ آ رہی تھی۔

"نہیں ___ مس جولیا نے تو آج کمال کر دیا۔ اسے ایسا نفسیاتی چکر دیا کہ اس نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوری معلومات از خود اگل دیں" ___ اس مرد نے جس کا نام کیپٹن لے کر پکارا گیا تھا ہنستے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر وہ تینوں ایک راہداری میں سے گزر کر ایک کمرے میں پہنچ

گئے۔ جہاں وہ عورت جولیا اور ایک اور مرد بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔

"ویسے اس میک اپ میں تو تم مجھے زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو کیوں تنویر" ___ اس مرد نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن کے ساتھ آنے والے نے ایک مرد کی طرف دیکھا اور اس مرد کے بولتے ہی ہنری آواز پہچان گیا یہ عمران کی آواز تھی۔

تو جیکی عمران کے ہتھے چڑھ گئی اور نہ صرف ہتھے چڑھ گئی بلکہ اس نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی سب کچھ اگل دیا۔ کاش میں اس کے جسم میں ڈسٹرکشن اکنومائیزر نصب کر دیتا تو اب بہترین موقع تھا۔ ان سب کے اکنومیٹر پھٹتے ہی پرزے اڑ جاتے ___ کاش مجھے پتہ ہوتا کہ جیکی کے ساتھ ایسا ہو گا تو میں اس کا خوبصورت جسم تباہ ہونے کی بھی پرواہ نہ کرتا" ___ ہنری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ بار بار اپنی مٹھیاں بند کرتا اور کھولتا۔ اس کے چہرے پہ غصے کے شدید آثار نمایاں تھے۔

"اب تم اس خوبصورتی اور یہ جوانی کے چکر کو چھوڑو۔ اور ہیڈ کوارٹر پر فائنل ریڈ کرنے کا پروگرام بناؤ" ___ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بالکل عمران صاحب ___ اب ہمیں مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے" ___ کیپٹن نے بھی جولیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو ذرا سی دیر جولیا کے ساتھ رہنے کے بعد تم اب کھلم کھلا حمایت پہ اتر آتے ہو۔ اس سے تو اچھا تھا میں تمہاری بجائے تنویر کو

ساتھ بھیج دیتا شاید اس کا رزلٹ تم سے الٹ نکلتا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ مجھ پر تو کرم ہی رکھیں۔ میں اس ٹائپ کا آدمی نہیں ہوں" کیپٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹائپ نہ سہی ہاتھ سے لکھا ہی سہی۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تم مجھے پہلے تفصیل سے بتاؤ کہ تم نے اس جیکی سے کیا اگلوایا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور جولیا نے تیز تیز لہجے میں تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔ جیسے جیسے جولیا تفصیل بتاتی جا رہی تھی۔ ہنری کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہوتا جا رہا تھا ——— اُسے اب اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے ایک احمق عورت کو صرف اپنے جذبات کی خاطر اتنا بڑا درجہ دے دیا۔ جیکی نے واقعی ہیڈکوارٹر کی اندرونی تفصیلات اس کے داخلے کے راستے اس کا حفاظتی نظام سب کچھ ہی بتا دیا تھا ——— اور جب جولیا خاموش ہوئی تو شدید غصے کے باوجود ہنری کے حلق سے اطمینان کی سانس نکل گئی۔ اُسے اطمینان اس بات پر ہوا تھا کہ گو جیکی نے سب کچھ بتا دیا تھا لیکن اس نے ان حفاظتی انتظامات کے توڑ کے متعلق کچھ نہ بتایا تھا۔

" ویری گڈ ——— جولیا ویری گڈ ——— تم نے واقعی انتہائی کارآمد معلومات نکال کی ہیں۔ میں نے تو سوچا تھا کہ ٹیری سے ہی معلومات ملیں گی۔ لیکن ٹیری بے چارہ مفت میں جان گنوا بیٹھا۔ اُسے تو کچھ معلوم ہی نہ تھا۔ اوکے ٹھیک ہے ——— اب ہیڈکوارٹر پر ریڈ کی تیاری کرتے ہیں۔ تم بطور جیکی ہی ہمارے ساتھ جاؤ گی۔ میں وہاں پہنچ کر تمہیں ہنری کے پاس بھیجنے

کی کوئی ایسی پلاننگ بناؤں گا تاکہ اُسے تم پر بالکل شک نہ ہو" عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیپٹن شکیل تو کہہ رہا تھا کہ جیکی کو وہیں ہوٹل میں ہی ختم کر دیا جائے لیکن میں نے سوچا کہ اس کی موت کی اطلاع ہوٹل کی وجہ سے لازماً ہنری تک پہنچ جائے گی ——— اس لئے میں اُسے بے ہوش کر کے ساتھ لے آئی ہوں۔ اب کم از کم ہنری کو ہوٹل سے یہ اطلاع نہیں مل سکتی کہ جیکی مر چکی ہے۔ وہاں سے تو وہ سب کے سامنے زندہ سلامت اپنے قدموں پر چلتی ہوئی باہر آئی ہے ——— ہاں اب جیکی کا کیا کرنا ہے۔ اُسے الفریڈ کے حوالے کر دیا جائے یا ...." ——— جولیا نے کہا۔

"حوالے تو اُسے الفریڈ کے ہی کر دوں گا۔ مگر زندہ نہیں مردہ تاکہ اس کی لاش مسخ کر کے کسی گٹر میں بہا دے" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک ریوالور نظر آیا۔ اور پھر ایک زوردار دھماکے کے ساتھ ہی نہ صرف سکرین تاریک ہو گئی۔ بلکہ آواز آنی بھی بند ہو گئی ——— اور مشین پر موجود ڈائل کی سوئی ایک زوردار جھٹکا کھا کر درمیان سے گزر کر آخری حد سے پرے جا رکی۔

ہنری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور ہاتھ بڑھا کر مشین کے بٹن آف کرنے لگا۔ ظاہر ہے۔ اس کا مطلب یہی تھا کہ عمران نے فرش پر پڑی جیکی کو گولی مار دی تھی۔

"آنے دو ——— تمہاری اس عورت جولیا کو میں اس سے جیکی کا ایسا عبرت ناک انتقام لوں گا کہ تمہاری روحیں بھی صدیوں چیختی رہیں گی"

ہنری نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور پھر مشین آف کر کے وہ تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف پلٹ گیا۔

ہیوی لینڈ روور جیپ خاصی تیز رفتاری سے ایم لینڈ کے دور دور تک پھیلے ہوئے ویران نیم پہاڑی علاقے میں ایک پگڈنڈی نما سڑک پر دوڑ رہی تھی ——— جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران موجود تھا جب کہ ساتھ والی سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ اور پچھلی نشستوں پر کیپٹن شکیل۔ تنویر اور صفدر تھے۔ جولیا جیکی کے میک اپ میں تھی ——— جب کہ عمران اور باقی ساتھی مقامی افراد کے میک اپ میں تھے۔ عمران نے باقی دو ساتھیوں کو ناراک سے ہی واپس پاکیشیا بھجوا دیا تھا۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق ہیڈ کوارٹر کی پوزیشن کے مطابق وہاں زیادہ افراد سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں جب کہ ناراک کے پروگرام کے مطابق ان کی ضرورت تھی۔

"یہ تو بہت حد تک ویران سا علاقہ ہے" ___ جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ___ یہ علاقہ جو ایم لینڈ کہلاتا ہے۔ چار سو مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ یہاں معدنیات کے بے پناہ خزانے موجود ہیں اس لئے حکومت ایکریمیا نے اسے غیر رہائشی علاقہ قرار دے دیا ہے۔ البتہ پہلے زمانے سے آنے والے چند قصبے ویسے ہی قائم ہیں۔ اور اسی میں ایک کرام سٹی ہے ___ جس کے قریب پاور لینڈ کا زیر زمین ہیڈ کوارٹر ہے" ___ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ___ آپ نے ہیڈ کوارٹر ریڈ کرنے کی کوئی خاص پلاننگ تو ضرور کی ہو گی۔ لیکن آپ نے ہمیں بتایا کچھ نہیں" ___ پچھلی نشست پہ بیٹھے صفدر نے کہا۔

"پلاننگ یہ ہے کہ جیکی اور ہنری کی شادی کرا دیں گے۔ تنویر نکاح پڑھائے گا ہم گواہ ہوں گے اور نتیجہ ظاہر ہے۔ پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر ہمارے قبضے میں" ___ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سنو عمران ___ مجھے یہ بے وقت کی راگنی ہرگز اچھی نہیں لگتی۔ اب اگر بکواس کی تو منہ توڑ دوں گی" ___ جولیا نے غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز کاٹ کھانے والا تھا۔

"بکواس اور راگنی دو مختلف بلکہ متضاد فن ہیں۔ اور راگوں کا تو وقت ہوتا ہے کہ صبح کا راگ۔ شام کا راگ۔ بارش کا راگ۔ خزاں کا راگ لیکن راگنی اس کے متعلق کس کی جرات ہے کہ اُسے وقت کی قید میں

رکھے۔ اس لئے راگنی کا کوئی وقت نہیں ہوتا" ___ عمران نے باقاعدہ فلسفیانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں گولی مار دوں گی" ___ جولیا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں میری بات پر غصہ کیوں آ رہا ہے۔ میں تو جیکی اور ہنری کی بات کر رہا ہوں۔ دیکھتی نہیں اس وجہ سے تنویر خاموش بیٹھا ہے۔ ورنہ تم تو صرف گولی مار دینے کی دھمکی دے رہی ہو۔ تنویر اب تک گولی مار بھی چکا ہوتا" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ___ پلیز" ___ صفدر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"بھائی میں تو پلیز ہوں۔ جولیا سے بات کرو" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

پھر اس سے پہلے کہ صفدر کوئی جواب دیتا جیپ جیسے ہی ایک اونچے ٹیلے سے نیچے اترنے لگی۔ اور وہ سب یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ سامنے تین جیپیں کھڑی تھیں ___ جن کے باہر یونیفارم پہنے اور ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے چھ افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ جیپوں کے کھڑے ہونے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ راستہ بند کئے کھڑے ہوں ___ اور ان لوگوں نے جس قسم کی یونیفارم پہن رکھی تھیں ان سے وہ سرکاری افراد دکھائی دے رہے تھے۔

"ہوشیار رہنا ___ جولیا اب تم نے اپنا کام کرنا ہے۔ تم پاور لینڈ کی ڈائریکٹر ہو" ___ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور اتنی

دیر میں جیپ ٹیلے سے نیچے اترتی ہوئی ان جیپوں کے قریب پہنچ کر رک گئی - جن میں سے دو افراد مختلف سمتوں سے جیپ کی طرف بڑھے۔

" فرمایئے جناب " ——— عمران نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے پوچھا۔

" یہ ممنوعہ علاقہ ہے - یہاں آپ کیسے پہنچ گئے - اپنی شناخت کرایئے " ——— اس آدمی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" سنو ——— کیا تم مجھے نہیں پہچانتے - میں جیکی ہوں ——— مادام جیکی ، پاورلینڈ کی مادام جیکی " ——— جولیا نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں اپنی طرف آنے والے آدمی سے کہا۔

" ہم کسی کو نہیں جانتے - آپ سب نیچے اتر آئیں اور اپنی شناخت کرائیں - پرمٹ دکھائیں " ——— پہلے آدمی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" پہلے آپ اپنی شناخت کرائیں - آپ کا انچارج کون ہے اور آپ کا تعلق کس محکمے سے ہے " ——— عمران کا لہجہ اس بار خاصا کرخت تھا۔

اور عمران کا لہجہ سنتے ہی اس کے سب ساتھی یک لخت چونک پڑے ہو گئے - کیونکہ وہ عمران کے بدلے ہوئے لہجے کو اچھی طرح سمجھتے تھے

" پہلے آپ نیچے آئیں - ورنہ میں فائر کھول دوں گا " ——— اس آدمی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے مادام نیچے اترتے ہیں - شاید انہیں کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے - مجھے یقین ہے کہ جلد ہی دور ہو جائے گی - بلکہ ہمیشہ

کے لئے دور ہو جائے گی " ——— عمران نے مڑ کر جولیا سے کہا - اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا - جولیا بھی دوسری طرف سے نیچے اتری - اور باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

" ادھر ایک طرف قطار بنا کر کھڑے ہو جاؤ - اور اپنے ہاتھ سروں پر رکھ لو " ——— اس آدمی نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

عمران خاموشی سے ادھر ہٹ گیا - اور پھر اس آدمی کے کہنے کے مطابق اس نے واقعی اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لئے - ظاہر ہے عمران کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کرنی تھی۔

" ان کی تلاشی لو مائیکل " ——— اس آدمی نے ایک طرف کھڑے مسلح شخص سے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

اور وہ شخص عمران اور اس کے ساتھیوں کی پشت کی طرف آیا - اور پھر اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں تلاشی لینی شروع کر دی - لیکن کسی کے پاس سے کوئی اسلحہ نہ نکلا ——— البتہ عمران کے کوٹ کی مخصوص جیب میں موجود مخصوص پسٹل تک اس کا ہاتھ ہی نہ پہنچا تھا۔

" کوئی اسلحہ نہیں ہے باس " ——— مائیکل نے اونچی آواز میں کہا۔

" ٹھیک ہے ——— اب تم لوگ ہاتھ نیچے کر سکتے ہو " ——— اس آدمی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہاتھ نیچے کر لئے۔

" لوگی ——— تم چیف باس کو کال کر کے بتاؤ کہ جیکی اور اس کے ساتھی موجود ہیں - ان کے پاس اسلحہ نہیں ہے - اب مزید کیا احکامات ہیں " ——— اس آدمی نے جو شاید ان کا انچارج تھا ایک اور آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا تم چیف باس ہنری کی بات کر رہے ہو" ——— اچانک ا
نے تیز لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو۔ ورنہ ہمیں تو یہی حکم ہے کہ تمہیں دیکھتے ہی گو
جائے۔ ہم چاہتے تو دور سے تمہاری جیپ پر راکٹ فائر کر کے بھی
سکتے تھے۔ لیکن ہم نہیں چاہتے کہ کوئی غلط فہمی باقی رہ جائے" ——
انچارج نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"لیکن جب تم دیکھ رہے ہو کہ مادام جیکی ہمراہ ہیں تو تمہیں یہ کیسے
ہو سکتی ہے" ——— عمران کا لہجہ اور بھی زیادہ تلخ ہو گیا۔

"ہونہہ ——— مادام جیکی ——— ہمیں چیف باس نے بتا دیا ہے کہ
مادام جیکی نہیں ہیں" ——— اس انچارج نے بڑے حقارت بھرے اند
میں کہا۔ اور عمران پر صورت حال اب پوری طرح واضح ہو گئی۔

"سنو ——— میری بات سنو ——— تمہارا وہ آدمی" ——— عمران
یک لخت ایک سائیڈ پر کھڑے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
انچارج کا چہرہ جیسے ہی اس طرف گھوما عمران نے انتہائی پھرتی سے اند
جیب سے پسٹل نکالا ——— اور عمران کو یوں پسٹل نکالتے دیکھ کر تنویر
یک لخت چیتے کی طرح چھلانگ لگائی اور وہ اپنے سامنے کھڑے مشین
بردار کے ہاتھ سے مشین گن چھینتا ہوا تیزی سے گھوما۔ اور پھر عمران کے
پسٹل اور تنویر کی مشین گن نے بیک وقت شعلے اگلنے شروع کر دیے
باقی ساتھی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر جیپ کی آڑ لینے میں کامیاب ہوئے
عمران کے پہلے ہی فائر نے انچارج کو زمین پر اچھال دیا تھا ——— اور دو
فائر نے دائیں طرف کھڑے مشین گن بردار کے سینے میں سوراخ کر دیا۔ اور ا

کے ساتھ ہی عمران نے چھلانگ لگائی۔ اور انتہائی تیزی سے ایک چٹان کی
آڑ لے لی۔ گو مشین گن کی گولیوں کی بوچھاڑ اس کے قریب سے گزرتی چلی گئی۔
تنویر کا نشانہ دو افراد بنے تھے ——— اسی لمحے ایک جیپ جو انتہائی بائیں
طرف کھڑی تھی ایک جھٹکے سے سٹارٹ ہوئی اور گھوم کر تیزی سے واپس
دوڑنے لگی۔ جب کہ ایک اور آدمی دوڑ کر اس چلتی ہوئی جیپ پر چڑھنے لگا۔
یہ وہی تھا جس نے عمران پر فائر کھولا تھا ——— لیکن اس سے پہلے کہ وہ جیپ
پر سوار ہوتا عمران کی گولی نے اسے زمین چاٹنے پر مجبور کر دیا۔ تنویر نے اس
جیپ پر فائر کھول دیا۔ اور پھر زوردار دھماکوں سے تیزی سے دوڑتی ہوئی
جیپ یکدم اچھلی اور قلابازی کھاتی ہوئی نیچے گہرائی میں گمتی چلی گئی ——— چند
لمحوں بعد اس کے پیٹرول ٹینک پھٹنے کا زوردار دھماکہ ہوا اور نیچے گہرائی سے
آگ کے شعلے اوپر کو بلند ہوتے نظر آنے لگے۔ عمران جیپ کے نیچے گرتے
ہی تیزی سے بھاگتا ہوا اس گہرائی کی طرف بڑھا ——— اسے خدشہ تھا کہ
کہیں جیپ چلانے والا گرنے سے پہلے ہی چھلانگ نہ لگا گیا ہو۔ اگر وہ بچ
گیا تھا تو وہ ان سب کے لئے کسی بھی وقت انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا
تھا ——— عمران نے گہرائی کے کنارے پر پہنچ کر دیکھا تو وہ آدمی واقعی جیپ
سے کچھ فاصلے پر موجود تھا۔ لازماً اس نے عمران کی توقع کے عین مطابق پہلے
ہی چھلانگ لگائی تھی۔ لیکن وہ بچ پھر بھی نہ سکا تھا۔ وہ شاید سر کے بل چٹانوں
پر گرا تھا اس لئے اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی ——— کیونکہ وہ جس انداز
میں پڑا تھا اور اس کا سر جس طرح ٹیڑھا ہو رہا تھا اس سے یہی بات ظاہر
ہوتی تھی۔ عمران ایک طویل سانس لے کر واپس مڑا تو اس کے ساتھی اسلحہ
اٹھا کر کے اب اپنی جیپ کے قریب کھڑے تھے ——— مخالفوں کی دو

جیپیں صحیح سالم کھڑی تھیں۔

" جیکی کے متعلق ہنری کو کیسے معلوم ہو گیا" ـــــ عمران کے قریب پہنچتے ہی جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہنری کوئی عام مجرم نہیں ہے۔ پاور لینڈ جیسی طاقتور تنظیم کا سربراہ ہے اور یہ تو ہماری قسمت تھی کہ ہم بچ نکلے۔ ورنہ اس بار ہمارے بچنے کی ایک فیصد توقع بھی نہ تھی ـــــ اب ہنری یقیناً بیٹھا اپنے بال نوچ رہا ہوگا" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں ـــــ ایسی کیا بات ہو گئی" ـــــ صفدر اور جولیا نے بیک آواز پوچھا۔

" تو ابھی تک بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئی۔ ہنری کو نہ صرف یہ معلوم ہو گیا ہے کہ جیکی مر چکی ہے اور جولیا جیکی کے میک اپ میں ہے۔ بلکہ اُسے یہ بھی معلوم ہے کہ ہم ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنے آ رہے ہیں ـــــ اس نے ان لوگوں کو یہی ہدایات دی تھیں کہ ہمیں دیکھتے ہی ختم کر دیا جائے۔ ایک لمحے کا بھی توقف نہ کیا جائے لیکن یہ لوگ غلط فہمی دور کرنے کے چکر میں پڑ گئے اور بات واضح ہو گئی ـــــ ورنہ جس طرح اطمینان سے ہم لوگ آ رہے تھے اگر دور سے ہماری جیپ پر راکٹ فائر کر دیتے جاتے تو ہمارا بچ نکلنا ناممکن تھا یا پھر جیسے ہی ہماری جیپ رکی تھی اور یہ لوگ مشین گنوں سمیت قریب آ گئے تھے یہ اُس وقت بھی فائر کھول دیتے تو ہم زندہ جیپ سے باہر بھی نہ نکل سکتے ـــــ ہنری کو اب معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم بچ گئے ہیں۔ کیونکہ جو آدمی جیپ لے کر بھاگا تھا وہ اس انچارج کے کہنے پر جیپ میں موجود ٹرانسمیٹر پر ہنری سے بات کر رہا تھا۔ اور پھر جس طرح وہ بھاگا ہے

ظاہر ہے اس نے جیپ الٹنے سے پہلے ہی کچھ نہ کچھ بتا دیا ہو گا" ـــــ عمران نے اس بار انتہائی تفصیل سے تمام واقعات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ واقعی ـــــ اس انچارج کی باتوں سے یہی ظاہر ہو رہا ہے۔ لیکن اب کیا پروگرام ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اب اس ایم لینڈ کی سرزمین کا ایک ایک چپہ ہمارا دشمن بن چکا ہے۔ اور اب کرام سٹی جانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ اب ہمیں براہِ راست ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنا ہو گا ـــــ ایسا کرو کہ یہ دونوں جیپیں بھی ساتھ لے لو۔ یہاں سے پیدل تو ہم پہنچ نہیں سکتے۔ کیونکہ ابھی ہیڈ کوارٹر کا فاصلہ بہت زیادہ ہے۔ میں ایک جیپ میں، صفدر اور جولیا دوسری جیپ میں ـــــ تنویر اور کیپٹن شکیل تیسری جیپ میں ہوں گے۔ جولیا اور تنویر جیپ ڈرائیو کریں گے جب کہ صفدر اور کیپٹن شکیل انتہائی چوکنا انداز میں گرد و پیش پر نظر رکھیں گے اور ہم نے ایک دوسرے سے بکھر کر آگے بڑھنا ہے۔ میں بہرحال آگے رہوں گا" ـــــ عمران نے کسی سپہ سالار کی طرح باقاعدہ ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا۔

اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے تیزی سے جیپوں کی طرف بڑھ گئے۔

" اور سن لو۔ جیپ میں ٹرانسمیٹر ٹائپ کی ہر چیز بند کر دینا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی مشین کے ذریعے جیپیں ہی اڑا دے" ـــــ عمران نے اونچی آواز سے اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود اچھل کر اپنی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

ھیلی کاپٹر جب فضا میں کافی بلندی پر پہنچ گیا تو ہنری نے گلے میں لٹکی ہوئی دوربین آنکھوں سے لگا لی۔ یہ مخصوص ساخت کا ہیلی کاپٹر تھا۔ جو بیک وقت کسی جنگی جہاز کا بھی کام کرتا تھا اور ہیلی کاپٹر بھی تھا۔ اس میں انتہائی طاقتور مشین گنوں کے علاوہ راکٹ لانچر بھی نصب تھے، اور مخصوص ساخت کے بم نشانوں پر پھینکنے والی بڑی گنیں بھی تھیں۔ اور یہ سارا نظام باقاعدہ ایک کمپیوٹر کے تحت چلتا تھا۔ اس لئے اس ہیلی کاپٹر کا نشانہ خطا ہونے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ ہنری کو جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی ایم لینڈ میں داخلے کی اطلاع ملی تھی۔ اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ ان لوگوں کو ہیڈ کوارٹر کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے۔ یہ اطلاع اُسے اس وقت ملی تھی جب عمران اور اس کے ساتھی ایم لینڈ کی پہلی سرحدی چوکی سے اندر داخل ہوئے تھے۔ مادام جیکی کی وجہ سے وہاں چوکی پر

موجود یادر لینڈ کے ایک آدمی نے ہنری کو اطلاع دے دی تھی۔ اور ہنری چونکہ جانتا تھا کہ جیکی مر چکی ہے۔ اور اس کے میک اپ میں عمران کی ساتھی جولیا ہے۔ اس لئے یہ اطلاع ملتے ہی وہ سمجھ گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کے لئے ایم لینڈ میں داخل ہو گئے ہیں۔ لیکن چونکہ اطلاع صرف اتنی ملی تھی کہ ان کی تعداد پانچ ہے اور وہ ایک جیپ میں ہیں۔ اس لئے ہنری نے کرام سٹی کے جیکسن کو احکامات دے دیئے کہ وہ اس جیپ کو گھیرے میں لے کر اُسے تباہ کر دیں اور کسی کو زندہ بچ کر جانے کا موقع نہ دیں لیکن پھر جیکسن کے آدمی نے ٹرانسمیٹر پر وضاحت پوچھی۔ اور اس کے ساتھ ہی وہاں فائرنگ شروع ہو گئی اور جیپ تباہ ہونے کا دھماکہ اس نے ٹرانسمیٹر پر سن لیا اس لئے وہ سمجھ گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی نہ صرف ہوشیار ہو گئے ہیں بلکہ انہوں نے جیکسن اور اس کے گروپ کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔ اس لئے اب اس نے خود اس جنگی ہیلی کاپٹر کو حرکت میں لے آنے کا فیصلہ کیا۔ اُسے پوری طرح اطمینان تھا۔ کہ اس قدر وسیع اور ویران علاقے میں وہ بڑی آسانی سے ان لوگوں کا خاتمہ کر دے گا۔

دوربین سے وہ سارے علاقے کا جائزہ لیتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ اور پھر اُسے دور سے ایک ٹیلے کے پیچھے سے ایک ہیوی لینڈ روور جیپ نکل کر آگے دوڑتی ہوئی دکھائی دی۔ اسی لمحے اُسے دو اور جیپیں بھی کچھ فاصلے پر آگے بڑھتی دکھائی دیں۔

"یہ تین جیپیں کیسے ہو گئیں"۔۔۔ ہنری نے بڑبڑاتے ہوئے

کہا۔ اور اس نے دوربین کی سائیڈ پر لگی ہوئی ایک چھوٹی سی ناب کو گھمایا تو نیچے دوڑتی ہوئی جیپیں پھیلتی گئیں۔ وہ اب بڑی ہو کر نظر آنے لگ گئی تھیں۔

"اوہ ــــ یہ دو جیپیں تو جیکسن پارٹی کی ہیں۔ ان کے مخصوص نشانات بھی موجود ہیں۔ اس کا مطلب ہے۔ یہ دو جیپیں بھی عمران کے ہاتھ لگ گئی ہیں" ــــ ہنری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے دوربین کو آنکھوں سے ہٹا کر ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کرنی شروع کر دی۔ اب دوڑتی ہوئی جیپیں اُسے صاف نظر آنے لگ گئی تھیں۔ اس نے پہلے ایک جیپ کو نشانہ بنانے کا فیصلہ کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کمپیوٹر کا بٹن دبا کر اس پر جیپ کا ٹارگٹ فٹ کرنا شروع کر دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ ایک بار جیپ کا ٹارگٹ فٹ ہو گیا تو پھر کمپیوٹر اس وقت تک اس جیپ کا پیچھا نہ چھوڑے گا جب تک وہ تباہ نہ ہو جائے ــــ ہیلی کاپٹر اب کمپیوٹر کے تحت آ گیا تھا اس لئے ہنری فارغ ہو گیا تھا۔ چند لمحوں میں جیپ کمپیوٹر کی سکرین پر عین ٹارگٹ کے درمیان نظر آنے لگی۔ اور ہنری نے کمپیوٹر کا ڈسٹرکشن بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر نے یک لخت غوطہ کھایا ــــ اور وہ انتہائی تیز رفتاری سے اس جیپ کی طرف جھپٹا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی بھوکا عقاب اپنے شکار پر جھپٹ رہا ہو۔ ہنری اطمینان سے بیٹھا اب ہیلی کاپٹر کی کارکردگی دیکھ رہا تھا ــــ جیپ اچانک ایک ٹیلے کی آڑ میں آ گئی اور ہیلی کاپٹر یک لخت ایک زوردار جھٹکے سے رک گیا۔ چند لمحوں بعد جیپ انتہائی تیز رفتاری سے ٹیلے کے پیچھے سے نکل کر

آگے بڑھی اور اُسی لمحے ہیلی کاپٹر نے بیک وقت دو راکٹ فائر کر دیئے۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور دوڑتی ہوئی جیپ کے پرخچے اڑ گئے ــــ دونوں راکٹ بیک وقت جیپ سے جا ٹکرائے تھے۔ اس جیپ کے تباہ ہوتے ہی ہنری نے ہیلی کاپٹر کا کنٹرول سنبھال لیا کیونکہ کمپیوٹر اپنا ٹارگٹ مکمل کر چکا تھا۔ اس نے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھایا اور پھر دوسری جیپ کی طرف بڑھا ــــ دوسری جیپ کچھ فاصلے پر دوڑ رہی تھی۔ ہنری نے جلدی سے اس جیپ کو ہیلی کاپٹر کے ٹارگٹ میں فٹ کیا اور ڈسٹرکشن بٹن پریس کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد زوردار دھماکوں کے ساتھ ہی دوسری جیپ کے پرزے بھی فضا میں بکھر گئے ــــ اب صرف ایک جیپ باقی رہ گئی تھی۔ اور چند لمحوں بعد اس نے جیپ کو ایک ٹیلے کی آڑ میں رکے ہوئے دیکھ لیا۔ شاید دھماکوں کی وجہ سے وہ رک گئی تھی۔ ہنری نے اس ٹیلے کا ٹارگٹ لے لیا ــــ اور اس بار ہیلی کاپٹر نے دو کی بجائے بیک وقت چار راکٹ اور دو طاقتور بم اس ٹیلے پر فائر کر دیئے۔ نتیجہ یہ کہ وہ سالم پہاڑی ٹیلا جیپ سمیت فضا میں بکھرتا چلا گیا۔

"وہ مارا ــــ ان لوگوں نے پاورلینڈ کو مذاق سمجھ لیا تھا" ہنری نے خوشی سے نعرہ مارتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ہیلی کاپٹر کو بلندی پر لے گیا۔ اور کافی دیر تک وہ ان تباہ شدہ جیپوں والے علاقے کے اوپر پرواز کرتا رہا ــــ وہ صرف یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ کوئی آدمی جیپ سے کود کر بچ تو نہیں گیا۔ لیکن کافی دیر تک مسلسل پرواز کرنے کے باوجود جب اُسے کوئی آدمی نظر نہ آیا اور نہ ہی کسی نے

ہیلی کاپٹر پہ فائر کیا تو اُسے یقین ہو گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی جیپوں سمیت تباہ ہو چکے ہیں تو وہ اطمینان سے واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف پلٹ گیا — اس کے چہرے پہ اس بار گہرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔

عمران نے جیسے ہی جیپ لے کر ایک ٹیلے کی اوٹ سے نکلا اُسے دور سے آسمان پہ ایک نئی ساخت کا ہیلی کاپٹر اڑتا دکھائی دیا۔ عمران نے جلدی سے جیپ کی سائیڈ سکرین کے ساتھ لٹکی ہوئی دوربین اٹھا کر آنکھوں سے لگا لی — یہ دوربین انتہائی طاقتور تھی۔ اس دوربین سے انتہائی بلندی پر موجود ہیلی کاپٹر اُسے صاف نظر آ رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر کی ساخت اور اس میں نصب مشین گنوں اور راکٹ لانچروں اور بم گنوں کو دیکھتے ہی عمران حیران رہ گیا — یہ واقعی انتہائی خوف ناک اور جدید ترین ساخت کی جنگی مشین تھی۔ اور اتنے زیادہ جنگی ہتھیاروں کی موجودگی اور پھر ہیلی کاپٹر میں نظر آنے والا صرف ایک آدمی۔ کیونکہ اس ہیلی کاپٹر کی آگے کی ساخت

بتا رہی تھی کہ اس میں دوسری سیٹ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ وہ سمجھ گیا اس ہیلی کاپٹر کو عام مشین گن سے گرانا ناممکن ہے۔ اس نے دوربین آنکھوں سے ہٹا کر گود میں رکھی ۔۔۔ اور جلدی سے رسٹ واچ کا ونڈ بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ عمران سپیکنگ اوور" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کی نظریں البتہ ہیلی کاپٹر پر جمی ہوئی تھیں۔ جو اب کافی فاصلے پر انتہائی تیزی سے غوطہ مار رہا تھا۔

"یس ۔۔۔ صفدر سپیکنگ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یہ ہیلی کاپٹر دیکھ رہے ہو اوور" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔۔۔ یہ ہماری جیپ پر ہی غوطہ لگا رہا ہے۔ میں اس پر فائر کھولنے لگا ہوں اوور" ۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہرگز نہیں ۔۔۔ جیپ کو کسی ٹیلے کی آڑ میں روکو۔ خود نیچے اتر جاؤ اور جیپ کو آگے جانے دو۔ اور اس پر فائر نہ کھولنا۔ میں اسے ڈاج دینا چاہتا ہوں اوور" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور جلدی سے ونڈ بٹن کو گھما کر سوئی کو دوسرے نمبروں پر ایڈجسٹ کر کے اس نے ونڈ بٹن کو دوبارہ گھما دیا۔

"یس ۔۔۔ کیپٹن شکیل اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔ دوسرے لمحے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

اسی لمحے ہیلی کاپٹر سے شعلے نکل کر زمین کی طرف بڑھتے نظر آئے اور پھر خوفناک دھماکے کی آواز سے پورا علاقہ گونج اٹھا۔

"کیپٹن شکیل ۔۔۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ تم نے اس ہیلی کاپٹر

کو ڈاج دینا ہے۔ کسی ٹیلے کی اوٹ میں ایک لمحے کے لئے جیپ روکو اور پھر اسے چلا کر آگے جانے دو۔ ہیلی کاپٹر پر فائر نہ کھولنا اور نہ اوٹ سے باہر نکلنا اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے کہا اور بٹن پریس کر کے اس نے جیپ کو تیزی سے آگے دوڑانا شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ وہ جیپ کی پچھلی سیٹوں پر پڑا ہوا اسلحہ نیچے پھینکتا جا رہا تھا۔

اسی لمحے اس نے دور ہیلی کاپٹر کو ایک بار پھر غوطہ کھاتے دیکھا اور پھر دو ہی دھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اپنی جیپ ایک بڑے ٹیلے کی اوٹ میں روکی ۔۔۔ اور جلدی سے نیچے اتر کر اس نے جیپ کی سائیڈ سیٹ اٹھائی۔ اس میں موجود ایک باکس نکال کر وہ بجلی کی سی تیزی سے بھاگتا ہوا کچھ فاصلے پر ایک اور ٹیلے کی طرف گیا۔ اور پھر اس ٹیلے کی اوٹ میں باکس رکھ کر وہ بیٹھ گیا ۔۔۔ کندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اس نے ہاتھوں میں لے لی تھی۔ اب ہیلی کاپٹر اسی ٹیلے کے اوپر پہنچا تھا۔ اور پھر ہیلی کاپٹر چند لمحے وہاں رکا رہا۔ وہ اس وقت خاصی بلندی پر تھا ۔۔۔ اتنی بلندی پر کہ مشین گن کی گولی اس پر کوئی اثر نہ کر سکتی تھی۔ اس لئے وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ اور چند لمحوں بعد اس نے ہیلی کاپٹر کو تیزی سے اس ٹیلے کی طرف جس کی اوٹ میں اس کی جیپ کھڑی تھی غوطہ کھاتے دیکھا ۔۔۔ اور پھر ہیلی کاپٹر سے بیک وقت کئی شعلے ٹیلے کی طرف لپکے۔ اور اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ پوری زمین بری طرح لرز اٹھی۔ اور ساتھ ہی ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا گیا۔ عمران نے دیکھا کہ وہ بڑا ٹیلا جس کے نیچے جیپ موجود تھی اپنی جگہ سے غائب ہو چکا تھا ۔۔۔ ہر طرف پتھروں کے ساتھ ساتھ جیپ کے پرزے پھیل گئے تھے۔ اور

عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ واقعی یہ خوف ناک جنگی مشین تھی۔ ہیلی کاپٹر
اُسی علاقے پر پرواز کر رہا تھا۔ وہ بار بار اِدھر اُدھر کے چکر کاٹ رہا تھا۔
عمران دعا مانگ رہا تھا کہ اس کا کوئی ساتھی اُسے نظر نہ آجائے یا کوئی
یہ فائر کرنے کی حماقت نہ کر بیٹھے ــــ کیونکہ اس نے اچھی طرح دیکھ لیا تھا
کہ اس ہیلی کاپٹر سے بچ نکلنا بھی ناممکن ہے۔ اور اسے کسی صورت
بھی نیچے سے تباہ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن کچھ دیر بعد جب ہیلی کاپٹر واپس
پلٹ کر جانے لگا تو عمران کے حلق سے اطمینان کی ایک طویل سانس نکل
گئی ــــ اس کے واپس جانے کا مطلب یہی تھا کہ اس کا کوئی ساتھی اُسے
نظر نہ آیا تھا۔ اس لئے وہ پائلٹ اب ان کی طرف سے مطمئن ہو کر واپس
چلا گیا ہے۔ جب ہیلی کاپٹر فضا میں غائب ہو گیا تو عمران اٹھ کر ٹیلے کی اوٹ
سے باہر آگیا ــــ اور وہ ٹیلے کے اوپر چڑھتا گیا۔ ٹیلے کی چوٹی پر پہنچ کر
اور اس نے مشین گن سے فضا میں فائر کیا۔ اور ساتھ ہی ریسٹ واچ کا
بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ــــ عمران کالنگ اوور" ــــ عمران نے کہا۔

"یس ــــ کیپٹن شکیل اٹنڈنگ اوور" ــــ دوسری طرف سے
کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"خطرہ ٹل گیا ہے۔ میں ٹیلے کے اوپر موجود ہوں۔ تم یہاں آجاؤ۔ جلدی
اوور اینڈ آل" ــــ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے صفدر کو کال کر کے
یہی ہدایت دی اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

چند لمحوں بعد کافی فاصلے سے مختلف ٹیلوں کی اوٹ سے اُس کے اپنے
ساتھی نکل کر آتے دکھائی دیئے۔ عمران نے ہاتھ ہلا کر انہیں اشارہ کیا۔ اور

پھر وہ ٹیلے سے نیچے اتر آیا۔

"کس قدر خوف ناک ہیلی کاپٹر تھا یہ" ــــ جولیا نے آتے ہی
کہا۔ وہ ہیلی کاپٹر سے خاصی مرعوب دکھائی دے رہی تھی۔

"میں تو اسے گرا دیتا لیکن کیپٹن شکیل نے مجھے منع کر دیا تھا"
تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ شاید جولیا پر رعب ڈالنا چاہتا تھا۔

"مجھے سب سے زیادہ تمہاری طرف سے ہی فکر تھی۔ کہ تم نے جوش میں
اگر اس پر فائر کھول دیا تو پھر ہمارا بچ نکلنا ناممکن ہو جائے گا۔ یہ انتہائی جدید
قسم کا کمپیوٹر کنٹرول ہیلی کاپٹر تھا ــــ تم نے دیکھا نہیں کہ اس نے پورے
کے پورے ٹیلے کو ہی اڑا دیا ہے۔ اگر اس پر فائر کھل جاتا تو پائلٹ کو معلوم ہو
جاتا کہ ہم لوگ جیپوں کے ساتھ ختم نہیں ہوئے۔ پھر وہ یقیناً ہر ٹیلے کو
اڑا دیتا" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور اس بار تنویر نے بے اختیار جھرجھری لے کر کندھے جھٹکے۔ اب
اُسے خیال آرہا تھا کہ واقعی اگر وہ اس پر فائر کھولنے کی حماقت کر بیٹھتا تو نتیجہ
انتہائی خوف ناک نکل سکتا تھا۔

"تو اب کیا پروگرام ہے" ــــ صفدر نے کہا۔

"اس باکس میں دو بیگ موجود ہیں۔ ان میں سے ایک میں جدید اسلحہ
اور دوسرے میں میک اپ اور کچھ سائنسی سامان ہے۔ ایک ایک تھیلا
تم اور کیپٹن شکیل اٹھا لو ــــ اور تنویر یہ ٹیلے کے پیچھے میں نے جیپ
سے کچھ اسلحہ نیچے پھینکا ہے تم جا کر وہ اٹھا کر لے آؤ۔ اب ہمیں پیدل
چل کر آگے بڑھنا ہوگا ویسے اب ہم ہیڈ کوارٹر سے خاصے قریب پہنچ
گئے ہیں" ــــ عمران نے کہا۔ اور صفدر اور کیپٹن شکیل باکس کی طرف

بڑھ گئے جب کہ تنویر پچھلے ٹیلے کی طرف چلا گیا۔

"میرا خیال ہے اب ہمیں میک اپ بدل لینا چاہیے۔ ویسے اب ہیڈ کوارٹر کتنے فاصلے پر ہو گا"۔۔۔ جولیا نے ایک پتھر پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"یہاں سے کرام سٹی بیس کلومیٹر دور ہے۔ اور کرام سٹی سے ہیڈ کوارٹر آٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اٹھائیس کلومیٹر۔۔۔ اوہ۔۔۔ یہ تو خاصا فاصلہ ہے"۔۔۔ جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ جب تھک جاؤ مجھے بتا دینا۔ میں تمہیں کاندھوں پر اٹھا لوں گا۔ چلو کچھ پریکٹس ہی ہو جائے گی۔ بعد میں ساری زندگی یہی کام تو کرنا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران۔۔۔ ان حالات میں مجھے یہ بکواس اچھی نہیں لگتی۔ خاموش رہو"۔۔۔ جولیا نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"اچھا۔۔۔ واہ۔۔۔ کم از کم اتنی تو تبدیلی اس ہیلی کاپٹر نے پیدا کر ہی دی ہے کہ کچھ حالات میں بکواس اچھی بھی لگنے لگ گئی ہے"۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

لیکن جولیا نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش رہی۔ وہ شاید ذہنی طور پر بری طرح الجھی ہوئی تھی۔ تنویر بھی کچھ دیر بعد اسلحہ اٹھائے واپس آ گیا۔ عمران نے یہ اسلحہ بھی سب میں بانٹ دیا۔

"صفدر۔۔۔ اپنے تھیلے سے میک اپ باکس نکال کر جولیا کو دو۔ یہ میک اپ بدل لے۔ اب جیکی کا میک اپ فائدے کی بجائے

نقصان ہی دے گا"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے اپنے تھیلے میں سے میک اپ باکس نکال کر جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

تھوڑی دیر بعد جولیا نئے میک اپ میں آ گئی۔ اب وہ اس علاقے کی مقامی عورت لگ رہی تھی۔

"آؤ بھئی اب چلیں۔ اب ہم نے پہلے کرام سٹی پہنچنا ہے۔ میرے خیال میں اب وہاں جانے میں کوئی خطرہ نہیں۔ ہنزی اب ہماری طرف سے مطمئن ہو چکا ہو گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"لیکن ہم وہاں کہانی کیا گھڑیں گے۔ ظاہر ہے پیدل پہنچنے سے وہ لوگ مشکوک تو ہو جائیں گے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"وہی پرانی کہانی کہ ہم سیاح ہیں۔ جیپ راستے میں خراب ہو گئی اس لئے پیدل آنا پڑا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ویسے ہمیں وہاں ہوشیار رہنا ہو گا۔ کیونکہ ہیڈ کوارٹر سے نزدیک ہونے کی وجہ سے میرا خیال ہے وہاں ہنزی کے آدمیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہو گی"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

ھنری بڑے اطمینان بھرے انداز میں اپنے خاص کمرے
کے بیڈ پر لیٹا ایک موٹی سی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا۔ جیپ
کی تباہی کے بعد اُسے دلی طور پر کچھ عجیب سا سکون محسوس ہو رہا تھا۔
اس کی عادت تھی کہ جب اس کے ذہن پر سے کوئی بوجھ ہٹ جاتا تو
مطالعے میں مصروف ہو جاتا ـــــ مطالعے کے لئے اس کی طبیعت کی
آمادگی ہی اس بات کی دلیل تھی کہ وہ ذہنی اور دلی طور پر پرسکون ہے۔
مطالعہ کرتے کرتے نجانے اُسے کس وقت نیند آگئی اور کتاب
پر رکھے وہ سو گیا ـــــ لیکن پھر اچانک تیز آواز میں بجنے والی گھنٹی کی
کرخت آواز نے اُسے جگا دیا۔ یہ آواز ٹیلی فون کی گھنٹی کی تھی جو اس
کے سرہانے پڑا تھا۔ اس نے کتاب ایک طرف رکھی اور ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔
"یس ـــ ہنری سپیکنگ" ـــــ ہنری نے رسیور اٹھا

ہی نیند بھرے لہجے میں کہا۔
"پیٹرک بول رہا ہوں زیبرو دنگ سے" ـــــ ایک سخت سی آواز
سنائی دی۔ یہ ہیڈ کوارٹر کا جیکی کے علاوہ دوسرا ڈائریکٹر تھا جسے ترمذی
کی جگہ منتخب کیا گیا تھا۔
"اوہ مسٹر پیٹرک۔ کیسے فون کیا" ـــــ ہنری نے چونک کر پوچھا کیونکہ
پیٹرک کا ونگ ایسا تھا کہ اس کا زیادہ تعلق ہیڈ کوارٹر کے دوسرے سیکشنز
سے نہ ہوتا تھا۔
"باس ـــ آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ زیبرو دنگ کا رابطہ کرام سٹی
سے رہتا ہے۔ اور آپ کے حکم پر میں نے جیکسن اور اس کی پارٹی کو بھیجا
تھا۔ جن کے متعلق ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی" ـــــ پیٹرک
نے کہا۔
"تم اصل بات کیا کہنا چاہتے ہو۔ وہ کہو۔ کرام سٹی میں کیا ہو رہا ہے۔
جو تم نے کرام سٹی کا حوالہ دیا ہے۔ جیکسن اور اس کے ساتھی ہلاک ہو
چکے ہیں" ـــــ ہنری نے سخت لہجے میں کہا۔
"میرا بھی یہی خیال تھا۔ کیونکہ جب آپ نے بتایا تھا کہ مس جیکی بھی عمران
کے گروپ کے ہاتھوں ختم ہو چکی ہے۔ اور عمران اور اس کا گروپ اب
ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرے گا تو میں نے کرام سٹی میں موجود ہیڈ کوارٹر کے
تمام افراد کو چوکنا کر دیا تھا ـــــ کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اگر وہ لوگ جیکسن
اور اس کی پارٹی کے ہاتھوں بچ بھی گئے تو وہ کرام سٹی ضرور پہنچیں گے"
پیٹرک کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔
"تو پھر..... " ـــــ ہنری نے اس سے بھی زیادہ سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

"تو جناب وہ کرام سٹی پہنچ گئے ہیں۔ میں یہی اطلاع آپ کو دینا چاہتا تھا"۔۔۔ پیٹرک نے کہا اور ہنری بے اختیار ہنس پڑا۔ ایسے جیسے کوئی بڑا آدمی کسی بچے کی حماقت آمیز بات پر ہنستا ہے۔

"سنو پیٹرک۔۔۔ میں نے ایل سکسٹی فور ہیلی کاپٹر کے ذریعے خود جا کر انہیں مع ان کی گاڑیوں کے تباہ کر دیا ہے۔ اس لئے اب تم خود بتاؤ کہ تمہاری اس اطلاع کو میں کیا سمجھوں۔ کیا اب مردے بھی زندہ ہونے لگ گئے ہیں"۔۔۔ ہنری کا لہجہ مضحکہ اڑانے والا تھا۔

"اوہ باس۔۔۔ اگر آپ نے خود ایل سکسٹی فور کو آپریٹ کیا ہے، تو پھر واقعی مردے زندہ نہیں ہو سکتے۔ اس کا یہی مطلب لیا جا سکتا ہے کہ لیگزی کے ہوٹل میں آنے والے چار مرد اور ایک عورت واقعی کوئی سیاح ہیں"۔۔۔ پیٹرک نے معذرت بھرے اور شرمندہ لہجے میں کہا۔

"چار مرد اور ایک عورت۔۔۔ کیا وہ مقامی ہیں"۔۔۔ ہنری تعداد سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"جی ہاں۔۔۔ ایکریمین ہی ہیں۔ وہ پیدل آئے ہیں۔ اور ان کا بیان ہے کہ ان کی جیپ راستے میں خراب ہو گئی ہے۔ لیکن ان کے پاس ایسا سامان نہیں ہے۔ جیسا کہ عام طور پر سیاحوں کے پاس ہوتا ہے۔ اس لئے لیگزی ان کی آمد پر چونکا اور پھر اس نے مجھے اطلاع دی" پیٹرک نے کہا۔

"یقیناً وہ کوئی اور ہوں گے۔ کیونکہ اگر ان کی تعداد کم ہوتی تو پھر شاید میں سوچنے پر مجبور ہو جاتا کہ ان میں سے کوئی ایک کسی طرح بچ نکلا ہو گا۔ لیکن چار مرد اور ایک عورت یہ سب کے سب کسی طرح ایل سکسٹی فور آپریشن سے نہیں بچ سکتے۔۔۔ میں نے ان کی دوڑتی ہوئی جیپوں کو اچانک ہٹ کیا ہے۔ ویسے احتیاطاً تم ان کی نگرانی کراؤ۔ اور اگر وہ کسی بھی طرح مشکوک نظر آئیں تو بے شک انہیں اڑا دینا"۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"یس باس۔۔۔ ویسے ہو سکتا ہے وہ کوئی اور گروپ ہو۔ کیونکہ سار جنٹ کی طرف سے پچھلے دنوں یہ اطلاع ملی تھی کہ پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کوئی بین الاقوامی ٹیم ایکریمیا کے تحت بنائی جا رہی ہے" پیٹرک نے کہا۔

"ایسی ٹیمیں بنتی رہتی ہیں۔ لیکن ہیڈ کوارٹر کے متعلق ان کا تصور بھی یہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ اگر مجھے خطرہ تھا تو صرف عمران سے۔۔۔ وہ شیطانی دماغ کا مالک تھا۔ بہر حال اب تو وہ ختم ہو چکا ہے" ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر۔۔۔ سپیشل سپلائی کرام سٹی سے کل آنی ہے۔ مجھے اس کی نگرانی کے لئے خود کرام سٹی کل جانا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آج ہی چلا جاؤں"۔۔۔ پیٹرک نے کہا۔

"اوہ ہاں۔۔۔ بالکل جا سکتے ہو۔ اور اگر جا ہی رہے ہو تو اس گروپ کو بھی اچھی طرح چیک کر لینا"۔۔۔ ہنری نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے باس۔۔۔ میں خیال رکھوں گا"۔۔۔ دوسری طرف سے پیٹرک نے کہا۔ اور ہنری نے رسیور رکھ کر ایک بار پھر کتاب

اٹھالی۔ لیکن چند سطریں پڑھنے کے بعد اس نے کتاب واپس رکھ دی۔ گو اس کے ذہن کا یہی فیصلہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جیپوں کے ساتھ ہی ہلاک ہو چکے ہیں ۔۔۔ لیکن نجانے پیٹرک کی اطلاع کے بعد اس کے دل سے بار بار کوئی آواز سنائی دے رہی تھی کہ ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہ ہوئے ہوں۔ ہو سکتا ہے جن جیپوں کو تباہ کیا گیا ہے ان میں وہ لوگ نہ ہوں ۔۔۔ اور ویسے بھی ہنری عمران کی ذہانت اور شاطرانہ پن سے بُری طرح مرعوب تھا۔ یہی سوچتے سوچتے اچانک اُسے ایک خیال آیا تو اس نے رسیور اٹھا کر آپریٹر سے نیو ونگ میں پیٹرک سے بات کرانے کے لئے کہا ۔۔۔ اُسے خیال آ گیا تھا کہ وہ اس عورت کا حلیہ معلوم کر لے ۔ اگر اس کا قدوقامت اور جسم جیکی سے ملتا ہے تو پھر اس گروپ کو زیادہ سختی سے چیک کرنا پڑے گا۔ لیکن چند لمحوں بعد جب آپریٹر نے اُسے بتایا کہ باس پیٹرک کرام سٹی کی طرف روانہ ہو چکے ہیں ۔۔۔ تو اس نے آپریٹر سے کرام سٹی کے لیگزی سے بات کرانے کے لئے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ وہ اب لیگزی سے براہِ راست بات کرنا چاہتا تھا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بجی اور ہنری نے رسیور اٹھا لیا۔

"لیگزی لائن پر ہے جناب" ۔۔۔ آپریٹر نے کہا۔

"یس ۔۔۔ بات کراؤ" ۔۔۔ ہنری نے کہا۔

اور چند لمحوں بعد ہلکی سی کلک کی آواز کے ساتھ ہی لیگزی کی انتہائی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ لیگزی لائن پر ہے جناب ۔۔۔ حکم جناب"

لیگزی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیگزی ۔۔۔ ابھی ابھی باس پیٹرک نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے ہوٹل میں سیاحوں کا ایک گروپ آ کر ٹھہرا ہے۔ ایک عورت اور چار مردوں کا" ۔۔۔ ہنری نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"یس چیف باس ۔۔۔ میں نے اطلاع دی تھی۔ باس پیٹرک نے مجھے ہدایت کی تھی کہ کوئی بھی نیا آدمی کرام سٹی میں داخل ہو تو اطلاع دی جائے اور اتفاق سے یہ گروپ آیا ہی میرے ہوٹل میں ہے۔ اس لئے میں نے اطلاع دے دی تھی" ۔۔۔ لیگزی نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ اب کہاں ہیں" ۔۔۔ ہنری نے پوچھا۔

"انہوں نے دو کمرے الاٹ کرائے ہیں۔ ایک اس عورت کے لئے علیحدہ اور ایک بڑا کمرہ جس میں وہ چاروں اکٹھے رہیں گے اور میرے خیال میں اس وقت وہ پانچوں ہی اس بڑے کمرے میں موجود ہیں" ۔۔۔ لیگزی نے جواب دیا۔

"اس عورت کا قدوقامت اور حلیہ کیسا ہے" ۔۔۔ ہنری نے پوچھا۔ اور جواب میں لیگزی نے جو حلیہ بتایا اس سے ہنری بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اس عورت کا قدوقامت اور جسم جیکی سے ملتا جلتا تھا۔

"اچھا سنو ۔۔۔ باس پیٹرک کرام سٹی آ رہا ہے۔ اُسے میری طرف سے کہہ دینا کہ وہ انہیں بے ہوش کر کے ان کا میک اپ چیک کرے اور اگر یہ لوگ میک اپ میں ہوں تو ان کا فوری طور پر خاتمہ

کر دیا جائے۔ اور مجھے رپورٹ کرے" ــــ ہنری نے پیٹرک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس ــــ میں پیغام پہنچا دوں گا۔ اور جناب آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ میں خود یہ انتظام کر لوں گا۔ میں نے اپنے ہوٹل کے ہر کمرے میں اس قسم کے خفیہ بندوبست کر رکھے ہیں" لیگزی نے جواب دیا۔

"گڈ ــــ اگر ایسی بات ہے تو پھر تم انتہائی احتیاط سے پیٹرک کے پہنچنے سے پہلے ہی انہیں بے ہوش کر دو۔ لیکن انتہائی احتیاط سے کام لینا۔ اگر یہ لوگ وہ ہیں جن کا ہم شک کر رہے ہیں تو دنیا کے شاطر ترین انسان ہیں" ــــ ہنری نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"جناب ــــ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ لیگزی سے بڑا شاطر تو آج تک دنیا میں پیدا ہی نہیں ہو سکا باس" ــــ لیگزی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ اگر تم نے کام ہوشیاری سے کیا تو تمہیں تمہاری توقع سے زیادہ بڑا انعام دیا جائے گا" ــــ ہنری نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

تنویر دروازہ کھول کر جیسے ہی باتھ روم میں داخل ہوا وہ یک لخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ اُسے باتھ روم کی سائیڈ کھڑکی سے کسی آدمی کا سایہ سا محسوس ہوا ــــ باقی ممبر کمرے میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ تنویر نے آہستہ سے دروازہ بند کیا اور پھر قدرے جھک کر وہ کھڑکی کے سامنے سے گزر کر دوسری سائیڈ پر آیا۔ اور اس نے آہستہ سے ہاتھ اٹھا کر معکوسی انداز میں نصب کھڑکی کو ہاتھ سے دبا کر ذرا سا کھول دیا ــــ اور پھر اونچا اٹھ کر اس میں سے پیدا ہونے والی درز سے باہر دیکھنے لگا۔ باہر ایک راہداری سی بنی ہوئی تھی۔ جس میں دیوار کے ساتھ ایک آدمی چمٹا ہوا تھا جب کہ دوسرا اور پیچھے کی طرف ہٹ کر کھڑا تھا ــــ دوسرے آدمی کے پاس فرش پر ایک گول بڑا سا ڈبہ رکھا ہوا تھا۔ جس میں سے تار نکل کر دیوار کی طرف جا رہی تھی۔ اس ڈبے کو دیکھتے ہی تنویر سمجھ گیا کہ یہ گیس کا ڈبہ ہے۔ بالکل ایسا ہی جیسا کہ

ریفریجریٹر میں گیس بھرنے کے لئے گول ڈبے آتے ہیں۔

"بس ٹھیک ہے ــــ اب اسے جلدی سے پیک کر دو۔ فوراً جلدی" ــــ پیچھے کھڑے ہوئے آدمی نے تیز آواز لیکن دبے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور اب تنویر نے اس پیچھے کھڑے ہوئے آدمی کو پہچان لیا تھا۔ یہ ہوٹل کا منیجر لیگزی تھا۔ وہ ایم لینڈ کے بنجر علاقے سے پیدل چلتے ہوئے ابھی تھوڑی دیر پہلے کرام سٹی پہنچے تھے ــــ خاصا بڑا اور جدید قسم کا قصبہ تھا۔ سپر ہوٹل خاصا شاندار تھا اس لئے عمران نے اس میں ٹھہرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ دو کمرے ہائر کئے گئے تھے ایک چھوٹا اور ایک بڑا ــــ چھوٹا کمرہ جولیا کے لئے اور بڑا باقی چاروں کے لئے لیکن اس وقت وہ سب بڑے کمرے میں جمع تھے اور کل صبح مشن کے لئے بات چیت کر رہے تھے کہ تنویر کو باتھ روم کی حاجت ہوئی اور تنویر باتھ روم میں آگیا تھا۔

"ہو گیا ــــ ٹھیک ہے ــــ بس کافی ہے۔ زیادہ نہ کرو۔ ورنہ مر جائیں گے" ــــ لیگزی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

اور پھر چند لمحوں بعد دیوار کے ساتھ چمٹا ہوا آدمی پیچھے ہٹا اور اس کے بعد اس نے ڈبے کو ہینڈل سے پکڑ کر اٹھایا اور تیزی سے دوسری طرف کو بڑھ گئے ــــ تنویر آگے بڑھا اس نے سانس روک کر ذرا سا دروازہ کھولا تو کمرے میں بیٹھے ہوئے سب افراد کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ اس نے دروازہ بند کیا اور واپس کھڑکی کی طرف آیا ــــ اس نے جلدی سے کھڑکی کے پٹ کو باہر راہداری کی طرف

بھلا تو کھڑکی آدھی سے کچھ زیادہ کھل گئی۔ گو خلا اتنا زیادہ نہ تھا کہ تنویر آسانی سے باہر نکل جاتا لیکن پھر بھی کوشش کی جا سکتی تھی۔ تنویر چاہتا تو کمرہ کراس کر کے بھی دروازے سے باہر چلا جاتا ــــ لیکن تنویر جانتا تھا کہ انہوں نے بڑے دروازے کی نگرانی کر رکھی ہو گی۔ اور دوسری بات یہ بھی کہ اس کے لئے اتنا بڑا کمرہ سانس روک کر کراس کر جانا ہی خاصا مشکل تھا۔ اس لئے اس نے کھڑکی سے ہی باہر نکلنے کا فیصلہ کیا ــــ اور پھر اس نے پہلے اپنی دونوں ٹانگیں باہر کو نکالیں اور آہستہ آہستہ جسم کو موڑتا ہوا چند لمحوں بعد وہ کھڑکی سے نکل کر باہر راہداری میں آگیا۔ اس نے کھڑکی دوبارہ بند کی۔ اور تیزی سے اسی طرف کو بڑھ گیا جدھر وہ دونوں افراد گئے تھے ــــ راہداری آخر میں جا کر مڑ گئی تھی۔ اور اس کے اختتام پر سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ تنویر بڑے احتیاط بھرے انداز میں سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے پہنچا تو یہاں ایک اور چھوٹی سی راہداری تھی جس کا اختتام ہوٹل کی بیرونی سمت کو ہوتا تھا ــــ راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ تنویر آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا آگے بڑھا۔ اور پھر اختتام پر پہنچ کر اس نے پہلے سر باہر نکال کر جھانکا۔ تو یہ ایک کھلا برآمدہ تھا۔ جس کی سائیڈ پر منیجر کا دفتر تھا۔ برآمدے میں کافی لوگ آجا رہے تھے ــــ تنویر خاموشی سے باہر نکلا اور سیدھا منیجر کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس وقت اسے پہلی بار خیال آیا کہ وہ کمرے سے کوئی اسلحہ لے لیتا۔ لیکن پھر اس نے کاندھے جھٹکے اور دروازے کو دھکیل کر کھولتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

"میں نے انہیں بے ہوش کر دیا ہے باس کو بتا دینا" ــــ اندر داخل ہوتے وقت اس کے کانوں میں آواز پڑی۔ یہ آواز لیگزی کی تھی۔

جو بڑی میز کے پیچھے کرسی پہ بیٹھا تھا۔ اور ٹیلی فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

"کون ہیں آپ ــــ کیسے آئے" ــــ لیگزی نے تنویر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر چونک کر کہا۔ اور جلدی سے رسیور رکھ دیا۔

"کس باس سے بات کر رہے تھے تم" ــــ تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے اس کی طرف بڑھ گیا۔

"اوہ ــ تو تم بے ہوش نہیں ہوئے" ــــ لیگزی نے بوکھلا کر کہا اور جلدی سے جیب کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ وہ شاید اب تنویر کو پہچان چکا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ جیب سے باہر آتا۔ تنویر جو میز کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اس نے یک لخت میز کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر لیگزی پر اچھال دیا ــــ لیگزی کے حلق سے چیخ سی نکلی۔ وہ بھاری میز کے نیچے دب گیا تھا۔ تنویر تیزی سے گھوما اور سائیڈ میں پہنچ کر اس نے ایک ہاتھ سے میز کو واپس دھکیلا۔ اور دوسرے لمحے اس نے کرسی میں پھنسے ہوئے مینیجر کو گردن سے پکڑ کر پوری قوت سے دیوار کی طرف اچھالا ــــ اور لیگزی جیسے ہی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا تنویر نے اس پہ چھلانگ لگائی اور اس کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے لیگزی کے پہلو سے ٹکرائیں اور لیگزی کے حلق سے چیخ نکلی ــــ تنویر قلابازی کھا کر سیدھا ہوا۔ اور دوسرے لمحے لیگزی اس کے دونوں ہاتھوں پہ اٹھتا ہوا فضا میں گھوما اور پھر ایک زوردار دھماکے سے فرش پہ گرا۔

"تم چوہے کے بچے چھپ کر وار کرتے ہو" ــــ تنویر نے بُری طرح غراتے ہوئے کہا۔ اور اس نے پوری قوت سے لات گھما کر لیگزی کی پسلیوں میں مارنی چاہی لیکن اس بار وہ مار کھا گیا۔ لیگزی اس کی لات گھو

یک لخت اچھلا اور پھر تنویر کو ہمراہ لیتے نیچے فرش پر گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے پوری قوت سے تنویر کی ناک پہ ٹکر مارنی چاہی۔ لیکن تنویر نے نہ صرف اپنا سر بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف کیا بلکہ اس نے یک لخت دونوں ٹانگوں کی مدد سے اُسے اپنے سر کے اوپر سے دوسری طرف الٹ دیا ــــ اور پھر اس طرح اچھل کر اٹھا کہ جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگ گئے ہوں۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے تھے۔ اٹھ کر کھڑے ہوتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے جھکا اور اس نے اپنا ایک مخصوص داؤ استعمال کیا ــــ لیگزی کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر وہ کسی مینڈک کی طرح آگے کو اچھلا اور اس کے دونوں پیر لیگزی کے کندھوں کے آگے آ گئے اور ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کا پورا زور لیگزی کے سر کی طرف اٹھی ہوئی ٹانگوں پہ ڈال دیا ــــ کھٹاک کھٹاک کی یکے بعد دیگرے دو تین آوازیں ابھریں اور لیگزی کے حلق سے اس قدر خوفناک چیخ نکلی کہ جیسے اس کی روح نکل رہی ہو۔ اس کا چہرہ اور جسم ایک لمحے میں پسینے سے اس طرح بھیگ گیا جیسے اُسے کسی تالاب میں ڈبکی دے دی گئی ہو۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے کھسک گئے تھے ــــ اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ تنویر اس کے بے ہوش ہوتے ہی اچھل کر پیچھے ہٹا تو لیگزی کی دونوں ٹانگیں بے جان ہو کر ایک دھماکے سے نیچے فرش پہ گر گئیں ــــ تنویر نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ تیزی سے پیچھے ہٹتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو اتفاق سے اس وقت برآمدہ خالی تھا۔ وہ تیزی سے واپس پلٹا ــــ اس نے جھک کر لیگزی کو اٹھا کر کاندھے پہ لادا اور دوبارہ

دروازے کی طرف آ گیا۔ اُسی لمحے اس نے ہال کمرے سے ایک آدمی
نکل کر برآمدے میں سے ہوتا ہوا باہر جاتے دیکھا۔ وہ ایک لمحے کے لئے
دروازہ میں ہی رکا رہا —— جب وہ آدمی آگے بڑھ گیا تو وہ بجلی کی سی تیزی
سے باہر آیا اور پھر جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح انتہائی تیزی سے دوڑتا
ہوا وہ برآمدہ کراس کر کے چھوٹی راہداری میں داخل ہو گیا۔ اس کے بعد
سیڑھیاں چڑھ کر وہ پچھلی راہداری میں سے گزر کر دوبارہ باتھ روم والی
کھڑکی کے پاس پہنچ گیا —— اس نے کھڑکی کو اوپر اٹھایا اور پھر بے ہوش
لیگزی کے جسم کو کھڑکی میں گھسیٹ کر اندر پھینک دیا۔ لیگزی ایک دھماکے
سے دوسری طرف جا گرا۔ تو تنویر نے کھڑکی کے اوپر والے حصے کو پکڑ کر
اپنی دونوں ٹانگیں پہلے اندر کیں —— اور پھر آہستہ آہستہ وہ دوسری طرف
اتر گیا۔ اس کے پیر نیچے فرش پر پڑے ہوئے لیگزی کے جسم پر
ٹک گئے۔ تنویر نے اپنا اوپر والا جسم اندر کی طرف کر کے چھلانگ
لگائی اور اچھل کر فرش پر کھڑا ہو گیا —— لیگزی اُسی طرح بے ہوش
بے جان پڑا ہوا تھا۔ تنویر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے
سانس روک کر دروازہ کھولا تو اس کے ساتھی اُسی طرح بے ہوش پڑے
ہوئے تھے —— تنویر آگے بڑھا اور اس نے جلدی سے پچھلی راہداری
میں کھلنے والی بڑی کھڑکی کے سامنے پڑے پردے ہٹا دیئے۔ اور پھر
کھڑکی کے پٹ کھول دیئے۔ اس کے بعد اس نے آہستہ سے سانس
لیا —— اُسے کوئی بُو وغیرہ محسوس نہ ہوئی تو اس نے پورا سانس لیا
اس کے بعد وہ عمران کی طرف بڑھا جو اُسی طرح کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور
اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ تنویر چند لمحے کھڑا سوچتا رہا کہ انہیں کس طرح

ہوش میں لایا جائے۔ ظاہر ہے انہیں کسی زود اثر گیس کی مدد سے بیہوش
کیا گیا تھا۔ اس لئے وہ عام حالات میں تو اس وقت تک ہوش میں نہ آ
سکتے تھے جب تک اس گیس کا توڑ ان کے جسموں میں نہ داخل کیا
جائے —— لیکن یہاں اس کا توڑ حاصل کرنے کا کوئی موقع نہ تھا اس
لئے اس نے عمران والا حربہ ہی استعمال کرنے کا پروگرام بنایا اُسے معلوم
تھا کہ عمران کی قوت مدافعت انتہائی تیز ہے۔ اس لئے وہ یقیناً ہوش
میں آجائے گا —— اس نے عمران کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند
کیا۔ انہیں خوب مضبوطی سے دبائے رکھا۔ کافی دیر تک تو عمران کے
جسم میں حرکت پیدا نہ ہوئی۔ اور اُسی لمحے جب تنویر ہاتھ ہٹانا چاہتا
تھا —— اس نے عمران کے جسم میں ہلکی سی حرکت محسوس کی تو اس نے
اور زیادہ زور سے دبا دیا۔ چند لمحوں بعد عمران کا سینہ پھولنے لگا۔ تو تنویر
نے ہاتھ ہٹا دیئے اور عمران نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔
اس کی آنکھیں کبوتر کے خون کی طرح سرخ ہو رہی تھیں —— دوسرے
لمحے عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا
ہوا۔

"ایلنم زیرو کی خوشبو ہے" —— عمران نے ناک سکوڑتے ہوئے
اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

"ہاں —— کوئی زود اثر گیس ہے" —— تنویر نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"اوہ تم —— تم تو ٹھیک کھڑے ہو۔ کیا ہوا۔ بس مجھے ایک لمحے
کے لئے خوشبو محسوس ہوئی۔ اور دوسرے لمحے دماغ پر اندھیرا۔ یہ

کس نے کیا ہے" ـــــ عمران نے چونک کر تنویر اور دوسرے ساتھیوں
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
اور تنویر نے اُسے باتھ روم میں جا کر سایہ محسوس کرنے سے لے کر منیجر کو بے ہوش کر کے واپس لے آنے تک ساری تفصیلات بتا دیں۔
"ویری گڈ ـــــ تنویر ویری گڈ۔ تم نے آج واقعی پوری ٹیم کو موت کے منہ سے بچا لیا ہے۔ میں اس منیجر لیگزی کو دیکھتا ہوں۔ تم باتھ روم سے پانی لے کر ان سب کے حلق میں ٹپکاؤ۔ ایلنم زیرو کا توڑ پانی ہی ہے"
عمران نے کہا اور خود تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا ـــــ تنویر اس کے پیچھے تھا۔ عمران نے فرش پر پڑے ہوئے بے ہوش منیجر کو دونوں ٹانگوں سے پکڑا اور گھسیٹتا ہوا باہر کمرے میں لے آیا جب کہ تنویر نے پانی کا جگ بھرا اور واپس کمرے میں آ گیا۔
"تنویر ٹھہرو ـــــ یہ کام میں کر لوں گا۔ تمہارا قد و قامت اور جسم تو لیگزی جیسا ہے۔ تم میک اپ باکس لے کر اس کا میک اپ کر لو۔ اور اس کا لباس پہن کر دفتر میں جا بیٹھو۔ تمہارا نام لیگزی ہے۔ تم اس ہوٹل کے مالک بھی ہو اور منیجر بھی ـــــ اس کا تعلق یقیناً پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ اور یہ انہی کو اطلاع دے رہا ہو گا۔ لازماً کوئی اس کے پاس پہنچے گا۔ تم اُسے یہاں لے آنا۔ باقی میں سنبھال لوں گا۔ جلدی کرو جلدی"
عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے پانی کا جگ لے لیا۔ اور باقی ساتھیوں کے حلق میں پانی ٹپکانے لگا جب کہ تنویر دوڑتا ہوا سامان کی طرف بڑھا ـــــ اس نے جلدی سے میک اپ باکس نکالا اور باتھ روم کی

[طر]ف بڑھ گیا۔ اور پھر جب تک باقی سارے ساتھی پوری طرح ہوش میں [آئے ت]نویر میک اپ کر کے باتھ روم سے باہر آ گیا۔
[..]دیکھئے عمران صاحب ـــــ ٹھیک ہے" ـــــ تنویر نے لیگزی کے لہجے میں کہا۔
"بالکل ٹھیک ہے۔ لہجہ اور آواز بھی ٹھیک ہے۔ اب اس کا لباس [..]ارو۔ جلدی کرو۔ اور سارا کام احتیاط سے کرنا۔ یہ لوگ خاصے خطرناک [..]ہیں" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تنویر لیگزی پر جھک گیا۔
اور عمران ہوش میں آتے ہوئے ساتھیوں کو اس واقعے کے بارے [م]یں بریف کرنے میں مصروف تھا۔
"گڈ ـــــ تنویر گڈ ـــــ واقعی تم میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ یہ تو [ع]مران خواہ مخواہ ہر ایک کو پیچھے رکھنے کی کوشش کرتا ہے"
[..]جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔
اور تنویر کا سینہ فخر سے پوری طرح پھول گیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ وہ اب لیگزی کا لباس پہن چکا تھا۔ جب کہ لیگزی فرش پر [ص]رف انڈر ویئر میں پڑا ہوا تھا۔
"اب تم جاؤ۔ میں کوئی بات ہوئی تو ٹیلی فون پر تم سے کہہ لوں گا"
عمران نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
"اس کا مطلب ہے یہ ہوٹل انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"
صفدر نے تنویر کے جانے کے بعد کہا۔
"یہ ہوٹل ہی کیا پوری کرام سٹی ہی ہمارے لئے خطرناک ہے۔ لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ یہ لوگ جیلوں کی تباہی کے بعد دوبارہ

ہماری طرف سے مشکوک کیسے ہو گئے۔ بہرحال اب یہ بتائے گا"۔ عمران نے کہا۔ اور فرش پر بے ہوش پڑے لیگزری پر جھک گیا۔ ... نے اُسے ہوش میں لانے کا وہی ریڈی میڈ حربہ دوہرایا تو تھوڑی دیر بعد لیگزری ہوش میں آ گیا ــــ اور ہوش میں آتے ہی اس کے حلق سے کراہ سی نکلی۔ اس نے کراہتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی لیکن سوائے سر ہلانے کے وہ اپنے باقی جسم کو حرکت نہ دے سکا۔

"سنو لیگزری ــــ اب تم قیامت تک اسی حالت میں رہو گے معذور اور بے بس۔ اور تم جانتے ہو کہ تمہارے معاشرے میں معذور اور بے بس افراد کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ ان کے حلق میں پانی کے چند قطرے بھی کوئی نہیں ٹپکاتا اور تم سسک سسک کر بھوک اور پیاس سے دم بھی توڑ دو گے تو تمہاری طرف کوئی مڑ کر بھی نہ دیکھے گا ــــ لیکن اگر میں چاہوں تو تمہاری ریڑھ کی ہڈی کے مہرے دوبارہ ایڈجسٹ کر سکتا ہوں۔ اور تم ایک بار پھر پہلے کی طرح چست چالاک لیگزری بن سکتے ہو۔ بولو۔ تم کیا چاہتے ہو۔ تمہارے جواب پر تمہاری آئندہ زندگی کا انحصار ہے" ــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم ــــ مم ــــ مجھے ٹھیک کر دو۔ فار گاڈ سیک ٹھیک کر دو۔ میں اس طرح نہیں مرنا چاہتا۔ یا پھر مجھے گولی مار دو" ــــ لیگزری نے ... طرح سسکتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے ... جلنے کے قریب ہو چکا تھا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے تم پر گولی ضائع کرنے کی تم ویسے ہی

سسک سسک کر مر جاؤ گے۔ البتہ اگر تم میرے سوالوں کے صحیح جواب دے دو تو میں تمہیں ٹھیک کر سکتا ہوں۔ اور یہ بھی سن لو کہ مجھے تمہاری آنکھوں سے پتہ چل جائے گا کہ تم سچ بول رہے ہو یا جھوٹ۔ اور جیسے ہی میں نے محسوس کیا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو میں کوئی بات کئے بغیر یہاں سے چلا جاؤں گا ــــ اس کے بعد تمہارے ساتھ جو گزرے گی۔ وہ تم بہتر سمجھ سکتے ہو" ــــ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"مم ــــ مم ــــ میں بتا دوں گا سب کچھ بتا دوں گا" ــــ لیگزری نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"تو ساری تفصیل بتاؤ کہ تم نے ہمیں کیوں بے ہوش کیا اور تم کسے اطلاع دے رہے تھے" ــــ عمران نے کہا۔

اور جواب میں لیگزری نے باس پیٹرک کی طرف سے چوکنا رہنے کے حکم سے لے کر پیٹرک کو ہیڈ کوارٹر اطلاع کرنے اور پھر باس ہنری کی طرف سے ہدایات ملنے تک ساری تفصیل خود بخود اس طرح بتا دی۔ جس طرح ٹیپ ریکارڈ چل رہا ہو۔

"وہ تمہارا باس پیٹرک اب کہاں ہے" ــــ عمران نے پوچھا۔

"وہ ہیڈ کوارٹر سے چلے گئے ہیں۔ کل ہیڈ کوارٹر کو سپیشل سپلائی جانی ہے۔ وہ اس کی نگرانی کے لئے ساتھ جاتے ہیں۔ میں نے ہیڈ کوارٹر باس ہنری کو فون کیا تھا کہ میں نے بے ہوش کر دیا ہے۔ باس ہنری نہیں ملے تھے ــــ اس لئے میں نے ان کے نمبر ٹو ہیری کو پیغام دے دیا تھا" ــــ لیگزری نے جواب دیا۔

"یہ سپیشل سپلائی کیا ہوتی ہے اور کس طرح جاتی ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مم ۔۔۔ مم ...... " ۔۔۔ لیگزی تذبذب کا شکار ہو گیا تھا۔

"سوچ لو ۔۔۔ اگر نہیں بتاؤ گے تو پھر سسکنا تمہارا مقدر بن جائے گا" ۔۔۔ عمران نے فوراً ہی کہا۔

"ب ب ۔۔۔ بتاتا ہوں ۔ یہ سپیشل سپلائی کچھ خام مال اور خوراک کی ہوتی ہے ۔ چار ٹرک مخصوص باڈی کے بنے ہوئے ہیں جو نارماک فارورڈنگ ایجنسی کے نچلے تہہ خانوں میں کھڑے ہیں ۔ یہ سپیشل سپلائی ہے جو ہیڈ کوارٹر کے سپیشل گیٹ سے اندر لے جائی جاتی ہے" ۔۔۔ لیگزی نے بتایا۔

اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔۔۔ عمران سپیکنگ" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ۔۔۔ میں تنویر بول رہا ہوں ۔ ابھی ابھی کسی پیٹرک کا فون آیا ہے ۔ وہ سپیشل سپلائی کی چیکنگ میں مصروف ہے ۔ اس نے کہا ہے کہ وہ آدھے گھنٹے میں پہنچ رہا ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے سنو ۔۔۔ اگر کسی ہنری کا یا چیف باس کا فون آئے تو اسے کہنا کہ احکامات کے مطابق آنے والوں کو بے ہوش کر کے ان کے میک اپ چیک کئے گئے ہیں وہ میک اپ میں نہیں ہیں ۔ لہجہ انتہائی مودبانہ رکھنا ۔ وہ پاور لینڈ کا چیف باس ہے"

عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں سمجھ گیا" ۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

"اور پیٹرک جیسے ہی آئے ۔ تم اسے لے کر یہاں کمرے میں آجانا ۔ ٹھہرو ۔ ہولڈ کرو ۔ میں پیٹرک کا حلیہ پوچھ کر تمہیں بتاتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا ۔ اور رسیور ایک طرف رکھ دیا ۔ چونکہ وہ باتیں اردو میں کر رہے تھے اس لئے اسے یقین تھا کہ لیگزی ان کی باتیں نہ سن سکا ہو گا۔

"ٹھیک ہے لیگزی ۔۔۔ اب آخری سوال کا جواب دے دو ۔ اس کے بعد میں تمہیں ٹھیک کر دیتا ہوں ۔ پیٹرک کا حلیہ بھی بتاؤ اور اس کی ہیڈ کوارٹر میں پوزیشن بھی" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس پیٹرک پاور لینڈ کا ڈائریکٹر ہے ۔ پہلے باس ترمذی اور باس ہنری ڈائریکٹر تھے اور مادام ایشلے چیئرمین تھی ۔ پھر پتہ چلا کہ باس ترمذی اور مادام ایشلے کسی ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکے ہیں تو ان کی جگہ باس ہنری چیئرمین بن گئے اور لیڈی ایشلے کی جگہ مادام جیکی کو ڈائریکٹر بنا دیا گیا ہے ۔۔۔ اور باس ترمذی کی جگہ ان کے گروپ کے آدمی باس پیٹرک کو ڈائریکٹر بنایا گیا ۔ کل یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ مادام جیکی بھی کسی ہوائی حادثے میں ہلاک ہو گئی ہے" ۔۔۔ اس بار لیگزی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔ اور ساتھ ہی اس نے پیٹرک کا حلیہ بھی بتا دیا۔

"یہ پیٹرک ہیڈ کوارٹر میں رہتا ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ وہ زیرو ونگ کا انچارج ہے ۔ سپلائی ونگ بھی اسے کہتے ہیں ۔ کرام سٹی کا چارج بھی اس کے پاس ہے" ۔۔۔ لیگزی نے

جواب دیا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔ عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور مڑ کر دوبارہ رسیور اٹھایا اور تنویر کو میٹرک کا حلیہ بتا کر رسیور رکھ دیا۔

"مجھے ٹھیک کر دو۔ فار گاڈ سیک ٹھیک کر دو۔ تم جس طرح کہو گے میں ویسا ہی کر دوں گا"۔۔۔۔ لیگزی نے اس بار گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

عمران نے سر ہلاتے ہوئے اُسے منہ کے بل الٹا کیا اور پھر اس کی دونوں ٹانگیں اوپر کو اٹھا کر اس نے اپنی دونوں ٹانگیں اس کے کندھوں کے آگے رکھیں۔۔۔۔ اور مخصوص انداز میں اس کی دونوں ٹانگوں کو نیچے کی طرف زور سے دبایا۔ دوسرے لمحے لیگزی کے حلق سے چیخ نکلی اور ساتھ ہی کھٹاک کھٹاک کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی لیگزی کے جسم میں یک لخت حرکت سی آ گئی۔۔۔۔ عمران اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ لیگزی کراہتا ہوا پلٹا اور پھر اچھل کر کھڑا ہوا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ جیسے ہی سیدھا ہوا اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔ وہ اس نے پلٹ کر سیدھا ہوتے وقت نکال لیا تھا۔

"اپنے ہاتھ اٹھا لو۔۔۔۔ اب میں دیکھتا ہوں تم بچ کر کیسے جاتے ہو" لیگزی نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ جس سچوئشن میں کھڑا تھا۔ وہ سچوئشن ایسی تھی کہ اگر وہ چاہتا تو عمران سمیت سب کو گولی مار سکتا تھا۔

"واہ۔۔۔۔ اسے کہتے ہیں نہلے پہ دہلا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اپنے دونوں ہاتھ سر کی طرف لے جانے لگا۔ لیگزی کا

ہوا ہاتھ عمران کا ہاتھ اٹھتے دیکھ کر قدرے ڈھیلا ہوا۔ اور عمران نے اُسی لمحے فائدہ اٹھایا وہ ہاتھ اٹھاتے اٹھاتے یک لخت اچھلا اور اس کی فلائنگ کک پوری قوت سے لیگزی کے سینے پر پڑی۔۔۔۔ اور لیگزی ایک زوردار چیخ مار کر کمرے کی پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔ جسے فوراً ہی صفدر نے کیچ کر لیا۔ عمران قلابازی کھا کر سیدھا ہوا۔ مگر لیگزی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا تو پھر نہ اٹھ سکا۔۔۔۔ صرف چند لمحوں کے لئے اس کا جسم تڑپا پھر اس کے حلق سے اور ناک سے خون کا فوارہ سا ابل پڑا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے گئے۔ عمران کی زوردار ضرب نے اس کا سینہ توڑ کر دل کو پھاڑ دیا تھا۔

"احمق آدمی"۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے کیپٹن شکیل سے کہا کہ وہ اسے اٹھا کر غسل خانے میں پھینک دے۔ کیپٹن شکیل لیگزی کی لاش کو اندر چھوڑ کر باہر آیا ہی تھا کہ دروازے کے باہر قدموں کی آواز ابھری اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر ان سب کو تیزی سے دیوار کے ساتھ لگ جانے کا اشارہ کیا اور خود اچھل کر دروازہ کے پٹ سے لگ گیا۔۔۔۔ دوسرے لمحے دروازہ باہر سے کھلا اور پھر ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ تنویر لیگزی کے میک اپ میں اس کے پیچھے تھا۔ جیسے ہی وہ آدمی اندر داخل ہوا عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اندر آنے والے کی کنپٹی پر ایک پٹاخہ سا چھوٹا اور وہ آدمی لہراتا ہوا نیچے فرش پر جا گرا۔ حلیے اور شکل و صورت سے وہ میٹرک تھا پاور لینڈ کا ڈائریکٹر۔

"تنویر۔۔۔۔ تم واپس جاؤ۔ میں اسی کے میک اپ میں وہیں آ رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے میٹرک کے نیچے گرتے ہی تنویر سے کہا۔ اور تنویر اسی

لمحے دروازے سے ہی واپس گھوم گیا۔ پیٹرک کنپٹی پہ مخصوص انداز میں اور بھرپور
بھرپور ضرب کھا کر بے ہوش ہو چکا تھا۔

"میں اس کا میک اپ کروں گا۔ اور پھر ہم یہاں سے سپیشل سپلائی والی
جگہ پہنچیں گے۔ اس کے بعد ہماری سپیشل سپلائی پاور لینڈ کے ہیڈکوارٹر
میں داخل ہو گی — اس لئے سب لوگ تیار ہو جاؤ۔ میں اس کا میک اپ کرتا
ہوں" — عمران نے کہا اور تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جدھر
تنویر میک اپ کا سامان چھوڑ آیا تھا۔

"یس سر — لیگزی بول رہا ہوں" — ہلکی سی کلک کی آواز سنائی
دیتے ہی لیگزی کی آواز سنائی دی۔

"اس گروپ کا کیا ہوا۔ تم نے رپورٹ دی تھی کہ انہیں بے ہوش کر دیا
گیا ہے" — ہنری نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"یس سر — میں نے انہیں بے ہوش کر دیا تھا۔ پھر ان کا میک اپ
چیک کیا گیا وہ میک اپ میں نہ تھے جناب باس پیٹرک نے خود ہی انہیں
چیک کیا ہے۔ وہ بھی اس وقت میرے پاس موجود ہیں" — لیگزی نے
مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا — بات کراؤ" — ہنری نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"یس — پیٹرک بول رہا ہوں باس" — چند لمحوں بعد پیٹرک کی
آواز رسیور پر ابھری۔

"پیٹرک — تم نے تسلی کر لی ہے" — ہنری نے قدرے طنزیہ

لہجے میں کہا۔

"یس باس ــــ میں نے خود تسلی کر لی ہے۔ وہ میک اپ میں نہیں ہیں اور نہ ہی ان کے سامان سے ایسی کوئی مشکوک چیز برآمد ہوئی ہے۔ ان کے کاغذات بھی درست ہیں اور سیاحوں کے ہی ہیں" ــــ پیٹرک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ میں نے خود ایل سکسٹی فورہیلی کاپٹر کے ذریعے ان کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ ایل سکسٹی فور ناقابل شکست ہے ــــ جب تم نے پہلی بار مجھے رپورٹ دی تھی تب بھی مجھے یقین تھا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر ایک آدھ آدمی ہوتا تو شاید وہ کسی نہ کسی طرح بچ گیا ہوگا لیکن سارے کے سارے صحیح سلامت ہوں، ناممکن تھا ــــ بہرحال تسلی ہو گئی یہ اچھا ہے۔ اب تم سپیشل سپلائی لے کر آؤ۔ اس کے بعد مادام جیکی کی جگہ تیسرا ڈائریکٹر چننے کے لئے میں میٹنگ کال کرنا چاہتا ہوں" ــــ ہنری نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"یس باس ــــ میں کل صبح پہنچ جاؤں گا۔ ویسے ایک درخواست ہے اگر قبول فرمائیں تو" ــــ پیٹرک نے کہا۔

"درخواست ــــ کیسی درخواست" ــــ ہنری نے چونک کر پوچھا۔

"باس ــــ ناراک میں میری ایک فرینڈ ہے۔ باربرا۔ وہ آج کل کرام سٹی آئی ہوئی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو اُسے میں ہیڈ کوارٹر لے آؤں۔ صرف چند دن رہ کر چلی جائے گی" ــــ پیٹرک نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"باربرا ــــ یہ کون ہے۔ پہلے تو تم نے اس کا کبھی ذکر نہیں کیا" ہنری نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس ــــ اس کے بغیر میں اپنے آپ کو بے حد تنہا محسوس کرتا ہوں۔ میں نے اُسے ناراک سے بلوایا تھا کہ چلو ملاقات ہو جائے گی۔ اب وہ آگئی ہے باس۔ انتہائی بے ضرر اور عام سی عورت ہے۔ اگر آپ اجازت دے دیں تو وہ ہیڈ کوارٹر میں میرے پاس دو چار روز رہ لے گی ــــ اس کے بعد میں اُسے واپس بھیج دوں گا۔ ہر قسم کی ذمہ داری میری ہو گی باس" پیٹرک نے کہا۔

"لیکن تمہیں تو معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر میں کوئی غیر متعلق آدمی داخل نہیں ہو سکتا۔ اور پھر اب تو میں نئے ڈائریکٹر کے لئے سپیشل میٹنگ کال کرنا چاہتا ہوں" ــــ ہنری نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔

"باس ــــ وہ مین ہیڈ کوارٹر میں تو نہیں آئے گی صرف زیرو ونگ میں میرے پاس رہے گی۔ آپ یقین کریں وہ بالکل عام سی عورت ہے۔ اس کا زیرو زین ونگ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ میں نے بھی اُسے صرف اتنا بتایا ہوا ہے کہ میں یہاں ایک لیبارٹری میں ملازم ہوں اور بس ــــ ویسے اس میٹنگ کال کرنے کی بھی ضرورت نہیں آپ جسے چاہیں ڈائریکٹر نامزد کر دیں" ــــ پیٹرک نے کہا۔

"لیکن تم ڈائریکٹر ہو۔ تم ہو سکتا ہے کوئی اعتراض کرو" ــــ ہنری نے کہا۔

"باس جب آپ مجھ پر اتنے مہربان ہیں تو پھر میں نے کیا اعتراض کرنا ہے باس۔ میں تو آپ کا احسان مند ہوں اور رہوں گا" ــــ پیٹرک نے کہا اور ہنری کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ آگئی۔

"تو پھر تمہیں کوئی اعتراض نہیں۔ میں جسے چاہوں نامزد کر دوں"۔ ہنری نے کہا۔

"بالکل ۔۔۔ باس بالکل ۔۔۔ آپ مالک مختار ہیں" ۔۔۔ پیٹرک نے فوراً جواب دیا۔

"جیکولین کو جانتے ہو ۔۔۔ وڈ لینڈ کی جیکولین" ۔۔۔ ہنری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس ۔۔۔ اچھی طرح جانتا ہوں" ۔۔۔ پیٹرک نے کہا۔

"اگر میں اسے نامزد کر دوں۔ تب۔ سوچ لو۔ وہ تمہاری مخالف رہی ہے" ۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جب آپ مجھ پر احسان کر رہے ہیں تو میں کیا اعتراض کر سکتا ہوں" ۔۔۔ پیٹرک نے جواب دیا۔

"او۔ کے ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ اب میری تسلی ہو گئی ہے۔ اب میٹنگ کی ضرورت نہیں اور تم بے شک اپنی باربرا کو لے آؤ۔ یہاں اسے ایک ہفتہ رکھو، مہینہ رکھو چاہے ساری عمر کے لئے رکھو مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔۔۔ میں سپیشل کمپیوٹر کو ہدایات جاری کر دوں گا" ۔۔۔ ہنری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تھینک یو باس ۔۔۔ تھینک یو" ۔۔۔ پیٹرک نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے" ۔۔۔ ہنری نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ جیکی کی

طرح جیکولین بھی ہنری کی پرانی دوست تھی۔ وہ اکٹھے ہی جرائم کی دنیا میں آئے تھے۔ اور پھر طویل عرصہ تک اکٹھے رہے تھے۔ اس کے بعد جیکولین ترندی کی طرف جھک گئی اور ہنری کا اس سے جھگڑا ہو گیا ۔۔۔ لیکن بعد ازاں ان کی صلح ہو گئی۔ لیکن اس دوران ہنری جیکی کی طرف مائل ہو چکا تھا۔ اس لئے اس نے جیکی کو ڈائریکٹر بنا کر ہیڈ کوارٹر بلوا لیا۔ لیکن اب جیکی کی موت کے بعد اس کی نظر انتخاب جیکولین پر پڑی ۔۔۔ لیکن صرف ایک مشکل تھی کہ جیکولین اور پیٹرک ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے۔ اور پیٹرک بہرحال ڈائریکٹر تھا۔ اگر اس کا ووٹ خلاف چلا جاتا تو جیکولین ڈائریکٹر نہ بن سکتی تھی ۔۔۔ آج یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا تھا۔ پیٹرک نے اپنی دوست باربرا کو ہیڈ کوارٹر لے آنے کے چکر میں اعتراض ختم کر دیا۔ اس طرح ہنری نے ایک تیر میں دو نشانے کر لئے تھے۔ پیٹرک بھی احسان مند ہو گیا اور جیکولین بھی ہیڈ کوارٹر آ جائے گی ۔۔۔ اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور بیری کو ہدایات جاری کیں کہ زیرو ونگ سپیشل کمپیوٹر میں یہ فیڈ کر دیا جائے کہ باس پیٹرک کے ساتھ ایک عورت ہیڈ کوارٹر میں آئے گی جس کا نام باربرا ہے ۔۔۔ اسے اندر آنے کی اجازت دے دی جائے۔ اور پھر رسیور رکھ کر اس نے اطمینان سے ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی کتاب اٹھائی تاکہ اس کا مطالعہ کر سکے۔

نارا کارو ڈنگ ایجنسی کی عمارت خاصی بڑی اور شاندار تھی۔ وہاں بڑے سے ہال کمرے میں دس کے قریب ٹرک کھڑے تھے۔ جب کہ ایک سائیڈ پر ایک شیشے کا کیبن بنا ہوا تھا ——— جس کے دروازے پر منیجر کی تختی لگی ہوئی تھی۔

سرخ رنگ کی مخصوص جیپ بلڈنگ کے سامنے آکر رکی اور پھر اس میں سے عمران نیچے اترا۔ اس کے ساتھ جولیا تھی۔ جو اس وقت ایک اور میک اپ میں تھا ——— جولیا نے انتہائی بھڑکدار لباس پہن رکھا تھا اور اس کے چہرے پر ایسا میک اپ تھا جیسے عام طور پر نچلے درجے کی عورتیں زیبائش کے لئے کرتی ہیں۔ عمران اس وقت پیٹرک کے میک اپ میں تھا۔ اس نے کشمشی رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا ——— اور اس کے کالر ہول میں سرخ رنگ کا پلاسٹک کا بنا ہوا پھول لگا ہوا تھا۔

جیپ سے نیچے اتر کر عمران نے جولیا کا ہاتھ بڑی بے تکلفی سے پکڑا

اور منیجر کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اس طرح نخرے سے چل رہی تھی جیسے وہ حسینۂ عالم ہو اور اس وقت حسینۂ عالم کا چیلنج جیت کر پبلک میں آ رہی ہو۔

عمران بار بار بڑی میٹھی نظروں سے جولیا کو دیکھتا اور جولیا بھی مسکرا کر اسے دیکھتی اور پھر سر جھٹک کر آگے بڑھ جاتی۔ ہال کمرے میں موجود افراد عمران اور جولیا دونوں کو بڑی دلچسپ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ان کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی ——— لیکن عمران اور جولیا ان کی پرواہ کئے بغیر منیجر کے کیبن کی طرف بڑھتے گئے۔ عمران نے کیبن کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔ سامنے بڑی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ پیٹرک کو اندر داخل ہوتا دیکھ کر احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ آگئے باس" ——— منیجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— یہ ہماری دوست باربرا ہے۔ یہ بھی ہمارے ساتھ ہیڈ کوارٹر جائے گی" ——— عمران نے بڑے نخوت بھرے انداز میں کہا۔

"یس باس" ——— منیجر نے جولیا کے سامنے احتراماً سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"سپلائی تیار ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"یس باس ——— بالکل تیار ہے۔ آئیے معائنہ کر لیجئے۔ میں آپ ہی کا انتظار کر رہا تھا" ——— منیجر نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

منیجر نے مڑ کر اپنی پشت پر موجود الماری کے پٹ کھولے۔ اور اندر ہاتھ کر کے کوئی بٹن دبایا تو الماری تیزی سے ایک طرف کھسک

گئی۔ اب دوسری طرف نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں دکھائی دینے لگی تھیں۔

"آئیے باس" ـــــ منیجر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"تم چلو ـــ میں اور باربا اکٹھے تمہارے پیچھے آئیں گے" عمران نے کہا۔

اور منیجر نے ایک لمحے کے لئے حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھا پھر کندھے جھٹک کر سیڑھیاں اترنے لگا۔ عمران اور جولیا اس کے پیچھے سیڑھیاں اترنے لگے ـــ سیڑھیوں کے اختتام پر ٹھوس دیوار تھی۔ منیجر نے آخری سیڑھی کے دائیں کونے میں مخصوص انداز میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں سمٹ گئی۔ اور وہ کراس کر کے آگے بڑھ گئے ـــ یہ ایک بہت بڑا ہال کمرہ تھا جس میں آگے پیچھے بڑے بڑے بند باڈی کے چار ٹرک کھڑے تھے۔ ٹرکوں پر گہرا زرد رنگ کیا گیا تھا۔ اور اس پر سرخ رنگ کی دھاریاں پڑی ہوئی تھیں ـــ ٹرکوں کے ساتھ چار لمبے تڑنگے آدمی کھڑے تھے۔ ان سب نے بھی ٹرکوں کے رنگ جیسا لباس پہنا ہوا تھا۔ ان چاروں نے عمران کو دیکھتے ہی بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا عمران نے سر ہلا دیا۔

"انہیں اوپن کرو ـــ صاحب چیک کر لیں" ـــ منیجر نے ان چاروں افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور وہ چاروں تیزی سے ٹرکوں کی طرف بڑھے۔ انہوں نے ٹرکوں کے پیچھے بمپروں کے نیچے لگے ہوئے لیور کھینچے تو ٹرکوں کی عقبی چادر درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں سمٹ گئی ـــ ٹرکوں کے اندر مختلف قسم کا سامان بھرا ہوا تھا۔ دو ٹرکوں میں کھانے پینے کے سامان کے بند ڈبے اور دو ٹرکوں میں مشینری تھی

"ٹھیک ہے باس" ـــ منیجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے بند کر دو" ـــ عمران نے کہا۔

اور ڈرائیوروں نے جلدی سے آگے بڑھ کر ٹرک بند کر دیئے۔

"سر ـــ اجازت ہے" ـــ ایک ڈرائیور نے منیجر اور عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں جاؤ" ـــ منیجر نے اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ڈرائیور تیزی سے ڈرائیونگ سیٹوں کی طرف لپکے۔ منیجر نے دیوار کی ایک سائیڈ پر ایک باکس نما مشین کے نیچے لگا ہوا سرخ رنگ کا ہینڈل کھینچا ـــ تو کمرے کی سامنے کی دیوار کسی ڈھکن کی طرح اوپر اٹھتی چلی گئی۔ سرنگ نما راستہ اب اوپر کو چڑھتا دکھائی دے رہا تھا۔ سب سے پہلا ٹرک سٹارٹ ہوا اور آگے بڑھ گیا۔ باقی ٹرک بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

"آئیے سر ـــ آپ تو ذرا ٹھہر کر جائیں گے۔ کچھ پینے پلانے کا کام ہو جائے۔ میں مادام کو ایک سو سال پرانی وہسکی پیش کرنا چاہتا ہوں" منیجر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری ـــ مادام کچھ شاپنگ کرنا چاہتی ہیں۔ اس لئے وہاں وقت لگ جائے گا۔ تھینک یو" ـــ عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور جولیا کا ہاتھ پکڑے واپس دفتر کی طرف آ گیا۔ منیجر اس بار پیچھے پیچھے تھا۔ دفتر سے نکل کر عمران دوبارہ اپنی جیپ میں آ بیٹھا۔ جولیا اچھل کر ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اور عمران نے جیپ آگے بڑھا دی۔

"اب ڈرائیوروں کی جگہ ساتھی لیں گے یا" ـــ جولیا نے جیپ چلتے ہی کہا۔

"نہیں ـــــ ڈرائیور مخصوص ہیں اور وہاں چیکنگ کمپیوٹر میں ان کی پوری تفصیلات فیڈ ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے افراد اندر نہیں جا سکیں گے۔ اس لئے صفدر اور دوسرے ساتھیوں کو ان ٹرکوں کے اندر سوار کرانا ہو گا" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے جیپ ایک چوک سے موڑ کر باہر کی طرف جانے والی سڑک پر ڈال دی۔ کراس کے اختتام سے ذرا پہلے ایک عمارت زیر تعمیر تھی۔ جیسے ہی عمران کی جیپ وہاں پہنچی ایک دیوار کی آڑ سے صفدر باہر آ گیا۔ عمران نے جیپ روک دی۔

"جلدی کرو ـــــ اندر بیٹھ جاؤ" ـــــ عمران نے کہا۔ اور صفدر کے پیچھے تنویر اور کیپٹن شکیل بھی دیوار کی آڑ سے باہر آ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ جیپ میں سوار ہو چکے تھے۔ عمران نے جیپ آگے بڑھا دی۔ جیپ کا پچھلا حصہ بند تھا۔ اس لئے وہ باہر سے نظر نہ آ سکتے تھے۔

"پچھلے ٹرک میں خاصی گنجائش موجود ہے۔ لیوہمبر کے نیچے ہے۔ میں نے چلتے ہوئے ٹرک میں دروازہ بھی کھولنا ہے اور اندر بھی داخل ہونا ہے" عمران نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اندر تو تازہ ہوا نہ جا سکتی ہو گی" ـــــ جولیا نے کہا۔

"یہی تو بتا رہا ہوں۔ اندر داخل ہونے کے بعد اندر سے دروازہ بند نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے تم لوگ اس وقت اندر داخل ہو گے جب ہیڈ کوارٹر نزدیک آ جائے گا ـــــ اس کے بعد جولیا جیپ چلائے گی اور میں باہر سے ٹرک کو بند کر دوں گا۔ اتنی ہوا بہرحال اندر موجود ہو گی کہ تم لوگ ہیڈ کوارٹر کے اندر تک زندہ سلامت پہنچ سکو گے"

عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اندر پھر کیا پوزیشن ہو گی۔ ظاہر ہے ڈرائیور تو وہاں موجود ہوں گے" صفدر نے کہا۔

"میں نے پیٹرک سے سب کچھ اگلوا لیا ہے۔ مکمل تفصیلات۔ وہ خاصا سخت جان واقع ہوا تھا۔ لیکن جب اس کی دو چار ہڈیاں مسلسل ٹوٹیں تو اس نے سب کچھ بتا دیا ـــــ ہیڈ کوارٹر کے زیر زمین کے سپیشل گیٹ سے ٹرک اندر جاتے ہیں۔ یہ گیٹ ایک پہاڑی ٹیلے کے نیچے ہے۔ اس پہاڑی ٹیلے کی نشانی یہ ہے۔ کہ اس کے اوپر جا کر دو ستون سے بن جاتے ہیں ـــــ جیسے ہی ٹرک وہاں پہنچیں گے پہلے ٹرک کا ڈرائیور نیچے اترے گا۔ اور ٹیلے کے اوپر چڑھ کر پہلے ایک ستون کو مخصوص انداز میں ہلانے کی کوشش کرے گا۔ پھر دوسرے کو۔ اس کے بعد وہ نیچے اتر آئے گا اور دوسرا ڈرائیور یہی عمل کرے گا۔ اس طرح چاروں ڈرائیور ایسا کریں گے تو نیچے موجود سپیشل کمپیوٹر اس دوران انہیں چیک کرے گا ـــــ اس کے بعد میں اور جولیا ٹیلے پر جائیں گے۔ پیٹرک چونکہ ڈائریکٹر ہے۔ اس لئے اس کو عام انداز میں چیک نہیں کیا جاتا بلکہ یہ کالر میں لگا ہوا سرخ پھول سپیشل اجازت نامہ ہے۔ اس پھول کو جیسے ہی دونوں ستونوں سے باری باری ٹچ کیا جائے گا کمپیوٹر اوکے کر دے گا ـــــ اور جولیا صرف اپنا نام بتلائے گی بار بار۔ اور کمپیوٹر اوکے کر دے گا۔ پھر ہم نیچے اتر آئیں گے۔ اور ٹیلا خود بخود ایک طرف ہٹ جائے گا۔ پہلے ٹرک اندر جائیں گے۔ اس کے بعد ہماری جیپ ـــــ ٹرک اور جیپ ایک بڑے ہال نما کمرے میں جا کر رک

جائیں گے ۔ ڈرائیور ایک ملحقہ کمرے میں چلے جائیں گے جہاں وہ اس وقت تک رہیں گے جب تک میں انہیں واپسی کی اجازت نہ دوں گا ـــــ سیلانی کو میں خود اپنی نگرانی میں مشینوں کے ذریعے اتروا کر بھجواؤں گا۔ اس کے بعد میں ٹرکوں کو واپس بھیجوں گا۔ اور خود اپنے دفتر جا کر چیف باس ہنری کو رپورٹ دوں گا۔ اب ایسا ہوگا کہ ڈرائیوروں کو کمرے میں بھیج کر میں تم لوگوں کو پہلے ٹرک سے نیچے اتاروں گا اور اپنے دفتر میں چھپا دوں گا ـــــ جولیا بھی وہیں بیٹھے گی۔ ٹرکوں کو واپس بھجوا کر میں جولیا سمیت ہنری کے پاس جاؤں گا۔ اور پھر ہنری جب قابو میں آجائے گا تو اس کے بعد پاور لینڈ کا پورا ہیڈ کوارٹر ہمارے قبضے میں ہوگا" ـــــ عمران نے خلاف توقع پوری سنجیدگی سے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ـــــ آپ نے تو ایسے کہہ دیا ہے جیسے پاور لینڈ بین الاقوامی مجرموں کا ہیڈ کوارٹر نہ ہو بلکہ کوئی عام سا کلب ہو" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے ۔ یہ تو میں نے اپنے طور پر امکانی صورت بتائی ہے ـــــ ہو سکتا ہے ہو بہو ایسا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہو ۔ اس لئے ہمیں ہر صورت حال کے لئے تیار رہنا ہوگا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل کی بات بھی درست ہے ۔ لیکن میرا تجربہ ہے کہ بعض اوقات انتہائی کٹھن نظر آنے والا مشن اتنی آسانی سے مکمل ہو جاتے ہیں کہ آدمی کو یقین نہیں آتا" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لو بھئی تیار ہو جاؤ ۔ وہ سامنے ٹرک جاتے نظر آ رہے ہیں ۔ پہلے میں ان سے آگے جاؤں گا اور پھر عین اس وقت پیچھے آؤں گا جب ہیڈ کوارٹر نزدیک ہوگا ـــــ تم سب تیار رہو ۔ تمہیں دوڑ کر ٹرک پر چڑھنا ہوگا" ـــــ عمران نے کہا اور وہ سب چونک کر سیدھے ہو گئے ۔ سامنے وہی چار ٹرک قطار کی صورت میں جاتے دکھائی دے رہے تھے اور جیپ اب خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ان کے قریب ہوتی جا رہی تھی ۔

ہنری یں لیبارٹری میں اپنے مخصوص دفتر میں بیٹھا سامنے رکھی مشین پر جلتے بجھتے بلبوں اور ڈائلوں پر تھرکتی ہوئی سوئیوں کو بغور دیکھ رہا تھا —— لیبارٹری میں اس وقت ایک اہم پروجیکٹ پر کام ہو رہا تھا اور لیبارٹری کے انتہائی وسیع و عریض ہال نما کمرے میں ہر طرف عجیب و غریب مشینوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ تمام مشینیں کام کر رہی تھیں —— اور مشین کے سامنے سٹول پر بیٹھا ہوا ایک ایک شخص ان کی کارکردگی کو ساتھ ساتھ چیک کر رہا تھا۔ اس وسیع و عریض ہال کے ایک کونے میں شفاف شیشے کا بنا ہوا کیبن ہنری کا خاص دفتر تھا۔ اس دفتر میں میز پر ایک کافی بڑی مشین رکھی ہوئی تھی —— یہ تمام مشینوں کی کارکردگی کا نتیجہ پیش کرنے والی مشین تھی۔ اور ہنری اس مشین کے ذریعے پروجیکٹ پر ہونے والے کام کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ کہ پاس پڑے سرخ رنگ کے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی —— ہنری

نے چونک کر ٹیلی فون کی طرف دیکھا۔ اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس —— ہنری اسٹنڈنگ" —— ہنری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہیری بول رہا ہوں جناب" —— دوسری طرف سے ہنری کے نمبر ٹو باس ہیری کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے" —— ہنری نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"باس —— ایک اہم بات کرنی ہے۔ باس پیٹرک تھوڑی دیر پہلے سپیشل سپلائی لے کر آئے ہیں۔ میں سپر چیکنگ کمپیوٹر پر موجود تھا۔ ٹرک میں سے تین افراد نکل کر باس پیٹرک کے دفتر میں گئے اور اب بھی وہیں موجود ہیں —— یہ تینوں اجنبی ہیں اور ٹرک کے اندر بند ہو کر آئے ہیں" —— ہیری نے کہا۔

"کیا —— کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو" —— ہنری نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس —— میں نے سپر چیکنگ کمپیوٹر پر انہیں خود چیک کیا ہے۔ ڈرائیوروں کے اپنے کمرے میں جانے کے بعد باس پیٹرک نے خود ایک ٹرک کا دروازہ کھولا اور تین افراد باہر آگئے —— باس پیٹرک انہیں لے کر خود اپنے دفتر میں گئے۔ ان کے ساتھ جو عورت باربرا آئی ہے جس کے متعلق آپ نے مجھے پہلے ہی ہدایات دے دی ہیں وہ بھی ساتھ ہی دفتر میں گئی ہے اور اس وقت باس پیٹرک سپلائی زیرو روم تک بھجوانے میں مصروف ہیں" —— ہیری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

" اوہ ـــ اوہ ـــ دھوکہ ـــ بہت بڑا دھوکہ ـــ اوہ میں اب سمجھا ـــ ڈیمی بیٹ ـــ اچھا تم ایسا کرو کہ ایکٹی ریز کے ذریعے پیٹرک کو چیک کرو۔ کیا واقعی یہ اصل پیٹرک ہے۔ اور سنو ایکٹی ریز سپیشل استعمال کرنا تاکہ پیٹرک کو اس چیکنگ کا احساس بھی نہ ہو ـــ اور مجھے مین لیبارٹری میں کنکٹ کرو۔ میں خود اسے دیکھنا چاہتا ہوں" ہنری نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس ـــ ابھی لیجیے باس" ـــ ہیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی لائن ڈیڈ ہوگئی۔ ہنری نے رسیور رکھ دیا۔ وہ بری طرح اپنے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں۔ اور گال بری طرح پھڑکنے لگے تھے ـــ اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے سے ہو رہے تھے۔ چند لمحوں بعد سامنے رکھی مشین میں سے مخصوص انداز میں بجنے والی سیٹی کی آواز بلند ہوئی اور ہنری نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ایک بٹن پریس کر دیا ـــ دوسرے لمحے مشین کے اوپر لگی ہوئی بڑی سی سکرین کا ایک کونہ چوکھٹے کے انداز میں روشن ہوگیا۔ پہلے تو اس پر جھماکے سے ہوتے رہے پھر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال کمرہ تھا ـــ جس میں اس وقت چار ٹرک کھڑے تھے۔ اور مختلف خودکار مشینیں ان ٹرکوں میں سے مال نکال نکال کر مخصوص راستوں پر ڈال رہی تھیں۔ ایک سائیڈ پر دیوار کے ساتھ پیٹرک کھڑا تھا۔ وہ بڑے مطمئن انداز میں کھڑا کام ہوتا دیکھ رہا تھا۔ ہنری نے پیٹرک کو دیکھ کر ہونٹ بھینچ لیے ـــ چند لمحے پیٹرک نظر آتا رہا پھر اچانک جس جگہ پیٹرک کھڑا تھا۔ اس کے اوپر چھت میں سے ہلکے نیلے رنگ کی

شعاعوں کی چادر سی نکل کر نیچے کھڑے پیٹرک پر پڑی اور پیٹرک اس میں نہا سا گیا۔ لیکن چونکہ ہنری جانتا تھا کہ یہ ریز کسی طرح بھی انسانی آنکھ سے نظر نہیں آ سکتیں ـــ اس لئے پیٹرک اسی طرح اطمینان سے کھڑا رہا۔ اچانک ریز میں ہلچل سی پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی پیٹرک کی شکل دھندلی ہونے لگ گئی۔ چند لمحوں بعد دھندلاہٹ ختم ہوئی تو ہنری بے اختیار کرسی سے اچھل کر کھڑا ہوگیا ـــ کیونکہ اب وہاں پیٹرک کی بجائے ایک ایشیائی کھڑا ہوا تھا۔

" اوہ اوہ ـــ یہ تو عمران ہے۔ عمران پیٹرک کے روپ میں۔ اوہ یہ کیا ہوگیا" ـــ ہنری نے اتنے زور سے دانتوں میں ہونٹ دبائے کہ اسے منہ میں خون کا ذائقہ سا محسوس ہونے لگا۔ اسی لمحے ریز ختم ہوگئیں اور اب سکرین پر دوبارہ پیٹرک کھڑا نظر آنے لگا۔ ہنری نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا ـــ تو سکرین کے کونے پر نمودار ہونے والا چوکھٹا تاریک ہوگیا۔ ساتھ ہی ٹیلی فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی اور ہنری نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

" ہیری سپیکنگ باس ـــ آپ نے دیکھا کہ وہ پیٹرک باس نہیں ہے۔ بلکہ کوئی ایشیائی ہے" ـــ ہیری کی پرجوش آواز سنائی دی۔

" سنو ہیری ـــ غضب ہوگیا۔ یہ ایشیائی وہی عمران ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا عمران۔ اور باقی افراد اس کے ساتھی ہیں۔ یہ لوگ انسان نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ میں نے ایل سکسٹی فور ہیلی کاپٹر سے خود انہیں ان کی جیپوں سمیت تباہ کر دیا تھا ـــ لیکن یہ پھر بھی نہ صرف زندہ ہیں بلکہ صحیح سلامت ہیں اور یقیناً لیگزی اور پیٹرک ان کے ہتھے چڑھ گئے ہیں۔ اور اب مجھے سمجھ آرہی ہے کہ عمران باربرا کے سلسلے میں کیوں اتنا زور دے رہا تھا۔ اوہ کیونکہ کوئی عورت سپلائی کے ساتھ نہ آسکتی تھی ـــ اوہ اوہ" ـــ ہنری نے

بُری طرح اپنے بال نوچتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس۔ یہ عورت بھی تو مردوں کی طرح ٹرک میں چھپ کر آسکتی ہے" ہیری نے کہا۔

"ہاں — آ تو سکتی تھی لیکن کوئی چکر ہوگا۔ بہرحال اب ان کا فوری خاتمہ ہونا چاہیئے۔ فوری۔ تم ایسا کرو میگنٹ زیرو آپریٹس کو آن کر کے پورا زیرو ونگ ہی اڑا دو۔ تباہ کر دو۔ زیرو ونگ کو" — ہنری نے چیختے ہوئے کہا۔

"مم — مم — مگر باس زیرو ونگ کی بجائے ان کا خاتمہ بھی ہو سکتا ہے" ہیری نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ پورا زیرو ونگ اڑا دو۔ فوراً۔ یہ لوگ انسان نہیں شیطان ہیں۔ فرداً فرداً ان کا خاتمہ ناممکن ہے۔ اور اب یہ ہیڈکوارٹر کے اندر آ چکے ہیں — اب کوئی رسک نہیں لیا جا سکتا۔ حکم کی تعمیل کرو۔ فوراً جلدی" — ہنری نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس — ابھی باس" — ہیری نے گھبرائے ہوئے اور بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور ہنری نے پوری قوت سے رسیور کریڈل پر پٹخا۔ اس کا چہرہ پسینے سے بھیگ گیا تھا۔ وہ شیشے کے کیبن سے باہر نکلا اور پھر تقریباً بھاگتا ہوا ہال کمرے کے گیٹ سے باہر نکل کر بجلی کی سی تیزی سے بھاگتا ہوا راہداری کے اختتام پر جا کر رکا — اس نے ایک دروازہ کھولا۔ اور ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرے کا دروازہ بند کر کے اس نے سوئچ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ ہنری بار بار مٹھیاں بھینچ رہا تھا — اس کی آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں۔ وہ جوش اور غصے میں

[ہن]ری کو زیرو ونگ اڑانے کا حکم تو دے بیٹھا تھا۔ لیکن یہ خیال اُسے بعد میں [آ]یا کہ زیرو ونگ اور مین ونگ آپس میں میگنٹ زیرو آپریٹس کے تحت جڑے [ہو]ئے ہیں — اور جیسے ہی زیرو ونگ تباہ ہوا۔ مین ونگ کا میگنٹ آپریٹس [بھ]ی خود بخود آن ہو جائے گا۔ لیکن اب ہیری کو منع کرنے کا وقت نہ رہا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ہیری رابطہ ختم ہوتے ہی میگنٹ آپریشن روم کی [ط]رف لپکا ہوگا — اب تو ایک ہی صورت تھی کہ یہ زیرو ونگ تباہ ہونے سے پہلے مین ونگ کا آپریٹس زیرو ونگ سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اس لئے وہ اب مین ونگ کے میگنٹ آپریشن روم کی طرف دوڑا جا رہا تھا۔

کمرہ جیسے ہی رکا۔ وہ دروازہ کھول کر بھاگتا ہوا۔ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچا۔ اس کمرے کے ایک کونے میں نیلے رنگ کی مشین فرش سے چھت تک چلی گئی تھی — اور اس میں نیلے رنگ کے بڑے بڑے پائپ چاروں طرف دیواروں میں غائب ہو رہے تھے۔ ہنری تیزی سے مشین کی طرف لپکا۔ اور اس نے یوں اچھل کر اس کا ایک لیور نیچے کی طرف دبایا۔ جیسے اگر اُسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو قیامت ٹوٹ پڑے گی۔ لیور نیچے ہوتے ہی مشین میں گڑگڑاہٹ کی تیز آواز ابھری — اور مشین سے نکل کر نیچے فرش کی طرف جانے والا پائپ یکلخت دونوں اطراف سے سکڑ کر پیچھے کی طرف ہٹا اور درمیان میں خلا سا پیدا ہو گیا۔ ہنری نے اطمینان کا طویل سانس لیا — اور پھر مشین کا ایک خانہ کھول کر اس نے اس میں موجود لوہے کی پائپ کیپ اٹھائی اور اُسے مشین والے حصے کے سرے پر چڑھا کر اس نے اس کی سائیڈ میں لگا ہوا لیور اوپر کر دیا۔ کیپ نے اب اس پائپ کے سرے کو پوری طرح بند کر دیا — اُسی لمحے دوسرے

حصے کے کھلے سوراخ سے نیلے رنگ کا ایک تیز شعلہ نکلا اور وہ سیدھا پائپ کیپ پر پڑا۔ شعلہ صرف ایک بار ہی لپکا تھا۔ لیکن اس ایک بار کی وجہ سے پائپ کیپ سرخ انگارہ ہو گئی ۔۔۔ اور ایک طرف کھڑے ہنری کا جسم بے اختیار لرزنے لگا۔ اگر یہ شعلہ ایک لمحہ پہلے نکلتا تو اس وقت پورا مین ونگ پرزے پرزے ہو چکا ہوتا۔ عین اسی لمحے کمرے کا فرش اور دیواریں بری طرح لرزنے لگیں ۔۔۔ اور پھر اس قدر خوف ناک دھماکے کی آواز سنائی دی کہ ہنری نے بے اختیار دیوار کا سہارا لیا۔ کمرے کا فرش بری طرح کانپ رہا تھا۔ ایسے جیسے کوئی خوف ناک زلزلہ آگیا ہو۔ یہ حرکت صرف چند سیکنڈ رہی اور اس کے بعد ہر چیز ساکت ہو گئی۔ ہنری نے پہلے تو ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ مسلسل تیز تیز سانس لیتا چلا گیا۔ ہیڈ کوارٹر کا زیرو ونگ تباہ ہو چکا تھا ۔۔۔ گو یہ ایک اہم ونگ تھا۔ اور ہنری جانتا تھا کہ اس کی تباہی سے پاور لینڈ کو کس قدر بھاری نقصان اٹھانا پڑے گا۔ لیکن اسے کم از کم ایک اطمینان تھا کہ اس نے اس طرح پاور لینڈ کے بدترین دشمنوں کا خاتمہ کر دیا ہے ۔۔۔ وہ تیزی سے دوبارہ لفٹ والے کمرے میں آیا۔ اور پھر لفٹ جب اوپر پہنچ کر رکی تو وہ اسی طرح دوڑتا ہوا واپس اسی ہال میں آیا۔

"ب ۔۔۔ ب ۔۔۔ باس ۔۔۔ زیرو ونگ تباہ ہو گیا ہے۔ مکمل طور پر" اس کے ہال میں داخل ہوتے ہی ایک آدمی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ میرے ہی حکم سے اسے تباہ کیا گیا ہے ۔ یہ ضروری تھا" ۔۔۔ ہنری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس ۔۔۔ یہ تباہی اوپر سطح زمین پر بھی پھیلی ہو گی۔ اور اس کے

کے اور لرزش دور دور تک گئی ہو گی۔ اس طرح حکومت ایکریمیا کو بھی یقیناً اس کی اطلاع مل جائے گی" ۔۔۔ ایک اور نے کہا۔

"ہاں ۔ مجھے معلوم ہے۔ لیکن تم لوگ اپنا کام کرو۔ میں اسے خود ہی سنبھال لوں گا" ۔۔۔ ہنری نے کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کیبن میں گھس گیا۔ اسی لمحے سرخ رنگ کے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور ہنری نے بجلی کی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ ہنری نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"باس ۔ حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔ زیرو ونگ ان لوگوں سمیت مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ ویسے باس ۔ انتہائی خوف ناک دھماکہ ہوا۔ اور گرد کے بادل ہر دور دور تک پھیل گئے ہیں" ۔۔۔ ہیری کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اچھا سنو۔ ان لوگوں کی لاشیں بھی تلاش کرو۔ اور فوری طور پر پلانڈ ونگ کی تمام مشینری اس زیرو ونگ کو مکمل طور پر کیموفلاج کرنے میں لگا دو۔ مکمل سیکشن ۔۔۔ باقی سارا کام بند کر دو۔ میں اس کے لئے تمہیں زیادہ سے زیادہ چار گھنٹے دے سکتا ہوں" ۔۔۔ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ۔ چار گھنٹے تو بہت تھوڑے ہیں۔ بہت بڑا ایریا تباہ ہوا ہے" ہیری نے کہا۔

"شٹ اپ نانسنس۔ چار گھنٹے بھی بہت ہیں۔ سارا کام بند کر کے اسی کام میں لگ جاؤ۔ تمام سیکشنز میں کام بند کر دو۔ اور اسے فوری طور پر کیموفلاج کرو ۔۔۔ فوری طور پر" ۔۔۔ ہنری اتنے زور سے چیخا کہ شیشے کی دیواریں بھی جھنجھنا اٹھیں۔

"یس باس ۔۔۔ حکم کی تعمیل ہو گی باس" ۔۔۔ ہیری نے بوکھلاتے

ہوئے لہجے میں کہا۔ اور ہنری نے پہلے کی طرح ایک بار پھر رسیور کریڈل پر پٹخ دیا اور خود کرسی پر ڈھیر سا ہو گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی تو بہرحال ختم ہو ہی گئے تھے۔ لیکن حکومت ایکریمیا والا مسئلہ بہرحال اب زیادہ خطرناک ہو گیا تھا۔ اس دھماکے اور گرد کے بادلوں کی رپورٹ لازماً اعلیٰ حکام کو ہو گی ــــــ اور وہ جانتا تھا کہ ان کی انکوائری ٹیمیں یہاں دھماکے کی تحقیقات لازماً کریں گی۔ آج تک پاور لینڈ کی سب سے بڑی کامیابی یہی تھی کہ پوری دنیا میں کسی کو یہ علم نہ تھا کہ پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے ــــــ لیکن اب اس دھماکے نے یہ راز کھول دیا تھا۔ اور ہنری کو اب مردہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر بے پناہ غصہ آ رہا تھا۔ جنہوں نے مرتے مرتے بھی پاور لینڈ کے لئے خطرناک مسئلہ پیدا کر دیا تھا ــــــ بہرحال وہ سوچ رہا تھا کہ کیمو فلاج ہو جائے پھر وہ اس بارے میں بھی کوئی خصوصی انتظامات کرے گا۔

عمران بڑے اطمینان سے کھڑکوں سے سپیشل سپلائی اتروا رہا تھا کہ اچانک سائیڈ روم کا دروازہ کھلا اور صفدر اندر آ گیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے جوش کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا بات ہے صفدر" ــــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عمران صاحب ــــــ آپ پر چھت سے نیلے رنگ کی شعاعیں پڑی ہیں۔ اور ان شعاعوں کی وجہ سے آپ کی اصل شکل دفتر میں رکھی مشین میں نظر آتی ہے" ــــــ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ــــــ نیلے رنگ کی شعاعیں مجھ پر اور اصل شکل نظر آتی ہے" ــــــ عمران صفدر کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہاں ــــــ ہم آپ کے دفتر میں بیٹھے تھے کہ اچانک کونے میں موجود ایک مشین خود بخود چل پڑی۔ ہم چونک کر اسے دیکھنے لگے تو اس پر سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر پہلے تو جھماکے ہوتے رہے پھر اس ہال کمرے کا

منظر ابھر آیا۔ آپ یہاں کھڑے تھے کہ چھت سے ہلکے نیلے رنگ کی شعاعیں آپ پر پڑیں۔ اور آپ کی شکل پہلے تو دھندلا گئی۔ پھر جب دھندلاہٹ دور ہوئی تو آپ اپنی اصل شکل میں سکرین پر کھڑے نظر آئے ۔۔۔ اس کے فوراً بعد مشین خود بخود بند ہو گئی اور میں یہاں دوڑ آیا"۔۔۔ صفدر نے تیز تیز لہجے میں ساری بات بتا دی۔

"اوہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے ہم چیک کر لئے گئے ہیں۔ آؤ" عمران نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے دفتر کی طرف دوڑ پڑا۔

دفتر میں سارے ساتھی صفدر کی طرح بوکھلائے ہوئے کھڑے تھے۔ عمران دفتر میں داخل ہوتے ہی جلدی سے اُسی مشین کی طرف بڑھا جس نے نیلے رنگ کی شعاعوں کی نشاندہی کی تھی ۔۔۔ کمرے کے کونے میں ہی ایک مشین تھی جس پر سکرین بھی فٹ تھی اس لئے عمران سمجھ گیا کہ صفدر اسی مشین کی بات کر رہا ہے۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے مشین کا جائزہ لیا ۔۔۔ پھر اس نے تیزی سے اس کے نچلے حصے میں لگے ہوئے بٹنوں کی قطار میں سے باری باری سارے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چوتھا بٹن پریس ہوتے ہی مشین میں سے ایسی آواز نکلی جیسے ٹیلی فون کی گھنٹی بج رہی ہو۔ اور عمران نے ہاتھ روک لیا پھر جیسے رسیور اٹھایا جاتا ہے ایسی آواز نکلی۔

"ہیری سپیکنگ باس ۔۔۔ آپ نے دیکھا کہ وہ پیٹرک باس نہیں ہے۔ بلکہ کوئی ایشیائی ہے" ۔۔۔ مشین میں سے ایک پرجوش آواز برآمد ہوئی۔

"سنو ہیری ۔۔۔ غضب ہو گیا۔ یہ ایشیائی وہی عمران ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا عمران اور ۔۔۔۔۔" ۔۔۔ ہنری کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

عمران ہونٹ بھینچے ان دونوں کی گفتگو سنتا رہا۔ اور جب ہنری نے ہیری کو میگنٹ زیرو آپریٹس سے پورا زیرو ونگ اڑانے کا حکم دیا تو عمران بُری طرح اچھل پڑا۔

"اوہ ویری بیڈ ۔۔۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہمیں فوراً یہ ونگ چھوڑنا ہے۔ جلدی کرو" ۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے شمالی سائیڈ کے دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ مشین سے ہنری اور ہیری کی باتیں کرنے کی آواز اُسی طرح سنائی دے رہی تھی۔ عمران کو اس طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں دوڑتے دیکھ کر باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑے۔ عمران دروازہ کھول کر ایک راہداری میں آیا ۔۔۔ وہ بے تحاشا اس راہداری میں دوڑ رہا تھا۔ اس نے پیٹرک سے مین ونگ جانے کا راستہ پوچھ لیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ راہداری کے اختتام پر ایک چھوٹا کمرہ لفٹ کی طرح نیچے اترتا ہے جہاں ایک چوڑی سرنگ ہے ۔۔۔ اس سرنگ میں ایک الیکٹرک کار موجود ہے۔ اس سرنگ کا اختتام مین ونگ کے آغاز پر ہوتا ہے۔ جہاں سپیشل کمپیوٹر نصب ہے۔ اور ہنری کی خصوصی ہدایات کے بغیر کمپیوٹر مین ونگ کا راستہ نہیں کھولتا پہلے تو عمران کا ارادہ یہی تھا کہ وہ رپورٹ دینے اور جولیا کو ملانے کے لئے ہنری سے بات کرے گا ۔۔۔ اور ظاہر ہے ہنری راستہ کھول دے گا اس طرح وہ ہنری کے سر پر پہنچ جائیں گے۔ لیکن اب صورت حال یہ

نہ رہی تھی۔

چند لمحوں بعد وہ سب اس الیکٹرک کار تک پہنچ گئے۔ الیکٹرک کار چھوٹی تھی۔ لیکن اوپر سے کھلی ہوئی تھی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اس میں بیٹھنے کے لئے کہا۔۔۔ اور خود اچھل کر اس کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ باقی ساتھی بھی چھلانگیں لگا کر اس پر بیٹھ گئے۔ اور عمران نے سامنے لگے ہوئے بٹنوں کے پینل میں سٹارٹ والا بٹن دبا دیا۔ الیکٹرک کار نے ایک جھٹکا کھایا اور دوسرے لمحے وہ واقعی بجلی کی سی رفتار سے سرنگ میں بچھے ہوئے ٹریک پر دوڑنے لگی۔۔۔ ابھی الیکٹرک کار دوڑ ہی رہی تھی کہ یک لخت سرنگ کا فرش لرزنے لگا۔ اور کار ہچکولے کھانے لگی۔ عمران نے جلدی سے بٹن آف کیا تو الیکٹرک رک گئی۔ کیونکہ کار کسی بھی لمحے الٹ سکتی تھی اس لئے عمران نے اسے روک دیا تھا۔

"نیچے اترو۔ ونگ تباہ ہو رہی ہے۔ سرنگ کے اختتام کی طرف دوڑو"۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ سب عمران کے پیچھے بے تحاشا آگے کی طرف دوڑنے لگے۔

"دیوار کے ساتھ ساتھ دوڑو"۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا۔ اب سرنگ بری طرح لرزنے لگی تھی۔ اسی لمحے سرنگ نے ایک موڑ کاٹا۔ اور پھر سامنے دیوار نظر آنے لگی دیوار نظر آتے ہی انہوں نے اور زیادہ قوت سے دوڑنا شروع کر دیا۔۔۔ لیکن اسی لمحے ایک خوف ناک دھماکہ ہوا۔ اور ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی ہو۔ وہ اس طرح اچھل کر آگے جا گرے جیسے کسی نے گیند کو فضا میں اچھال دیا ہو۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی انہیں اپنے جسموں پر بے پناہ دباؤ کا

احساس ہوا۔ پھر ان کے ذہن ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصے میں ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔

اچانک درد کی تیز لہر نے عمران کے شعور کو جھنجھوڑا۔ اور عمران کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کے ذہن پر سے تاریک چادر کھسکتی جا رہی ہے۔ اسی لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم کسی بھاری چٹان کے نیچے دبا ہوا ہو۔ عمران نے آنکھیں کھولیں تو اس کی آنکھوں میں یک لخت جیسے مرچیں سی بھر گئیں۔ لیکن اب اس کا ذہن بیدار ہو گیا تھا۔ اور ذہن کے بیدار ہوتے ہی خوف ناک دھماکے کی بازگشت ذہن میں گونجنے لگی۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر آنکھیں کھولیں تو آنکھیں کھلنے کے باوجود اسے تاریکی ہی تاریکی نظر آئی۔ اس نے جسم کو حرکت دینی چاہی۔ لیکن وہ جسم کو ہلا بھی نہ سکا۔ البتہ اس کے دائیں ہاتھ نے ذرا سی حرکت کی۔۔۔ تو اس نے اسے زور زور سے ہلایا اور پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم ریت میں دفن ہو۔ وہ مسلسل زور لگاتا رہا۔ اور چند لمحوں بعد اس کا ہاتھ اس کے چہرے تک پہنچ گیا۔ اس نے ہاتھ سے آنکھوں کو صاف کیا تو اسے ہلکی ہلکی روشنی سی محسوس ہوئی۔۔۔ اور پھر وہ سمجھ گیا کہ وہ کس صورت حال سے دوچار ہے۔ سرنگ کا پورا ملبہ اس پر آ گرا تھا۔ لیکن یہ ملبہ بجری کے ذرات کی شکل میں تھا۔ سرنگ کی چھت جو کہ مضبوط ترین فولادی جال سے بنی ہوئی تھی ویسے ہی قائم تھی۔ وہ بھی شاید اس لئے کہ یہ زیر وونگ کا اختتامی حصہ تھا۔۔۔ یہاں تک دھماکے کے اثرات آئے تھے۔ براہِ راست یہ حصہ دھماکے کی زد میں نہ آیا تھا۔ اس بات کا احساس ہوتے ہی عمران کو حوصلہ سا ہوا۔ اور اس

نے جلدی سے اپنے جسم کو زور زور سے حرکت دینی شروع کر دی، اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ باریک بجری کے اس ڈھیر سے صحیح سلامت نکل آنے میں کامیاب ہو گیا۔۔۔۔ اب اُس کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو گئی تھیں۔ اس لئے اُسے ارد گرد کا ماحول کچھ کچھ نظر آنے لگا تھا۔ سامنے والی دیوار کا ایک حصہ بھی ٹوٹا ہوا تھا۔ عمران نے جلدی سے اپنے ساتھیوں کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ اور پھر اُسے قریب ہی جولیا کی کراہ سنائی دی۔ اس نے جلدی سے دونوں ہاتھوں سے بجری کا ڈھیر ہٹانا شروع کر دیا۔۔۔۔ اور چند لمحوں بعد وہ جولیا کو اس میں سے برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد وہ بجلی کی سی تیزی سے بجری کے ڈھیر ہٹانے میں مصروف ہو گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل کو اس ڈھیر سے باہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔۔۔۔ لیکن یہ تینوں بے حس و حرکت پڑے تھے۔ عمران نے ان کی نبضیں ٹٹولیں تو اُسے سکون سا ہو گیا وہ تینوں زندہ بہرحال تھے۔ جب کہ جولیا مسلسل کراہ رہی تھی۔ لیکن اس کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔۔ وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں تھی۔ عمران نے ان کے چہروں کو صاف کیا اور پھر انہیں ہوش میں لے آنے کی جدوجہد میں مصروف ہو گیا۔ بجری کے باریک ذروں کے ڈھیر میں دب جانے کی وجہ سے ان کے جسموں کو تو شدید چوٹ نہ آئی تھی۔۔۔۔ لیکن ناک اور منہ میں ذرات نے گھس کر ہوا کے راستے بند کر دیئے تھے۔ اس لئے عمران کو انتہائی تیز رفتاری سے ان کی ناک کے نتھنوں میں انگلی ڈال کر انہیں کھولنا پڑا۔۔۔۔ جلدی وہ اس لئے کر رہا تھا کہ ہوا کے

مکمل طور پر مسدود ہو جانے سے وہ کسی بھی لمحے واقعی مر سکتے تھے۔ اور پھر اس کی پھرتی نے کام دکھایا۔ اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ انہیں ہوش میں لے آنے میں کامیاب ہو گیا۔۔۔۔ پہلے تو تنویر اور جولیا ہوش میں آتے ہی بُری طرح چیخنے لگے۔ لیکن جب عمران نے انہیں تسلی دی تو وہ خاموش ہو گئے۔

" انتہائی حیرت انگیز۔۔۔۔ میں کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ہم بچ بھی سکتے ہیں "۔۔۔۔ جولیا نے پوری طرح ہوش میں آنے کے بعد ملگجے اندھیرے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" دراصل ہم سے بڑا ڈھیٹ اس دنیا میں ابھی تک کوئی پیدا ہی نہیں ہوا۔ لوگ تو نظروں کے تیروں سے شہید ہو جاتے ہیں۔ اور ہم پورا زیرو دونگ تباہ ہو جانے کے باوجود ویسے کے ویسے بیٹھے ہیں "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس حالت میں بھی اس کی بات سن کر سب ہنس پڑے۔

" اب پروگرام کیا ہے۔ یہاں سے نکلنا بھی ہے یا یہاں بجری کے ڈھیر پر بیٹھ کر بس باتیں ہی کرتے رہنا ہے "۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" وہ ایک گانا ہے۔ جائیں تو جائیں کہاں۔ وہ مجھے آج یاد آ رہا ہے "
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ہاتھوں سے کپڑے جھاڑنے کی کوشش کی۔۔۔۔ لیکن ظاہر ہے۔ کپڑے تو بجری کے ڈھیر میں دفن ہونے کی وجہ سے بجری کے رنگ کے ہی ہو چکے تھے۔

باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پھر عمران دیوار میں بنے

ہوئے سوراخ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے دیوار سے ذرا ہٹ کر سوراخ میں دوسری طرف جھانکا تو دوسری طرف اُسی طرح ایک سرنگ سی جا رہی تھی۔

"آؤ بھئی ــــ جب آدمی ڈھیٹ ہو تو راستے بھی خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں" ــــ عمران نے کہا۔ اور پھر دیوار کے اس سوراخ کو کراس کر کے دوسری راہداری میں داخل ہو گیا۔ اس کا انداز خاصا جھجک لئے ہوئے تھا۔ شاید اس کا خیال تھا کہ کوئی الارم وغیرہ نہ بج پڑے۔ لیکن دوسری طرف پہنچ جانے کے باوجود جب کچھ نہ ہوا تو عمران نے اطمینان کا سانس لیا ــــ اور باقی ساتھیوں کو اندر آتا ہوا دیکھنے لگا۔ جب سب ساتھی سوراخ کو کراس کر کے مین ونگ کی راہداری میں آ گئے تو عمران آگے کی طرف چل پڑا۔ اس راہداری میں روشنی تھی اس لئے وہ اب ایک دوسرے کو اچھی طرح دیکھ سکتے تھے۔ سب کے سب انسانوں کی بجائے بھوت لگ رہے تھے۔

"اسلحے کا کیا ہو گا" ــــ صفدر نے پوچھا۔

"جولیا ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اسلحے کی کیا ضرورت ہے" عمران نے بڑے سنجیدہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ــــ اب تم گھٹیا باتیں کرنے لگ گئے ہو" جولیا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"حالت ہی اس وقت ایسی ہے۔ ابھی تو تنویر نہیں بولا اور اگر بول پڑا تو تم اچھی طرح سمجھ سکتی ہو کہ وہ کیا بولے گا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے کوئی

جواب نہ دیا۔ شاید اس ہولناک واقعے کی وجہ سے اس کے ذہن پہ ابھی تک اثر موجود تھا۔

"یہ سرنگ آگے جا کر دائیں طرف کو گھوم رہی تھی۔ اور پھر وہ جیسے ہی سرنگ میں مڑ کر آگے کی طرف بڑھے یک لخت انہیں اپنے عقب میں تیز سرسراہٹ کی آواز سنائی دی ــــ اور وہ سب بے اختیار اچھل کر مڑے اور دوسرے لمحے عمران کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ سرنگ کا جہاں موڑ تھا وہاں چھت سے فرش کے اندر اندھے لیکن موٹے شیشے کی دیوار قائم ہو گئی تھی۔

اُسی لمحے انہیں آگے کی طرف بھی ویسی ہی آواز سنائی دی ــ اور پلک جھپکنے میں ویسی ہی دیوار دوسری طرف بھی قائم ہو گئی۔

"لو بھئی۔ مسئلہ ختم ہوا۔ اب کم از کم ہم نہا دھو تو لیں گے" عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"نہا دھو ــــ کیا مطلب" ــــ سب نے بے اختیار چونک کر کہا۔

"بھئی ــــ اب منری اتنا بد ذوق تو نہیں ہو سکتا کہ ہمیں اس حالت میں قبر میں اتارے گا۔ کفن تو پہنائے گا اور ظاہر ہے کفن سے پہلے مردوں کو نہلایا بھی جاتا ہے" ــــ عمران نے جواب دیا اور سب کے چہرے یک لخت بگڑ سے گئے۔

"تم نہانے دھونے کی بات کر رہے ہو۔ میں تمہارے جسم کے ریزے اڑا دوں گا" ــــ اُسی لمحے سرنگ کی چھت سے منری کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سخت بوکھلایا

ہوا ہے۔

"یار۔ ان ریزدں کو ہی نہلا دینا ۔بل بے تنک پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھجوا دینا۔ اور اس کی بھی اجازت ہے کہ بل زیادہ بنا دینا۔شاید اس طرح پاورلینڈ کی غربت دور ہو سکے "۔۔۔۔ عمران نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے وہ اپنی بجائے کسی اور کی بات کر رہا ہو۔

" تم نے پاورلینڈ کی طاقت کا غلط اندازہ لگایا تھا عمران۔ اور اب نتیجہ بھگتو ۔میں تمہیں مزید ایک لمحہ بھی زندہ رکھ کر خطرہ مول نہیں لے سکتا "۔۔۔۔ ہنری کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" خطرہ تو مرنے کے بعد پیدا ہو گا جب تک ہم زندہ ہیں ۔تمہیں کیا خطرہ ہو سکتا ہے ۔ہمیں پاورلینڈ کی طاقت کا اندازہ ہے ۔اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ ہم اتنے بھی احمق نہیں ہیں جتنے تم سمجھ رہے ہو کہ ہم بس منہ اٹھائے پاورلینڈ میں گھس آئے ہیں ۔۔۔۔ تاکہ تم ہمیں شکار کر سکو۔ ایسی بات نہیں مسٹر ہنری چیئرمین پاورلینڈ"۔۔۔۔ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" کمپیوٹر نے تمہیں اچھی طرح چیک کر لیا ہے ۔تمہارے پاس کچھ نہیں ہے ۔اس لئے مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرو"۔۔۔۔ ہنری نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

" تو میں خواہ مخواہ آج تک ہر جگہ تمہاری ذہانت کے قصیدے پڑھتا رہا ہوں ۔تمہاری ساری ذہانت تو کمپیوٹر تک ہی محدود ہے ۔ تو ٹھیک ہے۔ تم یہ بھی کر کے دیکھ لو"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

" تمہارے مقدر میں فنا ہونا لکھ دیا گیا ہے ۔ ابھی اور اسی وقت ۔

اسی لمحے اور بس "۔۔۔۔ ہنری نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا ۔اور دوسرے لمحے سرنگ کی چھت سے کھٹ کھٹ کی تیز آوازیں ابھریں ۔اور اس کے ساتھ ہی سرنگ کا وہ حصہ جس میں یہ لوگ موجود تھے تیز سرخ رنگ کی شعاعوں میں جیسے نہا سا گیا ۔۔۔۔ سرخ شعاعوں کے پیدا ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلیں اور دوسرے لمحے ان کے جسموں نے اس طرح آگ پکڑ لی جیسے وہ گوشت پوست کی بجائے پٹرول کے بنے ہوئے ہوں ۔۔۔۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بے اختیار نیچے گر کر زمین کے ساتھ اپنے جسم کو رگڑنا شروع کر دیا ۔تاکہ آگ بجھ سکے ۔لیکن بے سود ۔آگ لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی گئی ۔اور سرنگ میں انسانی گوشت جلنے کی سرانڈ کے ساتھ ساتھ ان کے حلق سے نکلنے والی خوف ناک چیخیں پھیلتی چلی گئیں ۔

ہنری کے حلق سے مسلسل قہقہے بلند ہو رہے تھے۔ وہ اس طرح قہقہے لگا رہا تھا جیسے اُسے زندگی کی سب سے بڑی خوشی میسر آگئی ہو۔ سامنے سکرین پر سرنگ کا منظر موجود تھا ـــــ جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور وہ چیختے ہوئے فرش پر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔

"ہا ـــ ہا ـــ ہا ـــ آخر کار پاور لینڈ جیت گیا ـــ وکٹری وکٹری" ہنری نے کرسی سے اٹھ کر تقریباً ناچتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور ہیری اندر داخل ہوا۔ وہ ہنری کو اس طرح ناچتے اور قہقہہ لگاتے دیکھ کر بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔

دروازہ کھلتے ہی سکرین پر سے منظر خود بخود غائب ہو گیا تھا۔

"اوہ ہیری تم ـــ تم نے دروازہ کھول کر کمپیوٹر آف کر دیا" ہنری نے سکرین پر سے منظر غائب ہوتے ہی چونک کر کہا۔

کمپیوٹر ـــ کون سا کمپیوٹر باس" ـــ ہیری نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

ین ونگ کی سرنگ کا الیکٹوفیز کمپیوٹر۔ اس کا سسٹم ہی ایسا ہے کہ ہوا کا جھونکا اُسے آف کر دیتا ہے" ـــ ہنری نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو الیکٹوفیز کمپیوٹر ورک کر رہا تھا۔ سوری باس۔ میں تو زیرو ونگ کے کیموفلاجنگ کی رپورٹ دینے آیا تھا باس ـــ ابھی تک وہاں سے ان لوگوں کے جسموں کا کوئی حصہ دستیاب نہیں ہوا" ـــ ہیری نے ہے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور دوسرے لمحے ہنری کے قہقہے سے وہ چھوٹا سا کمرہ گونج اٹھا۔ ہیری ایک بار پھر ہنری کو اس طرح قہقہہ لگاتے دیکھ کر حیران ہو گیا۔ کیونکہ ہنری انتہائی سنجیدہ آدمی تھا۔

"تمہیں وہ کیسے مل سکتے تھے۔ البتہ اب ان کی جلی ہوئی لاشوں کی راکھ تمہیں ین ونگ کی سرنگ میں پڑی مل جائے گی جاؤ۔ وہاں سے ان کی راکھ اکٹھی کر کے لے آؤ ـــ میں انہیں محفوظ رکھوں گا وہ پاور لینڈ کی فتح کی سب سے بڑی نشانی بنے گی" ـــ ہنری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں سمجھا نہیں باس" ـــ ہیری بدستور حیران تھا۔ وہ اس انداز میں ہنری کو دیکھ رہا تھا جیسے اُسے اس کی دماغی حالت پر شک ہو رہا ہو۔

"تم سمجھ بھی نہیں سکتے۔ سنو۔ عمران اور اس کے ساتھی تمہارے

میگنٹ زیرو آپریشن کے آن ہونے سے پہلے ہی زیرو ونگ اور مین ونگ
کی مشترکہ سرنگ میں پہنچ گئے تھے۔ وہ چونکہ زیرو ونگ کے مین سیکشن
سے نکل آئے تھے اس لئے سرنگ پوری طرح تباہ نہ ہوئی۔ اور وہ لوگ
بچ گئے ——— ادھر اس خوف ناک دھماکے نے مین ونگ کے سپیشل
کمپیوٹر کو بھی خراب کر دیا۔ اور درمیانی دیوار ٹوٹ گئی۔ مجھے اس کی خرابی
کی اطلاع ملی تو میں اسے ٹھیک کرنے کے لئے یہاں آیا۔ یہاں آکر میں
نے جب اسے ٹھیک کرنے کے لئے الیکٹو فیز کمپیوٹر آن کیا تو میں یہ دیکھ
کر پاگل ہو گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی صحیح سلامت اس ٹوٹی ہوئی
دیوار سے نکل کر مین ونگ کی سرنگ میں داخل ہو چکے تھے ——— یہ دیکھ
کر یقین مانو میں پاگل ہو گیا کہ زیرو ونگ بھی تباہ ہو گیا لیکن اس کے باوجود
بھی یہ زندہ ہیں۔ چنانچہ میں نے فوراً الیکٹو فیز کمپیوٹر کو چارج کرنا شروع کر
دیا ——— جب کمپیوٹر چارج ہوا تو یہ سرنگ کے موڑ میں داخل ہو چکے تھے
اگر مجھے مزید دیر ہو جاتی تو یہ یقیناً مین ونگ میں داخل ہو جاتے۔ چنانچہ
میں نے الیکٹو میٹس آتار کر ان کا راستہ محدود کر دیا۔ اور پھر میں نے الیکٹو فیز
کی سب سے طاقتور ریز الیکٹو دن آن کر دیں اور اس طرح ان کے جسموں
کو آگ لگ گئی ——— اور وہ سب دھڑا دھڑ جلنے لگے۔ جب تم داخل
ہوئے تو میں ان کے جلنے کا نظارہ کر رہا تھا۔ اور ان کی مرتے وقت کی
چیخیں میرے کانوں میں رس گھول رہی تھیں۔ لیکن تمہیں پتہ نہیں تھا کہ
الیکٹو فیز کمپیوٹر آن ہے ——— اس لئے تم اندر آ گئے۔ اور وہ تازہ ہوا لگتے
ہی خود بخود بند ہو گیا" ——— ہنری نے کرسی پر بیٹھ کر اپنے نمبر ٹو کو تفصیلات
بتانی شروع کر دیں۔

تو یہ بات تھی باس ——— اس لئے زیرو ونگ سے ان کی لاشیں
ہی تھیں" ——— ہیری نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"ہاں ——— بہرحال اب تک وہ جل کر راکھ ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے
وہ جا کر ان کی راکھ اکٹھی کر کے میرے سامنے پیش کرو"
... نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔
"یس باس ——— کہاں پیش کروں باس" ——— ہیری نے مستعدی
... جواب دیا۔
"... آپریشن روم میں ——— اب میں وہاں جا رہا ہوں تاکہ پروجیکٹ کا
اطمینان سے مکمل کرا سکوں" ——— ہنری نے کہا۔
ہیری کے سر ملانے پر وہ دروازہ کھول کر کمرے سے باہر آ
... ہیری اس کے پیچھے پیچھے باہر آیا اور پھر ہنری دائیں طرف مڑ گیا۔
... ہیری بائیں طرف کو مڑا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا تاکہ مین
... کے زیرو روم سے سرنگ میں جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی
لاشوں کی راکھ سمیٹ سکے ——— مختلف کمروں سے ہوتا ہوا وہ زیرو
... پہنچا اور پھر وہاں سے اس نے ایک بڑا سا ڈبہ اٹھایا اور زیرو روم
... گیٹ کھول کر اس نے سرنگ میں قدم رکھا اور تیزی سے آگے
...

عمران اور اس کے سب ساتھی واقعی جانکنی کے عالم میں فرش پر بُری طرح لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔ عمران کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے ـــــ لیکن باقی ساتھیوں کے حلق سے نکلنے والی چیخیں سرنگ میں گونج رہی تھیں۔ عمران کو واقعی اس طرح محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے اس کا سانس کسی بھی لمحے رک جائے گا۔ جسم کا گوشت جلنے کی وجہ سے درد اور تکلیف کی شدت واقعی اپنے عروج پر تھی ـــــ اور اس کے ذہن پر اندھیرے بار بار غلبہ حاصل کرتے۔ اور لمحہ بہ لمحہ یہ وقفہ بڑھتا جا رہا تھا کہ اچانک اس کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم پر لگی ہوئی آگ یک لخت بجھ گئی ـــــ لیکن تکلیف کی شدت میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی سرر سرر کی تیز آوازیں بھی سنائی دیں۔ عمران چند لمحے تو آنکھیں کھولے نیم بے ہوشی کے عالم میں پڑا رہا ـــــ لیکن دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے سر

بال حتیٰ کہ پلکوں کے بال تک جل گئے تھے۔ جسم پر موجود کپڑے راکھ بن چکے تھے۔ اور وہ اب ننگا کھڑا تھا۔ اس نے تیزی سے باقی ساتھیوں کی طرف دیکھا تو وہ سب فرش پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں ـــــ لیکن آنکھوں کی چمک معدوم ہو چکی تھی۔ جولیا پہلو کے بل دیوار کے ساتھ پڑی ہوئی تھی اور اس کے جسم پر جلا ہوا لباس موجود تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ جیسے ہی جولیا حرکت کرے گی لباس راکھ بن کر بکھر جائے گا ـــــ وہ تیزی سے صفدر کی طرف بڑھا اور اس نے اس کی نبض چیک کی۔ وہ زندہ تو تھا لیکن اس کا گوشت جگہ جگہ سے جل گیا تھا۔ اور وہ بے ہوش پڑا تھا۔ صفدر کی حالت دیکھ کر عمران کو احساس ہوا کہ ان کی حالت بے حد خستہ ہے ـــــ اور اگر فوری طور پر ان کو طبی امداد نہ ملی تو ان کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ اندھے کنوئیں کی دیواریں چونکہ ہٹ گئی تھیں اس لئے عمران تیزی سے آگے کی طرف دوڑنے لگا ـــــ گو اس طرح دوڑنے سے اُسے خاصی تکلیف محسوس ہو رہی تھی اور پھر وہ الف ننگا بھی تھا۔ اس لئے اُسے کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔ ایسے احساسات جو شاید ان سے پہلے اس نے زندگی میں کبھی محسوس نہ کئے تھے ـــــ لیکن اس وقت مسئلہ ان احساسات پر غور کرنے کے لئے نہ تھا۔ نجانے یہ آگ کیوں اچانک بجھ گئی تھی اور دیواریں ہٹ گئی تھیں یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ لیکن بہرحال وہ اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا ـــــ اس لئے تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ پھر اُسے دور سے سرنگ کی اختتامی دیوار نظر آنے لگی۔ ابھی وہ اس دیوار کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک اُسے ہلکی سی گڑگڑاہٹ

کی آواز سنائی دی - اور اس کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں آدھی سے زیادہ غائب ہو گئی۔ اس طرح درمیان میں دروازہ سا بن گیا ——— عمران بجلی کی سی تیزی سے جھپٹ کر سائیڈ سے لگ گیا۔ دوسرے لمحے ایک نوجوان ہاتھ میں ایک بڑا سا ڈبہ سرنگ میں داخل ہوا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ اس کے آ بڑھنے کا انداز بتا رہا تھا کہ اس کے ذہن میں کبھی یہ تصور نہیں ہے یہاں کوئی آدمی موجود ہو سکتا ہے ——— جیسے ہی اس نے قدم آگے بڑ عمران کسی بھوکے چیتے کی طرح اس پر جھپٹا ——— اس کا مکہ پوری قوت سے اس نوجوان کی کنپٹی پر پڑا اور وہ چیخ مارتا ہوا اچھل کر سائیڈ کی دیو جا ٹکرایا ——— ڈبہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر ایک طرف جا گرا۔ عمران اچھل کر لات چلائی اور فرش پر گرتے ہوئے اس نوجوان کی پسلی اس کی لات پوری قوت سے پڑی تو اس نوجوان کا پھڑکتا ہوا جسم یک ساکت ہو گیا ——— عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس جھک کر سب سے پہلے اس کی پتلون اتاری۔ نوجوان نے نیچے انڈر پہنا ہوا تھا۔ عمران نے جلدی سے اس کی پتلون خود پہن لی۔ پتلون پہنے کے بعد اس کے حلق سے اطمینان کا ایک لمبا سانس نکل گیا۔ نے جھک کر اس کی نبض دیکھی تو اسے احساس ہوا کہ یہ نوجوان ابھی کم مزید ایک گھنٹہ ہوش میں نہیں آ سکتا ——— اس نے جلدی جلدی اس کی تلاشی لینی شروع کر دی - اور دوسرے لمحے اس کے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک جدید قسم کا پسٹل برآمد کر لیا۔

پسٹل ہاتھ میں لیتے ہی عمران تیزی سے مڑا اور بھاگتا ہوا دو

کر اس کمرے کے دوسری طرف آ گیا۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس کے ایک کونے میں ایک مشین نصب تھی۔ جو کہ اس وقت چل رہی تھی ——— اس مشین کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ اس دروازے کو آپریٹ کرنے کی مشین ہے۔ کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ چار بڑی بڑی الماریاں موجود تھیں۔ عمران نے آگے بڑھ کر الماریاں کھولیں تو ان الماریوں میں تو مشینری کے پرزوں کے ڈبے پڑے ہوئے تھے جب کہ ایک الماری کھولتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی - اس الماری کے نچلے خانے میں نیلے رنگ کے کپڑے کے پانچ تھیلے پڑے ہوئے تھے ——— جن میں مشینری ٹائپ کا لیکن چھوٹا چھوٹا سامان بھرا ہوا تھا۔ عمران نے جلدی سے ان تھیلوں کو باہر نکال کر ان میں موجود سامان فرش پر ڈھیر کئے اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے ان تھیلوں کی سائیڈوں کو پھاڑنا شروع کر دیا ——— چند لمحوں میں وہ بڑے بڑے نیلے چادروں میں تبدیل ہو چکے تھے۔ عمران نے وہ چادریں اٹھائیں اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا وہ واپس سرنگ میں داخل ہوا۔ وہ نوجوان اسی طرح سائیڈ میں بے ہوش پڑا تھا ——— عمران اس کی طرف توجہ دیئے بغیر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ اسے سب سے زیادہ فکر یہ تھی کہ اس کے ساتھی ننگے ہیں۔ اور اگر جولیا یا دوسرے ساتھیوں کو ہوش آ گیا تو وہ باقی ساری عمر شرمندہ سے رہیں گے ——— اس کے نزدیک اس وقت باقی سب باتوں سے زیادہ اہمیت اپنے ساتھیوں کو کپڑے پہنانے تھے۔ وہ دوڑتا ہوا جلد ہی اس جگہ پہنچ گیا۔ اس کے ساتھی ابھی تک بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس نے

جلدی سے سب سے پہلے جولیا پر چادر ڈالی اور پھر باقی چادریں اس نے اپنے ساتھیوں کے جسموں کے گرد لپیٹ دیں۔ اس کے بعد اس نے صفدر کو ہوش میں لانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد صفدر نے کراہتے ہوئے آنکھ کھول دی۔

"صفدر ——— ہوش میں آؤ۔ ہم جلے ضرور ہیں لیکن زندہ ہیں۔ جلدی کرو باقی ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ۔ اور مین دنگ کی طرف آجاؤ۔ جلدی" ——— عمران نے صفدر کے ہوش میں آتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

اور صفدر کے سنبھلنے پر وہ تیزی سے سیدھا ہوا اور واپس اس طرف کو دوڑ پڑا۔ جدھر سے وہ تھیلے پھاڑ کر چادریں لے آیا تھا جب وہ اس نوجوان کے قریب پہنچا تو اس وقت نوجوان اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کر رہا تھا ——— عمران نے آگے بڑھ کر ایک جھٹکے سے اسے گردن سے پکڑ کر کھڑا کیا اور پسٹل کی نال اس کی کنپٹی سے لگا دی۔

"ہنری کہاں ہے ——— جلدی بولو۔ ورنہ" ——— عمران نے اس ہاتھ کو جس سے اس نے گردن پکڑی ہوئی تھی۔ بڑے غصیلے انداز میں جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"تت ——— تت ——— تم تو جل چکے تھے پھر. . . . ." ——— نوجوان نے پھنسے پھنسے اور قدرے خوف زدہ لہجے میں کہا۔ اس کا عمران کو دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی بھوت کو دیکھ رہا ہو۔ ویسے اس وقت عمران کی حالت واقعی کسی بھوت جیسی ہی بنی ہوئی تھی۔

"جواب دو۔ ورنہ" ——— عمران کے لہجے میں غراہٹ کا عنصر ابھر

زیادہ تیز ہو گیا۔

"وہ ——— وہ مین آپریشن روم میں ہیں" ——— نوجوان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پوری بات کرو" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

لیکن دوسرے لمحے وہ نوجوان یک لخت اچھلا اور اس نے اچھل کر عمران کے سینے میں پوری قوت سے گھٹنے مار دیئے۔ اور خود وہ کولہوں کے بل نیچے گرا ——— زوردار اور اچانک ضرب لگنے کی وجہ سے عمران یک لخت اچھل کر پیچھے ہٹا۔

"تو تم نے آخر کار جرأت کر ہی لی" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور اس کی آنکھوں میں یک لخت غصے کے چراغ جل اٹھے۔ اس نے ریوالور ایک طرف پھینکا اور ہونٹ بھینچ کر کھڑا ہو گیا۔

نوجوان نیچے گر کر تیزی سے اٹھا اور اس نے اپنے طور پر اٹھتے ہوئے عمران پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اسی لمحے یک لخت اچھل کر پوری قوت سے لات چلائی اور نوجوان کسی مار کھائے بلے کی طرح چیختا ہوا سرنگ کی دیوار سے جا ٹکرایا ——— عمران آگے بڑھ کر جھکا۔ اور دوسرے لمحے وہ نوجوان عمران کے دونوں ہاتھوں میں اٹھتا ہوا فضا میں بلند ہوا۔ اور عمران نے اسے دونوں ہاتھوں پر کسی لٹو کی طرح گھمایا اور پھر پوری قوت سے واپس دیوار سے دے مارا ——— اس بار اس نوجوان کی چیخ سے سرنگ گونج اٹھی۔ اور نوجوان دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا تو اس کا جسم سیدھا ہوتا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ لیکن عمران اس کے نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا ——— اور اس

نے جھک کر نوجوان کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر اس کے جسم کو یک لخت پلٹا اور پوری قوت سے اس کی ٹانگوں کو دیوار کی طرف موڑ دیا۔ نوجوان کا سر دیوار سے ٹک کر رکا ہوا تھا۔۔۔ اس لئے عمران کے زوردار جھٹکے نے اس کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے کھسکا دیئے۔ اور وہ شدید تکلیف کی وجہ سے یک لخت ہوش میں آکر بری طرح چیخنے لگا۔ عمران نے اُسے ایک بار پھر ملیٹ کر چھوڑ دیا۔۔۔ اور اس کی بے جان ٹانگیں فرش پر گر گئیں، نوجوان کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا۔ عمران نے اس کی ٹانگیں چھوڑیں اور ایک بار پھر جھک کر ایک ہاتھ اس کی گردن میں ڈالا اور بازو کے زور سے اُسے اوپر فضا میں اٹھا لیا۔۔۔ نوجوان کا نچلا جسم بے جان ہو کر فضا میں لٹکنے لگا۔ عمران نے دوسرے ہاتھ سے بھرپور تھپڑ اس کے گال پر جما دیا۔ اور نوجوان کے حلق سے ایسی چیخ نکلی جیسے ذبح ہوتے ہوئے جانور کے حلق سے نکلتی ہے۔۔۔ غرغراہٹ نما چیخ۔ اور اس کے منہ سے نہ صرف کئی دانت اچھل کر باہر آگرے بلکہ اس کی ناک اور منہ سے خون بھی بہنے لگا۔

"میں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا۔ بتاؤ۔ ورنہ"۔۔۔ عمران نے یک لخت دوسرا تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔

"ب۔۔۔ ب۔۔۔ بتاتا ہوں۔۔۔ بتاتا ہوں"۔۔۔ نوجوان نے بری طرح چیختے ہوئے جواب دیا۔

"ب۔۔۔ ب۔۔۔ باس نے مجھے یہاں تم لوگوں کی راکھ اکٹھی کرنے بھیجا تھا اور خود وہ مین آپریشن روم میں گیا ہے"۔۔۔ نوجوان نے رک رک کر جواب دیا۔

"اپنا نام بتاؤ جلدی"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے قدموں کی آوازیں ابھریں۔ لیکن چونکہ یہ آوازیں اس طرف سے آرہی تھیں جدھر عمران کے ساتھی تھے اس لئے عمران نے کوئی توجہ نہ کی۔

"میرا نام ہیری ہے۔ اور میں باس ہنری کا نمبر ٹو ہوں" نوجوان نے کراہتے ہوئے کہا۔

اور اُسی لمحے عمران نے اُسے نیچے پھینک دیا۔ پھر جیسے ہی اس کا جسم نیچے گرا عمران نے اچھل کر اس کی گردن پر پیر رکھا اور تیزی سے گھوم گیا۔۔۔ نوجوان کی بھنچی بھنچی آواز کے ساتھ ہی کھٹاک کی ہلکی سی آواز نکلی اور نوجوان ہیری کی آنکھیں بے نور ہوتی گئیں اس کی گردن ٹوٹ گئی تھی۔

"میں تم لوگوں کے انتظار میں تھا۔ آؤ جلدی"۔۔۔ عمران نے مڑ کر ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے چونک پڑا۔ کیونکہ جولیا کو صفدر نے کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔

"کیا ہوا۔ جولیا کو"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس کی حالت خراب ہے عمران صاحب۔۔۔ فوری طبی امداد چاہیئے" صفدر نے کہا۔

"آؤ جلدی کرو۔۔۔ جلدی کرو"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ایک طرف پڑا اسٹل اٹھا کر اس کمرے کی طرف دوڑ پڑا۔ جدھر سے انہوں نے چادریں اٹھائی تھیں۔ گو باقی ساتھیوں کی حالت بھی ٹھیک نہ تھی لیکن بہرحال وہ مرد تھے۔ اس لئے وہ ہمت کر کے عمران کے پیچھے دوڑے۔ صفدر کی اپنی حالت بھی ٹھیک نہ لگ رہی تھی۔ وہ بار بار لڑکھڑا جاتا۔ لیکن پھر بھی وہ جولیا کو اٹھائے ہوئے تھا۔

"اسے یہاں فرش پر لٹا دو۔ جلدی کرو" ——— عمران نے تیزی سے اس کمرے کی ایک کھلی ہوئی الماری کی طرف بڑھتے ہوئے صفدر سے کہا۔ اور صفدر نے نہ صرف جولیا کو فرش پر لٹا دیا بلکہ وہ خود بھی ساتھ ہی بیٹھ گیا ——— کیپٹن شکیل اور تنویر بھی کھڑے نہ رہ سکے اور فرش پر بیٹھ گئے۔ ان کی آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھیں۔ ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ اور یوں لگ رہا تھا جیسے وہ صرف اپنی قوت ارادی کی وجہ سے اپنے آپ کو دوبارہ بے ہوش ہونے سے روکے ہوئے ہوں۔ عمران نے ایک الماری کے خانے سے ایک چھوٹا سا باکس باہر نکالا۔ یہ باکس وہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا ——— لیکن اس وقت اس کے ذہن میں صرف کیبڑدں کا مسئلہ تھا۔ باکس پر کراس کا نشان بتا رہا تھا کہ اس میں میڈیکل ایڈ کے متعلق ادویات ہیں۔ عمران نے باکس کھولا تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں ——— اس میں فوری اعصابی طاقت کے لئے انجکشن موجود تھے۔ دس انجکشن تھے۔ عمران نے جلدی سے سرنج اٹھائی۔ ایک انجکشن بھر کر اس نے پلٹ کر سب سے پہلے جولیا کے بازو میں انجکشن لگا دیا ——— جولیا کی آنکھیں بند تھیں۔ اور اس کا سانس بے حد آہستہ چل رہا تھا۔ جلے ہوئے چہرے پر تقریباً مردنی سی چھائی ہوئی تھی۔ عمران نے اس کی نبض چیک کی اور پھر جلدی سے دوسرا انجکشن بھر کر وہ بھی دوسرے بازو میں لگا دیا ——— ایک بار پھر نبض چیک کی تو اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے۔ انجکشنوں نے اثر شروع کر دیا تھا۔ اس کے بعد عمران نے کیپٹن شکیل۔ صفدر اور تنویر کو بھی ایک ایک انجکشن لگایا اور دوبارہ جولیا کی طرف متوجہ

ہو گیا۔ اس کی انگلیاں جولیا کی نبض پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحے نبض چیک کرنے کے بعد اس نے دوبارہ انجکشن فل کیا اور تیسرا انجکشن لگا کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم لوگ یہاں رکو ——— میں آگے جا کر چیک کرتا ہوں" ——— عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور خود تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جو اس کمرے کی بائیں دیوار کے کونے میں نظر آ رہا تھا۔ ابھی وہ دروازے کے قریب ہی پہنچا تھا کہ یک لخت دروازہ ایک دھماکے سے کھلا ——— عمران جو دروازے کے بالکل سامنے پہنچ چکا تھا نے یک لخت اچھل کر ایک طرف ہٹنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے ایک مشین گن کی نال اس کے سینے پر جم گئی۔ آنے والا ایک لمبا تڑنگا سا نوجوان تھا ——— اس کے پیچھے دو اور مسلح آدمی تھے۔

عمران نے فوری طور پر دونوں ہاتھ اٹھا لئے۔ باقی دو افراد نے بجلی کی سی تیزی سے اندر آ کر پوزیشنیں سنبھال لیں۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر انہیں دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب کہ جولیا اب آنکھیں کھولے کراہ رہی تھی۔

"تم لوگ زندہ ہو۔ کمال ہے۔ باس تو کہہ رہا تھا کہ جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ میری کہاں ہے" ——— عمران کے سینے پر مشین گن کی نال رکھنے والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ ہم زندہ ہیں۔ بھائی ہم تو مر چکے ہیں۔ یقین نہ آئے تو گولی چلا کر دیکھ لو" ——— عمران نے یک لخت مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ——— بکواس کی ضرورت نہیں" ——— اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

اور پھر اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ عمران یک لخت بجلی کی سی تیزی سے تڑپا اور دوسرے لمحے وہ آدمی بری طرح چیختا ہوا اچھل کر صفدر کی طرف دوڑتا گیا ——— مشین گن عمران کے ہاتھوں میں آ چکی تھی۔ اور اسی لمحے عمران نے گھوم کر اپنے بائیں ہاتھ پر کھڑے مسلح شخص پر فائر کھول دیا۔ اسی لمحے دائیں طرف بھی چیخ سنائی دی۔ اور عمران تیزی سے مڑا۔ اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی ——— کیونکہ صفدر نے بالکل اس کے اندازے کے عین مطابق اپنی طرف آتے ہوئے آدمی کو دائیں ہاتھ والے مسلح شخص پر واپس اچھال دیا تھا۔ اور اسی اندازے کی بنا پر ہی عمران نے پہلے بائیں طرف والے پر فائر کھولا تھا ——— صفدر کے ری ایکٹ کرنے سے عمران والا آدمی مسلح شخص سے ٹکرا کر نیچے گرا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ اور وہ دونوں ہی گولیاں لگنے سے چند لمحے مینڈکوں کی طرح فرش پر اچھلے اور پھر ساکت ہو گئے۔

"آپ نے فوری طور پر کیوں ایکشن نہیں لیا تھا" ——— صفدر نے آگے بڑھ کر مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میں ان کا ذہنی تناؤ ختم کرنا چاہتا تھا۔ ورنہ ان کی انگلی میری حرکت سے پہلے حرکت میں آ سکتی تھی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ کیپٹن شکیل اس دوران بائیں طرف والے شخص کی مشین گن اٹھا چکا تھا۔

جولیا اب اٹھ کر بیٹھ چکی تھی۔ اور لاشعوری طور پر وہ چادر سنبھال کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ صرف عمران کے جسم پر پتلون تھی جبکہ کیپٹن شکیل۔ صفدر اور تنویر نے نیلے رنگ کی چادریں سی نچلے جسم پر اوڑھ رکھی تھیں۔

"جولیا ——— اس چھوٹے قد اور دبلے آدمی کی پتلون اور قمیض اتار کر پہن لو۔ تم یہ ساڑھی سی نہ سنبھال سکو گی۔ اور تنویر اور کیپٹن شکیل تم باقی دو کی پتلونیں اور قمیضیں اتار کر پہن لو۔ یہ باقی دو تمہارے سائز سے ملتے ہیں اور صفدر صاحب آپ فی الحال اس چادر پر ہی گزارہ کریں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ چادر بھی غنیمت ہے عمران صاحب" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"غنیمت نہیں ——— مال غنیمت کہو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد جولیا، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں لباس بدل چکے تھے۔ جولیا نے جو پتلون اور قمیض پہن رکھی تھی۔ اس پر گولیوں اور خون کے نشانات تھے ——— لیکن بہرحال وہ چادر سے بہتر لباس تھا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل نے پتلونیں پہن لی تھیں۔ مشین گنیں اب عمران۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کے ہاتھوں میں تھیں۔

"یہ مشین گن تم سنبھالو تنویر ——— میں پسٹل پر گزارہ کر لوں گا" ——— عمران نے مشین گن تنویر کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ اور خود تیزی سے کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے دوسری طرف ایک چھوٹی سی راہداری تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے راہداری کے اختتام پر پہنچے ——— اور عمران نے اختتام پر موجود بند دروازے کو آہستہ سے دھکیلا تو دروازہ کھل گیا دوسری

طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ عمران کمرے کے اندر داخل ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ کمرے کا اور دروازہ نہ تھا۔

"یہ کیا ـــ اس کمرے کا اور دروازہ ہی نہیں ہے" ـــ صفدر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے خیال میں لفٹ ہے۔ دروازہ بند کر دو" ـــ عمران نے کہا۔ اور صفدر نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا۔ عمران سوئچ بورڈ کی طرف بڑھا۔ سوئچ بورڈ پر چار بٹن موجود تھے۔ عمران ایک لمحے کے لئے بٹنوں کو دیکھتا رہا ـــ چاروں سادہ سے بٹن تھے۔ عمران نے ایک بٹن کو انگلی سے دبایا۔ لیکن کمرے نے حرکت نہ کی تو اس نے دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی یک لخت ان کے قدموں تلے سے فرش غائب ہو گیا ـــ اور وہ بے اختیار چیختے ہوئے گہرائی میں گرتے چلے گئے۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر سوئچ بورڈ کو پکڑنے کی کوشش کی۔ لیکن بے سود۔ اچانک نیچے گرنے کی وجہ سے اس کا ہاتھ گرفت نہ کر سکا۔ عمران ـــ نیچے گرتے وقت اپنے ساتھیوں کی چیخیں سن چکا تھا ـــ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم ایک زوردار دھماکے سے کسی سخت چیز سے ٹکرایا۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر یک لخت اندھیروں نے یلغار کر دی۔ اور اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔

ھنری ـــ مین آپریشن روم میں اپنے شیشے کے کیبن والے دفتر میں بیٹھا پروجیکٹ پر کام ہوتا دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ضرور موجود تھے ـــ لیکن ساتھ ساتھ وہ بار بار نظریں گھما کر ہال کے دروازے کی طرف بھی دیکھ لیتا۔ اُسے دراصل ہیری کا انتظار تھا جسے اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کی راکھ لینے بھیجا تھا۔ لیکن جب ہیری کو گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی اور ہیری واپس نہ آیا تو ہنری کے ذہن میں اچانک بے چینی اور تشویش کی لہر سی دوڑ گئی ـــ اور اسی لمحے یک لخت جیسے بادلوں میں بجلی چمکتی ہے اس طرح ایک خیال اس کے ذہن پر ابھرا اور دوسرے لمحے وہ یک لخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ اوہ ـــ ہیری کے دروازہ کھولنے سے الیکٹو فیز کمپیوٹر یک لخت بند ہو گیا تھا۔ تو اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں میں لگی ہوئی آگ بھی بجھ گئی ہو گی۔ اوہ شیشے والی دیواریں بھی ختم۔

سب کچھ آف ہو گیا ہو گا" ــــ ہنری کے ذہن میں پنکھے سے گھومنے لگے۔ اس وقت جوش مسرت اور فتح کے چکر میں یہ پہلو تو اس کے ذہن میں آیا ہی نہ تھا۔

"اوہ ــــ کہیں وہ لوگ زندہ نہ ہوں" ــــ ہنری نے انتہائی بے چینی سے کہا۔ اور تیزی سے کیبن کے دروازے کی طرف مڑا۔ وہ خود جانا چاہتا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک اور خیال کے آنے سے ٹھٹھک کر رک گیا ــــ اس نے خود جانے کا فیصلہ بدل دیا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ اگر وہ زندہ ہوں تب بھی خود اس کا جانا غلط اور اگر وہ زندہ نہ ہوں تب بھی۔ اس نے جلدی سے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سر ــــ آسٹن اٹنڈنگ" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ہنری بول رہا ہوں" ــــ ہنری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس ــــ حکم سر" ــــ آسٹن کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

"آسٹن ــــ دو آدمیوں کو ساتھ لے کر مین ونگ کے زیرو روم سے سرنگ میں جاؤ۔ وہاں پاورلینڈ کے چند دشمنوں کو میں نے الیکٹرانک کمپیوٹر کی مدد سے جلا کر راکھ کر دیا تھا۔ ہیری ان کی راکھ لینے گیا تھا لیکن ابھی تک واپس نہیں آیا ــــ تم فوراً وہاں جا کر صورت حال کو چیک کرو اور مجھے رپورٹ کرو۔ اور سنو۔ انتہائی احتیاط اور ہوشیاری سے جانا۔ ہو سکتا ہے وہاں اچانک کسی خطرناک صورت حال کا سامنا کرنا پڑے" ــــ ہنری نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ــــ آسٹن نے جواب دیا۔

"فوراً مجھے رپورٹ کرو" ــــ ہنری نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ بار بار گھڑی دیکھتا اور کرسی پر بے چینی سے پہلو بدلتا۔ اب اس کی توجہ مین آپریشن روم کے پروجیکٹ کی طرف قطعاً نہ رہی تھی ــــ وہ ہونٹ بھینچے مٹھیاں بند کرتا کھول دیتا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اندازہ کر رہا تھا کہ اب آسٹن زیرو روم میں پہنچ کر اب سرنگ میں داخل ہو چکا ہو گا۔ اور پھر کچھ دیر مزید انتظار کرنے کے بعد جب آسٹن کی طرف سے کوئی رپورٹ نہ ملی تو اس کی بے چینی عروج پر پہنچ گئی ــــ ہنری بھی غائب تھا اور اب آسٹن کی طرف سے بھی کوئی رپورٹ نہ آ رہی تھی۔ حالانکہ اس کے خیال کے مطابق اتنی دیر میں تو آسٹن کو وہاں سے دوبارہ واپس آ جانا چاہیئے تھا ــــ اور پھر ہیری کے ساتھ کیا ہوا۔

"یہ آخر ہو کیا رہا ہے" ــــ ہنری آخر کار بیٹھ نہ سکا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے کیبن کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی فائل تھی۔

"باس ــــ یہ رہی سکس میزائل کا ڈیزائن دیکھ لیں۔ یہ آپ کی ہدایات کے مطابق بنایا گیا ہے" ــــ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا" ــــ ہنری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے اس نوجوان سے فائل لے کر اُسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ دو کی ــــ میں ابھی دیکھ لیتا ہوں" ــــ ہنری نے کہا۔ اور

دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وکی پاورلینڈ کا چیف ڈیزائنر تھا۔ اور ہنری اس کے سامنے کوئی ایسی بات نہ کرنا چاہتا تھا جس سے پاورلینڈ کے رعب و دبدبہ میں کمی واقع ہو سکتی ہو ـــ اس لئے مجبوراً اُسے اپنی پریشانی دبا کر فائل دیکھنا پڑی۔ لیکن ذہن میں تو عمران اور اس کے ساتھی چھائے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ ڈیزائن کو توجہ سے دیکھ ہی نہ پا رہا تھا۔

"باس ـــ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔ آپ کی پیشانی پر پسینہ ہے" ـــ وکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــ میں ذہنی طور پر الجھا ہوا ہوں۔ ٹھیک ہے تم فائل یہاں چھوڑ جاؤ۔ میں اسے اطمینان سے چیک کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس میزائل پر پاورلینڈ کی طاقت کا کافی انحصار رہے گا" ـــ ہنری نے طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر کے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے باس ـــ مجھے افسوس ہے میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا" ـــ وکی نے فوراً ہی کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور ہنری کے سر ہلانے پر وہ سلام کر کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ہنری خاموش بیٹھا اُسے اس وقت تک دیکھتا رہا جب تک وہ مین آپریشن روم سے بھی باہر نہ نکل گیا۔

اُسی لمحے سامنے میز پر رکھی مشین سے ایک آواز ابھری۔

"فرائڈ بول رہا ہوں باس ـــ وکی نے بتایا ہے کہ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے" ـــ بولنے والے کا لہجہ خاصا مؤدبانہ تھا۔ اور ہنری نے چونک کر دیکھا شیشے کی دائیں دیوار کے ساتھ بڑی سی مشین کے آگے بیٹھا فرائڈ ہاتھ میں مائیک پکڑے بول رہا تھا۔ یہ مین لیبارٹری کا انچارج تھا۔

"اوہ فرائڈ ـــ میں کچھ ذہنی الجھن سی محسوس کر رہا ہوں۔ کچھ بے چینی۔ دراصل ہیری کو میں نے زیرو سمرنگ میں بھیجا تھا۔ وہاں میں نے ایکٹو فیز کمپیوٹر کے ذریعے کچھ دشمنوں کا خاتمہ کیا تھا۔ لیکن وہ ابھی تک واپس نہیں آیا" ہنری نے آخر کہہ ہی دیا۔

"اوہ سر ـــ اس میں الجھن کی کیا بات ہے۔ میں ایکسی چیکنگ کر لیتا ہوں آپ تھرڈی فائیو پر خود دیکھ لیں" ـــ فرائڈ نے جواب دیا۔

"اوہ یس ـــ بس مجھے اس کا خیال ہی نہیں آیا۔ ٹھیک ہے ایکسی چیکنگ شروع کرو۔ زیرو روم سے شروع کرنا اور پھر اُسے سمرنگ میں لے جانا" ـــ ہنری نے چونکتے ہوئے کہا۔

اور فرائڈ یس سر کہہ کر واپس اپنی مشین کی طرف مڑ گیا اب اس کی ہنری کی طرف پشت ہو گئی تھی۔ ہنری نے ہاتھ آگے بڑھا کر مشین پر لگے ہوئے مختلف بٹن پریس کئے تو سکرین کے ایک کونے پر چوکھٹا سا روشن ہو کر علیحدہ نظر آنے لگا۔

چند لمحوں بعد اس چوکھٹے پر مختلف ہندسے تیزی سے ابھرنے اور مٹنے لگے۔ پھر جیسے ہی زیرو کا ہندسہ ابھر کر غائب ہوا۔ چوکھٹے میں یک لخت ایک کمرے کا منظر ابھر آیا ـــ یہ منظر دیکھتے ہی ہنری کی آنکھیں یک لخت پھیلتی چلی گئیں۔ اس نے بے اختیار ہاتھ اٹھا کر اپنی آنکھیں ملنی شروع کر دیں جیسے اُسے اس منظر پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"بب ـــ بب ـــ باس ـــ یہ تو آسٹن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہیں زیرو لیبارٹری ونگ کے آسٹن کی" ـــ فرائڈ کی بوکھلائی ہوئی آواز مشین سے نکلی تو ہنری کو جیسے ہوش سا آ گیا۔

"ہاں میں دیکھ رہا ہوں۔ انہیں مشین گن کی گولیوں سے بھون ڈالا گیا ہے۔ اور آسٹن کی پتلون اور قمیض بھی غائب ہے جب کہ دوسروں کی صرف پتلونیں غائب ہیں ——— اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ نہ صرف زندہ بچ گئے ہیں بلکہ وہ ٹھیک ٹھاک بھی ہیں۔ وہ یقیناً سرنگ میں چھپے ہوئے ہوں گے۔ سرنگ کو چیک کرو" ——— ہنری نے انتہائی تیز لہجے میں تقریباً چیختے ہوئے کہا۔ اس نے بڑی مشکل سے اپنے غصے اور جوش پر کنٹرول کیا تھا ورنہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ یہ منظر دیکھتے ہی وہ چیخنا اور رونا شروع کر دے ——— لیکن اسے معلوم تھا کہ وہ بہرحال پاورلینڈ کا چیئرمین ہے اور اسے اپنے آپ پر دوسروں کے سامنے کنٹرول میں رکھنا ہے۔

"ٹھیک ہے باس" ——— فرانڈ کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد سکرین پر دوبارہ تیزی سے نمبر بدلنے لگے۔ چند لمحوں بعد پھر جھماکہ ہوا اور سرنگ کے پہلے حصے کا منظر نظر آیا۔ اس بار ہنری نے ایک طویل سانس لیا ——— سامنے ہی ہیری کی لاش بڑی صاف نظر آ رہی تھی۔ اس کی بھی پتلون غائب تھی۔

"ب ——— ب ——— باس" ——— فرانڈ کی انتہائی خوف زدہ سی آواز سنائی دی۔

"میں نے دیکھ لیا ہے۔ یہ ہیری کی لاش ہے" ——— ہنری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ یہ ان کی پتلونیں کیوں غائب ہیں اور کن لوگوں نے انہیں ہلاک کیا ہے" ——— فرانڈ نے پوچھا۔

سنو فرانڈ ——— پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چار مرد اور ایک عورت پاورلینڈ کے بدترین دشمن ہیں پیٹرک کو ہلاک کر کے اس کے میک اپ میں زیرو ونگ میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں نے ان کے خاتمے کے لئے پورا زیرو ونگ تباہ کر دیا ——— لیکن وہ پھر بھی بچ نکلے۔ اور سرنگ میں آ گئے۔ میں نے وہاں الیکٹونیز کمپیوٹر کے ذریعے انہیں ایک جگہ بند کر کے ان کے جسموں میں آگ لگا دی۔ لیکن ہیری کی حماقت کی وجہ سے الیکٹونیز اچانک بند ہو گیا اور وہ پوری طرح نہ جل سکے ——— اس کے بعد انہوں نے ہیری اور آسٹن وغیرہ کو قتل کر دیا۔ چونکہ ان کے لباس جل چکے ہوں گے۔ اس لئے انہوں نے ان کی پتلونیں اتار کر پہن لی ہیں اور اس عورت کو آسٹن کی پتلون اور قمیض پہنائی گئی ہو گی ——— اب ہم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ لیکن اب ایک عجیب بات پر میں غور کر رہا ہوں کہ سرنگ اور زیرو روم میں واردات کرنے کے بعد وہ کہاں گئے ہیں۔ اگر وہ لفٹ کے ذریعے مین ونگ میں داخل ہوتے تو چیکنگ کمپیوٹر فوراً بتا دیتا ——— لیکن چیکنگ کمپیوٹر خاموش ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ مین ونگ میں ابھی تک داخل نہیں ہوئے۔ پھر وہ کہاں ہیں" ——— ہنری نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس ——— مجھے تو اس بات کا خیال نہ آیا تھا۔ کہیں وہ لفٹ میں تو چھپے ہوئے ہوں" ——— فرانڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— پہلے لفٹ کو چیک کرو اور اس کے بعد اس کی ملحقہ راہداری کو۔ وہ یقیناً وہیں ہوں گے" ——— ہنری نے کہا۔

اور فرانڈ نے اوکے کہہ دیا۔ سکرین سے ایک بار پھر نمبر بدلنے لگے اور پھر جھماکے سے۔ لفٹ والے

چھوٹے کمرے کا منظر ابھر آیا لیکن کمرہ خالی تھا۔

"لفٹ تو خالی ہے باس"۔۔۔۔ فرانڈ کی آواز سنائی دی۔

"تو پھر راہداری کو چیک کرو"۔۔۔۔ ہنری نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور سکرین پر ایک بار پھر نمبر بدلنے کے بعد راہداری کا منظر ابھر آیا لیکن راہداری بھی خالی تھی۔

"باس۔۔۔۔ یہ بھی خالی ہے"۔۔۔۔ فرانڈ کی حیرت زدہ آواز سنائی دی۔

"یہ آخر کیا ہو رہا ہے۔ یہ لوگ کہاں چلے گئے ہیں"۔۔۔۔ ہنری نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ یک لخت چونک پڑا۔ جیسے اس کے ذہن میں ایک نیا خیال آیا ہو۔

"فرانڈ۔۔۔۔ لفٹ کو دوبارہ چیک کرو جلدی"۔۔۔۔ ہنری نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔ اور سکرین پر نمبر دوبارہ بدلنے لگے۔ چند لمحوں بعد سکرین پر دوبارہ لفٹ کا منظر ابھر آیا۔

"اوہ فرانڈ۔۔۔۔ تم نے کوئی خاص بات چیک کی ہے"۔۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"نو سر۔۔۔۔ بس کمرہ خالی پڑا ہے"۔۔۔۔ فرانڈ نے جواب دیا۔

"تم نے چیک نہیں کیا کہ لفٹ کا دروازہ اندر سے بند ہے۔ لاک ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے وہ لوگ لفٹ میں آئے اس کے بعد غائب ہو گئے"۔۔۔۔ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس۔۔۔۔ اب میں نے چیک کیا ہے۔ آپ کی نظریں واقعی بے حد تیز ہیں۔ میرا تو اس طرف خیال ہی نہیں گیا۔ لیکن پھر وہ کہاں غائب ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ فرانڈ نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"میں سمجھ گیا کہ وہ کہاں ہیں اور وہاں کیسے پہنچے ہوں گے۔ انہوں نے یقیناً سوئچ بورڈ پر ویئر ہدم والا بٹن دبا دیا ہو گا۔ اور لفٹ کا فرش اچانک کھل گیا ہو گا۔ اس طرح وہ ویئر ہدم میں گرے ہوں گے۔۔۔۔ ویئر ہدم کو چیک کرو جلدی"۔۔۔۔ ہنری نے چیختے ہوئے کہا۔

"ویئر ہدم۔۔۔۔ لیکن باس وہ ایکسی چیکنگ میں نہیں آسکتا۔ آپ اُسے زیرو الیون پر چیک کر سکتے ہیں وہ شعبہ علیحدہ ہے"۔۔۔۔ فرانڈ نے جواب دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ زیرو الیون آن کرو۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

اور فرانڈ مشین کے سامنے سے اٹھ کر تقریباً دوڑتا ہوا بائیں کونے میں موجود ایک اور مشین کی طرف بڑھا۔ اس نے مشین کی سائیڈ پر لگے ہوئے ایک لیور کو نیچے کھینچا تو مشین میں یک لخت زندگی کی لہر سی دوڑ گئی۔ فرانڈ مشین کو چلا کر واپس دوڑتا ہوا اپنی مشین کی طرف آیا۔۔۔۔ اور اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ اس بار ہنری کے سامنے پڑی ہوئی مشین کی پوری سکرین روشن ہو گئی۔ اور پہلے تو اس پر جھماکے سے ہوتے رہے اور پھر یک لخت ایک بڑے ہال کمرے کا منظر ابھر آیا۔ یہ ویئر ہدم تھا۔۔۔۔ جہاں میں لیبارٹری کے چار جنگ اٹیمک بیٹریوں کے لئے خام مال کے طور پر کام آنے والے مخصوص دھات کے بڑے بڑے باکس کناروں کے ساتھ رکھے گئے تھے۔ ان باکسز میں ایسا جدید ترین ایندھن بند تھا جس کی مدد سے اٹیمک بیٹریاں مسلسل چلائی جاتی تھیں۔ اور پاور لینڈ کی لیبارٹری انہی بیٹریوں کی وجہ سے کام کرتی تھیں۔ ان

باکسنر کی تعداد چھ تھی اور وہ ایک کنارے پر اوپر سے نیچے دیوار کے ساتھ رکھے گئے تھے۔ ان کے اوپر سرخ رنگ کی مخصوص شعاعیں چھت سے مسلسل گر رہی تھیں ——— جنہوں نے انہیں پوری طرح ڈھانپا ہوا تھا تاکہ یہ ایٹمی ایندھن محفوظ رہے۔

ویئر ہاؤس کے عین درمیان میں عمران اور اس کے ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے وہ سب کے سب ساکت پڑے ہوئے تھے۔

"یس باس ——— یہ ویئر روم میں پڑے ہیں اور میرے خیال میں اوپر سے پختہ فرش پر گرنے کی وجہ سے ہلاک ہو چکے ہیں" ——— فرانز کی پرجوش آواز سنائی دی۔

"ہاں میں دیکھ رہا ہوں۔ میرا اندازہ درست ثابت ہوا ہے۔ اور بظاہر یہ مردہ نظر آ رہے ہیں لیکن جس قسم کے یہ لوگ ہیں اب ان کی موت پر بھی مجھے یقین نہیں آسکتا۔ میں ان کا بندوبست کرتا ہوں" ——— ہنری نے کہا اور جلدی سے پاس پڑے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر برق رفتار سے مختلف نمبر پریس کرنے لگا۔

"کارٹن فرام سپیشل ونگ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ہنری سپیکنگ" ——— ہنری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— کارٹن کا لہجہ یک لخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"کارٹن ——— ین ونگ کے نیچے ویئر روم میں پاورلینڈ کے بدترین دشمن بے ہوش پڑے ہیں۔ میں نے انہیں لفٹ کے ذریعے نیچے پھینک

دیا ہے۔ اب میں ان کا یقینی خاتمہ کرنا چاہتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ چار مسلح افراد لے کر سپیشل وے کھول کر ویئر روم میں پہنچ جاؤ۔ میں یہاں سکرین پر انہیں چیک کر رہا ہوں ——— اور میرے سامنے ان بے ہوش افراد کو گولیوں سے بھون ڈالو۔ ایک ایک آدمی پر اتنے فائر کرو کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ بھی سلامت نہ رہے" ——— ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ——— میں ابھی پہنچ جاتا ہوں۔ ویسے باس اگر آپ مناسب سمجھیں تو یہ کام ین ونگ کے لفٹ والے کمرے سے بھی ہو سکتا ہے" کارٹن نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ——— لیکن اس میں رسک ہے کہ اگر کوئی گولی ایٹ کراٹیمک باکس میں سے کسی کو لگ گئی تو پھر خوفناک تباہی بھی ہو سکتی ہے" ——— ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس ——— مجھے اس کا خیال نہیں رہا۔ ٹھیک ہے باس میں پہنچ رہا ہوں" ——— کارٹن نے جواب دیا۔ اور ہنری نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر عمران اور اس کے ساتھی بدستور بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو ایک لمحے تک تو وہ لاشعوری کیفیت میں آنکھیں گھما کر دیکھتا رہا۔ اُسے اپنے سر کی پشت میں درد کی شدید لہر سی دوڑتی محسوس ہو رہی تھی ـــــ اور پھر اس کی نظریں سامنے والی دیوار کے اوپر چھت کے قریب ایک گول راڈ پر جم گئیں۔ اس راڈ سے انتہائی تیز روشنی نکل رہی تھی اور راڈ کے سائیڈوں سے تیز نیلے رنگ کے دھبے سے نمایاں تھے ـــــ اور انہی دھبوں کی وجہ سے عمران کی نظریں ان پر مرتکز ہوتی تھیں۔ یہ مخصوص دھبے بتا رہے تھے کہ مخصوص نیلی ریز جنہیں زیرو ایون کہا جاتا ہے سے اس کمرے کو کسی سکرین پر چیک کیا جا رہا ہے۔ کمرے کی دوسری دیوار کے اندر سے بھی روشنی نکل رہی تھی لیکن یہ روشنی عام نوعیت کی تھی ـــــ جیسے ہی عمران کو زیرو ایون چیکنگ کا احساس ہوا اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ ہلایا۔ رفتار اتنی سست تھی کہ فوری طور پر ہاتھ کی حرکت چیک نہ ہو سکتی تھی۔ ہاتھ آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا اس کی پتلون

کی پشت والی جیب تک پہنچ گیا۔ اس نے مشین پسٹل پتلون کی بیک جیب میں اڑسا ہوا تھا۔ کیونکہ سوائے پتلون کے اس کے جسم پر اور کوئی چیز نہ تھی۔

ابھی اس کا ہاتھ پسٹل کے دستے تک پہنچا ہی تھا کہ اس کے کانوں میں بائیں طرف سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں ـــــ چونکہ وہ فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس لئے قدموں کی دھمک اُسے صاف سنائی دے رہی تھی۔ دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز ادھر آتی سنائی دے رہی تھی۔ اور آنے والوں کی تعداد چار پانچ کے قریب تھی۔ عمران نے یہ آواز سنتے ہی بجلی کی سی تیزی سے پسٹل کھینچا ـــــ اور دوسرے لمحے ایک دھماکے کے ساتھ ہی زیرو ایون لاکٹ بجھ گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران یک لخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ جس کمرے میں وہ موجود تھا اور دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز جس طرف سے سنائی دے رہی تھی ادھر ایک دروازہ سا تھا ـــــ عمران بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے کے قریب پہنچا اور دیوار کے ساتھ لگ گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے پانچ افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

عمران دیوار سے پشت لگائے چمٹا ہوا کھڑا تھا۔ آنے والے نے افراد ادھر دیکھا ہی نہیں وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے عمران کے ساتھیوں کے سروں پر پہنچ گئے ـــــ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ رکتے عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ مشین پسٹل سے گولیوں کی بوچھاڑ سی نکلی۔ اور دوسرے لمحے کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ پانچوں اچھل کر پشت اور پہلو کے بل

فرش پر گرے۔ عمران نے پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں ان پانچوں کا ہی خاتمہ کر دیا تھا۔ اُسے آسانی اس لئے بھی ہوئی تھی کہ وہ پانچوں اکٹھے ہی ایک جگہ رکے تھے ـــــ اگر وہ پھیل جاتے تو پھر شاید اتنی آسانی سے ان کا خاتمہ نہ کر سکتا۔ اس نے پسٹل کا ٹریگر اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک اُسے یقین نہ ہو گیا کہ وہ پانچوں ختم ہو گئے ہیں۔

اُسی لمحے صفدر کی آنکھیں اُسے کھلتی دکھائی دیں وہ شاید دھماکوں کی وجہ سے ہوش میں آ گیا تھا۔

"صفدر ـــ جلدی ہوش میں آؤ۔ ہم شدید خطرے میں ہیں" عمران نے چیخ کر کہا۔ اور خود تیزی سے وہ جولیا کی طرف دوڑ پڑا۔ صفدر اس کی آواز سن کر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"جلدی کرو۔ باقی ساتھیوں کو ہوش میں لاؤ۔ جلدی کرو" ـــــ عمران نے جولیا کو ہوش میں لانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

اور صفدر تیزی سے اٹھ کر پاس پڑے ہوئے کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا نے جب کراہ کر آنکھیں کھولیں تو عمران تنویر پر جھک گیا۔ اور پھر زیادہ سے زیادہ تین چار منٹ کے اندر وہ سب ہوش میں آ چکے تھے۔

"جلدی اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ مشین گنیں اٹھا لو۔ ہم پر کسی بھی وقت کوئی خوفناک حملہ ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور مشین گن اٹھا کر اس دروازے کی طرف بڑھا۔ جدھر سے مسلح اشخاص آئے تھے۔ دروازے کی دوسری طرف ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے

اختتام پر ایک اور دروازہ تھا۔ عمران راہداری میں دوڑتا ہوا اس دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ یک لخت سرر کی تیز آواز کے ساتھ دروازے کے سامنے ٹھوس فولادی چادر سی گر گئی ـــــ عمران تیزی سے مڑا۔ اور اسی لمحے اس کے عقب میں بھی ٹھوس فولادی چادر نے راہداری کو بند کر دیا۔ جب کہ اس کے ساتھی جو اب دروازے سے اندر داخل ہو رہے تھے اس ٹھوس فولادی چادر کے پیچھے رہ گئے۔

عمران نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گن سیدھی کی تاکہ فولادی دروازے پر فائر کھول کر اس کا سسٹم بیکار کر سکے کہ اچانک ایک زوردار جھٹکے سے مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر راہداری کی اونچی چھت سے جا ٹکرائی ـــــ اور عمران حیرت سے دیکھتا رہ گیا کہ مشین گن چھت سے ٹکرا کر اس کے اندر یوں غائب ہو گئی جیسے چھت نرم ربڑ کی بنی ہوئی ہو۔ حالانکہ مشین گن کی چھت سے ٹکرانے کی آواز ایسی آئی تھی جیسے وہ ٹھوس چیز سے ٹکرائی ہو۔

عمران نے مشین گن کو اندر غائب ہوتے دیکھ کر یک لخت اپنی جگہ سے ہائی جمپ کے انداز میں چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے اس کے فضا میں اٹھے ہوئے دونوں ہاتھ پوری قوت سے چھت سے جا ٹکرائے۔ لیکن دوسرے لمحے وہ واپس اپنے پیروں پر آ کھڑا ہوا ـــــ کیونکہ چھت ٹھوس تھی اور اس کے ہاتھوں کو اچھی خاصی چوٹ آئی تھی۔ عمران نے ہونٹ بھینچے۔ اور دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک آئیڈیا آ گیا۔ اس نے انتہائی پھرتی سے اپنی پتلون کی بیک پاکٹ میں اڑسے ہوئے پسٹل کے دستے پر ہاتھ رکھ کر اُسے کھینچا ـــــ اور اس کی توقع کے عین مطابق

جیسے ہی پسٹل اس کی جیب سے باہر آیا اس کے ہاتھ کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اور پسٹل بجلی کی سی تیزی سے چھت کی طرف اٹھا لیکن اس بار عمران سنبھلا ہوا تھا ـــــ اس لئے زوردار جھٹکا لگنے کے باوجود اس نے دستے پر سے ہاتھ کی گرفت نہ چھوڑی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عمران کا جسم پسٹل سمیت چھت کی طرف اٹھتا گیا۔ جیسے ہی پسٹل کی نال چھت سے ٹکرائی ایک لمحے کے لئے ایسی آواز سنائی دی جیسے لوہا سخت چیز سے ٹکراتا ہے ـــــ مگر دوسرے لمحے پسٹل کی نال دیوار میں گھستی گئی اور اسی لمحے عمران نے اپنا دوسرا اٹھا ہوا ہاتھ بھی پسٹل کے ساتھ والی جگہ پر مارا تو اس کا ہاتھ بھی اندر چلا گیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے چھت کسی ٹھوس چیز کی بجائے دھوئیں کی بنی ہوئی ہو ـــــ اس کا پسٹل والا ہاتھ اوپر کی طرف مسلسل اور تیزی سے کھنچا چلا جا رہا تھا۔ اور چند ہی لمحوں میں اس کا جسم بھی اس دھوئیں سے نکل کر پسٹل کے ساتھ ہی اوپر چلا گیا ـــــ اوپر ایک اور کمرہ تھا۔ اس کا جسم پسٹل کے ساتھ ہی اس اوپر والے کمرے کی چھت تک پہنچ گیا۔ اس کی مشین گن کے علاوہ تین اور مشین گنیں بھی ذرا فاصلے پر چھت سے چمٹی ہوئی تھیں۔ جیسے ہی پسٹل اس چھت سے ٹکرایا عمران نے ہاتھ چھوڑا اور جسم کو زور سے جھکولا دے کر وہ واپس عین اسی جگہ جہاں سے وہ برآمد ہوا تھا گرنے کی بجائے ذرا ہٹ کر جا کھڑا ہوا۔ یہاں جگہ ٹھوڑی تھی۔

عمران قدموں پر کھڑا ہی ہوا تھا کہ اسے اس کمرے کے بائیں طرف دیوار میں موجود دروازہ نظر آ گیا۔ عمران تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھا ـــــ لیکن یہ دروازہ کسی مخصوص دھات کا بنا ہوا تھا۔

میں کوئی سوراخ حتیٰ کہ لاک تک نہ تھا۔ ایک سفید رنگ کی چادر سی عمران نے ادھر ادھر مڑ کر دیکھا۔ لیکن اس بند دروازے کے علاوہ اس کمرے میں اور کوئی راستہ حتیٰ کہ روشندان تک نہ تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا ـــــ وہ اب فوری طور پر اس کمرے سے باہر جانا چاہتا تھا۔ لیکن اسی لمحے کمرے کا فرش تیزی سے اوپر کی طرف اٹھنے لگا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ ہنری اسے کس طرح مارنا چاہتا ہے ـــــ اس نے یک لخت چھلانگ لگائی اور اس کا جسم دروازے کی مخصوص ساخت کی چادر سے جا ٹکرایا۔ عمران اس چادر سے اس طرح چمٹ گیا۔ جیسے چھپکلی دیوار سے ٹکراتی ہے۔ کیونکہ عمران نے ایک لمحے میں بھانپ لیا تھا کہ دروازے والی جگہ سے فرش اوپر نہیں جا رہا ـــــ اور دروازے اور اوپر اٹھتے ہوئے فرش کے درمیان گنجائش بہرحال تھی کہ عمران کے جسم کو بس خراشیں ہی آئیں۔ اور ہوا بھی ایسے ہی۔ عمران کے دروازے سے چمٹتے ہی اس کا وہ حصہ اوپر اٹھتی ہوئی دیوار کی طرح عمران کے جسم کو رگڑتا ہوا اوپر چھت سے ـــــ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی پشت پر کسی نے زخم ڈال کر اس میں سرخ مرچیں بھر دی ہوں۔ لیکن بہرحال وہ فرش اور چھت کے درمیان پس جانے سے بچ گیا تھا۔ فرش ایک لمحے چھت سے ملا رہا پھر اسی تیز رفتاری سے جس سے وہ اوپر گیا تھا واپس نیچے ہوا ـــــ اور اس بار بھی عمران کی پشت پر رگڑیں پڑیں۔ عمران نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ فرش کے ساکت ہوتے ہی عمران اچھل کر فرش پر کھڑا ہو گیا۔ پسٹل اور مشین گنیں اسی طرح چھت

سے جمپٹی ہوئی تھیں۔ فرش کے چھت سے ملنے کے باوجود شاید چھت کا مقناطیسی سسٹم ختم نہیں ہوا تھا۔ عمران ـــــ بجلی کی سی تیزی سے جھپٹ کر اُسی دروازے کی سائیڈ کی دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اُسے یقین تھا کہ اس کی بچکی ہوئی لاش اٹھانے کے لئے کوئی نہ کوئی ضرور اندر آئے گا ـــــ اور اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ چند لمحوں بعد دروازے کی دوسری طرف سے انسانی قدموں کی آواز ابھری اور پھر سرر کی آواز کے ساتھ ہی دروازہ کی جاددار دیوار کی طرف اٹھتی ہوئی دیوار میں غائب ہو گئی ـــــ اور ایک شخص تیزی سے اندر آیا۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا۔ عمران یک لخت اس پر جھپٹا لیکن وہ شخص عمران کی توقع سے زیادہ ہوشیار نکلا جیسے ہی عمران اس پر جھپٹا وہ بجلی کی سی تیزی سے نہ صرف مڑ گیا بلکہ اس نے انتہائی پھرتی سے اپنا گھٹنا اٹھا کر اپنے پر جھکتے ہوئے عمران کی ناف پر مارا ـــــ یہ ضرب اتنی زوردار تھی کہ عمران بے اختیار تین چار قدم پیچھے لڑکھڑاتا گیا اس بار عمران نے واقعی بڑی مشکل سے اپنی چیخ پر کنٹرول کیا تھا۔ ورنہ خوفناک اور اچانک چوٹ نے واقعی اُسے چیخنے پر مجبور کر دیا تھا ـــــ اس کے لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتے ہی آنے والے نے اچھل کر اُسے دوبارہ ضرب لگانے کی کوشش کی لیکن عمران اب پوری طرح سنبھلا ہوا تھا۔ اس لئے جیسے ہی اس شخص نے اچھل کر عمران کو فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی ـــــ عمران تیزی سے اپنی جگہ سے نہ صرف ہٹ گیا بلکہ اس کا ہاتھ تیزی سے اوپر کو اٹھا اور آنے والے کی ٹانگوں کے نیچے اس نے مخصوص انداز میں تھپکی دی تو آنے والے کا جسم گھومتا ہوا کمرے

پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور اس نے نیچے گر کر اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کی اس دوران عمران دوڑتا ہوا اس کے قریب پہنچ چکا تھا ـــــ اور آنے والا ابھی پوری طرح اٹھا نہ تھا کہ عمران کی لات گھومی اور وہ بُری طرح چیختا ہوا سائیڈ کی دیوار سے کسی گیند کی طرح جا ٹکرایا۔ عمران ایک بار پھر دوڑ کر اس طرف گیا ـــــ اور اس بار عمران نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے اس کا جسم پکڑا اور اپنے سر سے اونچا اٹھا کر اس نے اُسے پوری قوت سے گھما کر نیچے فرش پر دے مارا۔ یہ چوٹ اس قدر زوردار تھی کہ آنے والے کی آنکھیں پھیل گئیں ـــــ اور اس کا پورا جسم یوں پھڑکنے لگا جیسے مچھلی پانی سے باہر نکل کر پھڑکتی ہے۔ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھا اور ذرا سا جسم کو گھمایا تو آنے والے کا چہرہ مسخ ہوتا گیا۔ اور اس کے حلق سے گھٹی گھٹی سی کراہ نما چیخیں نکلنے لگیں۔

"نام بتاؤ" ـــــ عمران نے پیر کو ذرا سا موڑتے ہوئے کہا۔ لہجہ انتہا بے پناہ غراہٹ تھی۔

"م ـــ مم ـــ مارس" ـــــ آنے والے نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"ہنری کہاں ہے۔ جلدی بتاؤ" ـــــ عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"ب ـــ بب ـــــ باس تیزاب کے تالاب پر گیا ہے تاکہ تمہارے ساتھیوں کو اس میں ڈالا جا سکے" ـــــ مارس نے رک رک کر جواب دیا۔ اور عمران اچھل کر ایک طرف ہٹا۔ اور دوسرے لمحے اس نے جھک

کہ بجلی کی سی تیزی سے ایک ہاتھ سے ماؤس کی گردن پکڑ کر اسے فضا میں اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ پوری قوت سے ماؤس کے چہرے پر پڑا ــــ ماؤس کے منہ سے دانت پھلجھڑیوں کی طرح نکل کر باہر گرے۔ اور اس کا فضا میں پھڑکتا ہوا جسم اور زیادہ پھڑکنے لگا۔ عمران نے پوری قوت سے دوسرا تھپڑ مارا اور ماؤس کا گال پھٹ گیا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون نکلنے لگا۔

" بولو ــ پوری تفصیل بتاؤ ــ ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا" عمران نے ایک زوردار جھٹکے سے اسے نیچے پھینکا اور اچھل کر اس کے پیٹ پر دونوں لاتیں ماردیں۔ ماؤس ذبح ہوتے ہوئے جانور کی طرح چیخنے اور پھڑکنے لگا۔

" جلدی بولو۔ تمہیں کیا حکم ملا تھا۔ اور تم مجھے اٹھا کر کہاں لے جاتے جلدی بولو ورنہ " ــــ عمران نے پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر ضرب لگاتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اس قدر خوف ناک تھا کہ ماؤس کا پھڑکتا ہوا جسم یک لخت ساکت ہو گیا۔

" بولو ورنہ " ــــ عمران نے دوبارہ لات اٹھاتے ہوئے کہا۔

" بب ــ بب ــ باس نے مجھے کہا تھا کہ میں تمہاری جلی ہوئی لاش اٹھا کر سپیشل ونگ کے تیزاب کے تالاب پر لے آؤں تاکہ تمہاری لاش وہ اپنے سامنے تیزاب کے تالاب میں ڈالے" ماؤس نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" راستہ بتاؤ ــ جلدی کرو" ــــ عمران نے یک لخت اس کی پسلیوں پر کک لگاتے ہوئے کہا۔ اور کمرہ ماؤس کی خوف ناک چیخ

سے گونج اٹھا۔

" جلدی بولو۔ پوری تفصیل" ــــ عمران نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور اس بار ماؤس نے اسے سب کچھ بتانا شروع کر دیا جیسے ٹیپ ریکارڈ چلتا ہے۔ پھر جیسے ہی اس کی زبان رکی عمران پوری قوت سے اچھلا اور اس کے دونوں پیر ماؤس کے سینے پر دل والی جگہ اس کے پورے جسم کا بوجھ لئے پڑے ــــ اور ماؤس کے منہ اور حلق سے خون فوارے کی طرح ابل پڑا۔ عمران جمپ لگا کر فرش پر آیا۔ اور پھر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اس خلا نما دروازے سے باہر نکل آیا۔ باہر آتے ہی وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا ــــ کیونکہ دروازے کے باہر ہی دیوار کے ساتھ ایک مشین گن لگی ہوئی موجود تھی۔ ماؤس مشین گن باہر چھوڑ آیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اندر جاتے ہی مشین گن چھت سے چمٹ جائے گی۔ اور ظاہر ہے وہ اندر لڑنے کی نیت سے تو گیا ہی نہ تھا۔ وہ تو عمران کی جلی ہوئی لاش اٹھانے گیا تھا۔

عمران نے جھپٹ کر مشین گن اٹھائی اور پھر اس نے دائیں طرف کو دوڑ لگا دی۔ وہ جلد از جلد اس تیزاب کے تالاب تک پہنچنا چاہتا تھا جہاں اسکے بے ہوش ساتھیوں کو لے جایا گیا تھا۔

صفدر اور باقی ساتھی جیسے ہی عمران کے پیچھے آنے کے لئے دروازہ کراس کر کے راہداری میں آئے۔ یک لخت سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی ان کے سامنے ٹھوس فولادی دیوار آ گئی ——— اور پلک جھپکنے میں ایسی ہی دیوار کھلے ہوئے دروازے کے اوپر آ گئی۔ اور وہ سب راہداری کے چھوٹے سے حصے میں قید سے ہو گئے۔ اُسی لمحے ان سب کے ہاتھوں کو زوردار جھٹکے لگے اور مشین گنیں ان کے ہاتھوں سے نکل کر راہداری کی چھت سے ٹکرائیں اور دوسرے لمحے غائب ہو گئیں ——— اب وہ خالی ہاتھ کھڑے ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے۔ عمران ان سے علیحدہ دوسرے حصے میں تھا۔ اور فولادی دیواروں کی وجہ سے انہیں اس کے متعلق کچھ معلوم نہ تھا۔

"یہ کیا ہو گیا" ——— جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"دیواروں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اور سانس روک لو۔ مجھے گیس کی بو آ رہی ہے"

صفدر نے چیخ کر کہا۔ اور وہ سب اچھل کر دیواروں کے ساتھ ہو گئے۔ اور گو انہوں نے صفدر کے کہنے پر سانس روک لئے تھے۔ لیکن تیز اور ناگوار سی بو ان کے نتھنوں میں جیسے زبردستی گھستی چلی جا رہی تھی ——— اور پھر سب سے پہلے جولیا لہرا کر نیچے گری۔ اور اس کے بعد تنویر، پھر کیپٹن شکیل اور آخر میں صفدر بھی بے اختیار لہراتا ہوا نیچے فرش پر گر گیا۔ اس کے ذہن پر بھی یک لخت اندھیرے نے چھاپہ مارا تھا ——— پھر درد کی تیز لہر سی صفدر کے جسم میں اٹھتی محسوس ہوئی۔ اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ دوسرے لمحے اس کے جسم نے تڑپنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم جیسے فضا میں جھول کر رہ گیا ——— اور اُسی لمحے اس کے شعور نے ساری سچویشن کا احاطہ کر لیا۔ وہ الٹا ہوا میں لٹکا ہوا تھا۔ اس کے دونوں بازو پشت پر بندھے ہوئے تھے اور دونوں پیر بھی کسی رسی سے بندھے چھت کے ساتھ لگے ہوئے کنڈے سے لٹک رہے تھے ——— نیچے نیلے رنگ کے کسی سیال کا ایک بڑا سا تالاب تھا۔ اس نے سر گھما کر دیکھا تو سوائے عمران کے باقی ساتھی بھی اُسی کی طرح چھت میں لگے ہوئے کنڈوں کے ساتھ الٹے لٹکے اس تالاب کے اوپر جھول رہے تھے۔ صفدر نے منہ اٹھا کر دیکھا تو اس کے جسم پر چادر کی بجائے ایک لانگری سی موجود تھی ——— شاید چادر کھل کر گر جانے کے بعد ان لوگوں نے اسے لانگری پہنائی ہو گی۔ تالاب کے دائیں طرف جدھر صفدر کا منہ تھا ایک کافی چوڑا پلیٹ فارم سا تھا۔ جس پر دیوار کے ساتھ مختلف رنگوں کے بے شمار لیورز لگے ہوئے تھے ——— ان لیورز کے ساتھ ایک مشین گن سے مسلح آدمی کھڑا تھا اور اس کے ساتھ تالاب کی طرف منہ کئے تین مسلح اشخاص بڑے

چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ انہوں نے مشین گنیں صفدر اور اس کے ساتھیوں پر تان رکھی تھیں۔ صفدر نے چہرہ گھما کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو سب ساتھی ہوش میں آ گئے تھے ۔۔۔۔ اور وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ عجیب و غریب سچویشن دیکھ رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ان کی قوت گویائی ہی چھن گئی ہو۔

اُسی لمحے اس ہال کے کونے میں ایک دروازہ کھلا اور ایک آدمی بڑے فاخرانہ انداز میں چلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دو مسلح اشخاص تھے۔

"گڈ ۔۔۔ ویری گڈ ۔۔۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہ انجام بے حد خوب صورت ہے" ۔۔۔۔ آنے والے نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"باس ۔۔۔ حکم ہو تو لیور آن کر دیا جائے" ۔۔۔۔ لیور کے قریب کھڑے مسلح شخص نے کہا۔

"ابھی نہیں ۔۔۔۔ ابھی ان کے اصل سرغنہ کی بچکی ہوئی لاش آ جائے۔ میں پہلے اس کی لاش ان کی آنکھوں کے سامنے تیزاب کے تالاب میں ڈالوں گا تاکہ یہ اس کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اس کے بعد انہیں بھی تڑپا تڑپا کر مارا جائے گا" ۔۔۔۔ باس نے جو ہنری تھا کہا۔

"اگر تمہارا نام ہنری ہے ۔ اور تم پاورلینڈ کے چیف ہو تو پھر تم واقعی دنیا کے احمق ترین شخص ہو" ۔۔۔۔ اچانک صفدر نے اونچی آواز میں کہا۔

"تمہارا قصور نہیں ہے مسٹر جب آدمی اس سچویشن میں ہو تو اس

کا دماغ الٹ ہی جاتا ہے" ۔۔۔۔ ہنری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا دماغ تو شاید الٹے لٹکنے کے باوجود الٹا ہو۔ لیکن مجھے تو حیرت تمہارے دماغ پر ہے۔ ادھر تم ہمیں تڑپا تڑپا کر مارنے کا پروگرام بنا رہے ہو ادھر تم نے ہمیں الٹا لٹکا رکھا ہے ۔۔۔ ظاہر ہے سب سے پہلے ہمارا سر تیزاب کے تالاب میں داخل ہوگا ۔ اور اس کے ساتھ ہی ہمارا فوری خاتمہ ہو جائے گا۔ اگر میں تمہاری جگہ ہوتا اور اور میرا یہی پروگرام ہوتا تو میں تمہیں الٹا لٹکانے کے بجائے سیدھا باندھتا پھر پہلے تمہارے پیر تیزاب میں ڈالتا ۔۔۔ پھر ٹانگیں۔ پھر کولہے۔ پھر پیٹ اور سینہ اور آخر میں سر۔ پھر تم تڑپ تڑپ کر مرتے" ۔۔۔ صفدر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ہنری کی عقل پر ماتم کر رہا ہو۔ انداز واقعی مضحکہ اڑانے والا تھا۔

"اوہ ۔۔۔ واقعی تم بات تو ٹھیک کر رہے ہو۔ کلٹن یہ بات تمہاری سمجھ میں کیوں نہیں آئی" ۔۔۔ ہنری نے کہا۔ اور یک لخت پہلے سے کھڑے ایک لمبے آدمی سے مخاطب ہو گیا۔ اس کے لہجے میں غصہ تھا۔

"ب ۔۔۔ ب ۔۔۔ باس" ۔۔۔ اس لمبے آدمی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ شاید اُسی کے حکم پر صفدر اور اس کے ساتھیوں کو الٹا لٹکایا گیا تھا۔

"تم واقعی احمق ہو۔ اور میں احمقوں کو زندہ نہیں دیکھنا چاہتا جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ انہیں تڑپا تڑپا کر مارنا ہے تو تم نے انہیں الٹا

کیوں لٹکایا ہے "۔۔۔۔ ہنری نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے برق رفتاری سے جیب سے ریوالور نکالا، اور دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکے کے ساتھ ہی کلٹن کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ پہلو کے بل پلیٹ فارم پر گر کر تڑپنے لگا۔

" اسے تالاب میں پھینک دو نانسنس۔ احمق "۔۔۔۔ ہنری نے غصیلے لہجے میں کہا تو کلٹن کے ساتھ کھڑے ہوئے مسلح اشخاص نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر تڑپتے ہوئے کلٹن کو اٹھایا اور اچھال کر تیزاب کے تالاب میں ڈال دیا۔۔۔۔ کلٹن کے منہ سے آخری چیخ نکلی اور تالاب میں ڈوب گئی۔ چند بلبلے اٹھے اور پھر کلٹن کی لاش غائب ہو گئی۔

" دیکھا تم نے۔۔۔۔ جب میں اپنے ساتھی کو یہ سزا دے سکتا ہوں تو تم بھی اپنے دماغ سے یہ خیال نکال دو کہ تمہارے ساتھ کوئی رعایت ہو سکتی ہے "۔۔۔۔ ہنری نے چیختے ہوئے کہا۔

" ہم کسی رعایت کے طلب گار نہیں ہیں "۔۔۔۔ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں گہرا اطمینان تھا جیسے اُسے اپنی موت کی ذرہ برابر پرواہ نہ ہو۔

" ہوں۔۔۔۔ اب میں واقعی تمہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ تم کتنی دیر اطمینان سے بات کرتے ہو "۔۔۔۔ ہنری نے انتہائی غصیلے انداز میں پیر پٹختے ہوئے کہا۔ اور لیور کے قریب کھڑے آدمی کی طرف مڑ گیا۔

" تالاب کو ڈھک کر انہیں نیچے اتارو۔ اور پھر انہیں بازوؤں کے

...ل پر باندھ کر اوپر اٹھا دو "۔۔۔۔ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس "۔۔۔۔ لیور والے نے کہا اور پھر اس نے بجلی کی سی ...یزی سے سرخ رنگ کا ایک بڑا سا لیور کھینچ کر نیچے کر دیا۔ دوسرے ...لمحے سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی تالاب کے ایک کنارے کی دیوار ...سے کسی دھات کی چادر سے نکلی اور پلیٹ فارم کی دیوار کے کنارے ...سے لگ گئی۔۔۔۔ تیزاب کا تالاب اس چادر سے ڈھک دیا گیا۔ جیسے ...ہی تالاب بند ہوا لیورز کے قریب کھڑے آدمی نے جلدی سے۔۔۔۔ ...مختلف لیور کھینچ کر نیچے کرنے شروع کر دیئے۔ ہر لیور کے نیچے کرتے ...ہی صفدر کا کوئی ساتھی اس چادر پر سر کے بل گر جاتا۔ آخر میں صفدر گرا۔ ...چونکہ ان کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ بے بس ...پڑے تھے۔

" انہیں ٹانگوں سے کھول کر بازوؤں کے نیچے سے رسی ڈال کر باندھ ...دو اور پھر اوپر اٹھا دو "۔۔۔۔ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

اور لیور کے قریب کھڑے ہوئے آدمی کے علاوہ باقی چار افراد ...تیزی سے اس چادر پر دوڑتے ہوئے صفدر اور اس کے ساتھیوں کے ...قریب پہنچ گئے۔۔۔۔ چونکہ صفدر اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ پشت ...پر بندھے ہوئے تھے اس لئے ان چاروں نے مشین گنیں ساتھ لے ...آنے کی ضرورت نہ سمجھی تھی۔ وہ انہیں وہیں پلیٹ فارم پر ہی رکھ کر آئے ...تھے۔۔۔۔ صفدر والا آدمی ضرورت سے زیادہ تیز تھا۔ اس نے صفدر کی ...ٹانگیں کھول کر اسے سیدھا کیا ہی تھا کہ اچانک صفدر نے اچھل کر اپنے ...والے آدمی کی ناک پر زور سے ٹکر ماری۔ اور اس کے چیخ کر ہٹتے ہی وہ بجلی

کی سی تیزی سے اُسی طرح بندھے ہوتے ہاتھوں سمیت دوڑتا ہوا پلیٹ فارم
پر کھڑے ہنری سے جا ٹکرایا۔ وہ اتنی تیزی سے دوڑا تھا کہ ہنری اس بدلتی
ہوئی سچویشن کو سمجھ ہی نہ سکا ـــــ اور صفدر نے اُسے ٹکر مار کر نیچے گرا دیا
اور اس کے اوپر لیٹ کر اس نے دونوں ٹانگیں اس کے جسم کے گرد
ڈال کر بھینچ لیں۔ اور پھر انتہائی تیزی سے اس کی ناک پر ٹکریں مارنی شروع
کر دیں ـــــ ہنری نے دو ٹکریں ہی کھائی تھیں کہ وہ بُری طرح تڑپا۔ اور اس
نے صفدر کو ایک طرف اچھال کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے
لمحے پھر چیختا ہوا نیچے گرا۔ کیونکہ صفدر نے اپنے اوپر والے جسم کے
ایک طرف ہٹتے ہی نچلے جسم کو اچھال کر ہنری کی گردن میں قینچی ڈال
دی ـــــ اور پھر اس نے اپنے جسم کو انتہائی تیز رفتاری سے تالاب کی
طرف گھمانا شروع کر دیا۔ ہنری بھی چیختا ہوا اس کے ساتھ ہی قلابازیاں کھاتا
ہوا پلیٹ فارم سے لڑھک کر تالاب والی چادر پر آ گیا۔

وہاں پہنچتے ہی صفدر بجلی کی سی تیزی سے اچھلا۔ اس نے اپنے نچلے
دھڑ کو یک لخت اوپر فضا میں اٹھایا اور اپنے سر کو نیچے چادر پر ٹکا دیا۔
اس کے اس طرح کرنے سے ہنری کا اوپر والا دھڑ فضا میں اٹھا اور پھر
اس سے پہلے کہ صفدر الٹ کر اس کے ساتھ گرتا ـــــ صفدر نے اپنے
جسم کو پلیٹ فارم کی طرف اچھالا۔ اور ہوا میں اٹھتے ہوئے ہنری کا نچلا
دھڑ ایک جھٹکے سے صفدر کے جسم کی طرف آیا ہی تھا کہ صفدر نے
یک لخت اپنے جسم کو واپس جھٹکے سے سکیڑا ـــــ اور ہنری کے
حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ وہ مارشل آرٹ کے خوفناک ترین
داؤ کراس میں بُری طرح پھنس گیا تھا۔ اس کا پورا جسم کمان کی صورت

مڑا ہوا تھا۔ ٹانگوں کے اوپر سر لگ گیا تھا۔ اور اس کی ریڑھ کی
ہڈی کسی بھی لمحے ٹوٹ سکتی تھی۔

"اپنے آدمیوں کو کہو میرے ساتھیوں کے ہاتھ پیر کھولیں ورنہ ہمیشہ
کے لئے بیکار کر دوں گا جلدی!" ـــــ فرش پر پڑے ہوئے صفدر نے
چیخ کر کہا۔ اور ساتھ ہی ذرا سا آگے کو کھسکا تو ہنری کے حلق سے
بے اختیار خوفناک چیخ نکلی۔

"کھول دو ـــــ کھول دو" ـــــ ہنری نے کانپتے ہوئے لہجے
میں کہا۔

اور اس کے ساتھی حیرت سے بت بنے صفدر کے ساتھیوں کو
کھولتے کھولتے رک گئے تھے یک لخت حرکت میں آ گئے۔ صفدر نے
یہ سارا کام اتنی تیزی سے مکمل کیا تھا کہ اس کے ساتھی ابھی تک پوری
طرح ٹانگیں بھی نہ کھلوا سکے تھے ـــــ ویسے بھی ہنری کے ساتھی حیرت
سے خود بخود رک گئے تھے۔ صفدر ہنری کو پلیٹ فارم سے واپس
تالاب پر اس لئے لے آیا تھا تاکہ لیور والا بوکھلاہٹ میں تالاب کو نہ
کھول دے ـــــ کیونکہ اس طرح ہنری کے ساتھیوں کے ساتھ صفدر
کے ساتھی بھی تالاب میں گر کر ختم ہو سکتے تھے۔

اور پھر سب سے پہلے کیپٹن شکیل کے ہاتھ کھلے۔ اس کی ٹانگیں
پہلے ہی کھل چکی تھیں۔ کیپٹن شکیل نے ہاتھ کھلتے ہی بجلی کی تیزی سی
حرکت کی ـــــ اور یک لخت ہاتھ کھولنے والے کو اٹھا کر اس آدمی پر
دے مارا۔ جسے صفدر نے ٹکر مار کر نیچے گرایا تھا۔ اور جو اب اٹھ کر تیزی سے
پلیٹ فارم کی طرف دوڑ رہا تھا۔ وہ شاید مشین گن اٹھانا چاہتا تھا۔ تاکہ

سچوئشن کو کنٹرول کر لے۔ کیپٹن شکیل کا اچھالا ہوا آدمی پوری قوت سے اس آدمی سے ٹکرایا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل نے یک لخت لمبی چھلانگ لگائی اور وہ خود اس آدمی سے جا ٹکرایا جو لیور کے قریب کھڑا تھا۔ اور اب یک لخت دوڑ کر ایک مشین گن پر جھپٹ رہا تھا ــــ اسے بھی شاید اپنے دوڑتے ہوئے ساتھی کو دیکھ کر یہ خیال آیا تھا کہ وہ مشین گن اٹھا کر سچوئشن کنٹرول کر سکتا ہے۔

کیپٹن شکیل اس آدمی سے ٹکرایا۔ اور اسے ساتھ لیتا ہوا دیوار سے جا لگا۔ اور پھر اس طرح قلابازی کھا کر واپس پلٹا جیسے گیند دیوار سے جا ٹکراتی ہے ــــ اور اٹھتے وقت مشین گن اس کے ہاتھوں میں تھی۔ اور پھر ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ہال کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ یہ چیخیں ان کی تھیں جو تنویر اور جولیا کو کھولے بغیر انہیں پشت کی طرف سے قابو میں کر لینے کی کوشش کر رہے تھے ــــ اور تنویر اور جولیا بندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ ہی ان سے لڑنے میں مصروف تھے۔ گولیاں ان دونوں کے پہلوؤں پر پڑیں اور اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور پلک جھپکنے میں صفدر والا آدمی اور وہ آدمی جسے کیپٹن شکیل نے اٹھا کر اس پر پھینکا تھا بُری طرح چیختے ہوئے فرش پر گرے اور تڑپنے لگے ــــ وہ دونوں اب اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل یک لخت اچھل کر دو قدم سائیڈ پر ہٹا اور اس نے گھوم کر دیوار کے ساتھ پڑے ہوئے اس آدمی پر فائر کھول دیا جو لیور آپریٹر تھا جو دیوار سے ٹکرا کر بے ہوش پڑا ہوا تھا اور وہ آدمی

بے ہوشی کے عالم میں ہی ختم ہو گیا۔ گولیوں نے ایک لمحے میں اسے چھلنی کر دیا تھا۔

اسی لمحے صفدر نے یک لخت ہنری کی گردن سے قینچی نکالی اور قلابازی کھا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ ابھی تک پشت پر بندھے ہوئے تھے۔

ہنری کی گردن سے قینچی نکلتے ہی وہ پشت کے بل فرش پر گرا اور اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے گئے۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ کیپٹن شکیل نے جلدی سے آگے بڑھ کر پہلے صفدر اور پھر تنویر اور آخر میں جولیا کے ہاتھ کھول دیئے۔

"تم نے تو کمال کر دیا صفدر ــــ مجھے تو اب تک یقین نہیں آ رہا کہ ایسے بھی ہو سکتا ہے" ــــ جولیا نے انتہائی پرخلوص لہجے میں کہا۔

"تھینک یو مس جولیا ــــ سچوئشن ہی ایسی تھی کہ اگر ہم سب کمال نہ کرتے تو اس بار ہمارا مکمل زوال ہو چکا ہوتا" ــــ صفدر نے کلائیوں کو سہلاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ ہمیں عمران کا بھی پتہ کرنا ہے"
کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ ہاں ــــ یہ ہنری تو اس کی بچھی ہوئی لاش کے بارے میں کچھ کہہ رہا تھا" ــــ جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"بکواس کر رہا تھا ــــ عمران اتنی آسانی سے قابو میں آنے والا نہیں" ــــ کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں نے کہا۔

"اگر مس جولیا اجازت دیں تو میں اس ہنری سے ابھی سب کچھ اگلوا

دوں" ـــــــ تنویر نے کہا۔

"اوہ ہاں ـــــ یہ پاورلینڈ کا چیئرمین ہے - اور اتفاق ہے کہ یہ اس طرح ہمارے ہتھے چڑھ گیا ہے - ویسے اگر کیپٹن شکیل ذہانت سے بھرپور انداز میں اس کے ساتھیوں کا خاتمہ نہ کرتا اور ایک بھی مشین گن ان کے ہتھے چڑھ جاتی تو پھر ہمارا خاتمہ یقینی تھا" صفدر نے جواب دیتے ہوئے کیپٹن شکیل کی تعریف کی۔

"ہاں بالکل کیپٹن شکیل نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے" ـــــ جولیا اور تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے ہنری کی کراہ سنائی دی تو وہ سب تیزی سے اس کے گرد جمع ہو گئے۔

"تنویر ـــــ اس کے بازو پشت پر باندھ دو - اب یہ ہمارے لئے سب سے اہم مہرہ ہے" ـــــ صفدر نے تنویر سے کہا۔

اور تنویر نے اس حکم کی تعمیل انتہائی پھرتی سے کی - ہنری کے ہاتھ جب پشت پر بندھے تو وہ پوری طرح ہوش میں آ گیا۔

"تم ـــــ تم لوگ انسان نہیں ہو - بدروحیں ہو" ـــــ ہنری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے تنویر نے یک لخت مشین گن کا بٹ پوری قوت سے اس کے جبڑے پر مارا تو ہنری چیختا ہوا پہلو کے بل فرش پر گر گیا - اس کا گال پھٹ گیا تھا۔

"بولو ـــــ عمران کہاں ہے - جلدی بولو - ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا" ـــــ تنویر نے انتہائی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے ہنری سے کہا۔

عمران کا جسم چھت اور فرش کے درمیان پچک چکا ہوگا - وہ ہو گیا ہے - اب اُسے کوئی زندہ نہیں کرسکتا" ـــــ ہنری نے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ تنویر یا اس کا کوئی ساتھی اس کی بات پر ردعمل ظاہر کرتا - ہال کمرے کی چھت سے عین اُس جگہ جہاں ہنری سمیت موجود تھے نیلے رنگ کی تیز شعاعوں کا ایک سا آ کر گرا ـــــ اور ان شعاعوں کے ان پر گرتے ہی انہیں یوں ہوا جیسے ان کے جسم پتھروں کے بن گئے ہوں - وہ حرکت سے معذور ہو گئے تھے - تیز نیلے رنگ کی شعاعیں ابھی تک کے اوپر موجود تھیں ـــــ پھر ان شعاعوں کا دائرہ تیزی سے سمٹتا درمیان میں موجود ہنری کے گرد جمع ہوا - یک لخت تیز سیٹی کی ابھری اور نیلے رنگ کی شعاعوں کا رنگ تیزی سے بدلنے لگا - نارنجی رنگ میں بدل گئیں ـــــ اور پھر وہ تیزی سے چھت کی طرف چلی گئیں - اور ہنری بھی ان نارنجی رنگ کی شعاعوں کے ساتھ ہی ہو کر چھت کی طرف اٹھتا چلا گیا - شعاعیں اُسے اس طرح اٹھا کر جا رہی تھیں جیسے شعاعیں لوہے کی مضبوط تاریں ہوں ـــــ چند بعد ہی ہنری چھت میں بننے والے ایک بڑے سوراخ میں غائب ہو گیا - اس کے ساتھ ہی چھت برابر ہو گئی - اور شعاعوں اور کی آواز بھی ختم ہو گئی ـــــ البتہ جولیا اور اس کے ساتھی اُسی طرح نے اس تیزاب کے تالاب کے اوپر موجود مخصوص دھات کی پر کھڑے کے کھڑے رہ گئے - وہ اس طرح ساکت و جامد ہو چکے

تھے کہ ان کی پلکیں بھی نہ جھپک رہی تھیں۔

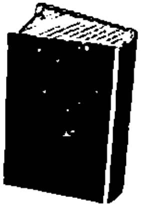

عمران نے مشین گن اٹھائے راہداری میں دوڑتا ہوا اس کے اختتامی دروازے تک پہنچا۔ تو اس نے زور سے بند دروازے پر لات ماری ـــــ دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔ اور عمران مشین گن سمیت دوسری طرف کود گیا۔ دوسری طرف ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا جس میں دو بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں جن کے آگے دو آدمی بیٹھے ہوئے انہیں آپریٹ کر رہے تھے ـــــ دروازے کے دھماکے سے کھلنے کی آواز سن کر وہ تیزی سے پلٹے ہی تھے کہ عمران نے ان پر فائر کھول دیا اور وہ دونوں ہی چیختے ہوئے پشت کے بل مشینوں سے ٹکرا کر نیچے گر گئے ـــــ عمران نے ایک نظر میں ان مشینوں کو چیک کر لیا تھا۔ انہی مشینوں کے ذریعے ہی راہداری میں دیواریں پیدا کی گئی تھیں اور عمران کو پھنسانے کی کوشش کی گئی تھی۔ عمران ان

مشینوں کو ایک نظر دیکھتا ہوا سامنے والی دیوار کے دروازے کی طرف دوڑتا گیا اس نے ماؤس سے موٹی موٹی باتیں معلوم کر لی تھیں۔ اور اسے یہی بتایا گیا تھا کہ ان مشینوں والے کمرے سے کھلنے والے دروازے کے باہر ایک راہداری ہے۔ جس کا اختتام مین ونگ کے آپریشن ہال میں ہوتا ہے ـــــ اور اس ہال میں سے ایک خفیہ دروازہ اس لفٹ کا ہے جس کے ذریعے اس تیزاب والے تالاب کے ہال نما کمرے میں پہنچا جا سکتا ہے۔ چنانچہ عمران راہداری میں دوڑتا ہوا اس آپریشن روم کے دروازے تک پہنچا ـــــ یہ فولادی دروازہ تھا اور بند تھا عمران ایک لمحے کے لئے دروازے کے سامنے رکا۔ پھر اس نے مشین گن کی نال اس کے درمیانی حصے پر نظر آنے والے لاک کے سوراخ پر رکھی اور ٹریگر دبا دیا ـــــ زوردار دھماکے ہوئے اور عمران نے لات مار کر دروازہ کھولا اور بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہو کر اس نے اندھا دھند چاروں طرف فائر کھول دیا۔ انسانی چیخوں سے ہال کمرہ گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی مشینوں کے پھٹنے کے خوف ناک دھماکے سنائی دیئے ـــــ عمران ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر تیزی سے اس دروازے کی طرف دوڑنے لگا جو لفٹ کا دروازہ تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ ایک مشین کے پاس سے گزرا اچانک ایک آدمی اس پر بجلی کی سی تیزی سے جھپٹا اور وہ عمران سمیت نیچے فرش پر جا گرا ـــــ نیچے گرتے ہی عمران بری طرح تڑپا اور اس نے اس آدمی کو گھٹنوں کی مدد سے ایک سائیڈ پر اچھالنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ آدمی تو بیر تسمہ پا کی طرح عمران کے جسم سے چمٹ گیا تھا۔ اس نے پوری قوت سے عمران کی ناک پر ٹکر ماری ـــــ اور ایک لمحے کے لئے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے زمین و آسمان گھوم گئے ہوں۔ لیکن دوسرے لمحے عمران یک لخت اپنے

دونوں بازوؤں کو اندر کی طرف سکیڑ کر پوری قوت سے کہنیاں اس آدمی کی پسلیوں میں ماریں اور وہ آدمی چیختا ہوا الٹ کر ایک طرف جا گرا۔ عمران اچھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ یک لخت ایک اور آدمی سنجانے کدھر سے نکل کر اس کی ٹانگوں سے چمٹ گیا۔۔۔ عمران نے پیر جھٹک کر اس کی گرفت سے اپنے آپ کو چھڑانا چاہا لیکن بے سود۔ وہ آدمی پوری طاقت سے عمران کو گرانے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمران یک لخت جھکا اور دوسرے لمحے اس نے اس آدمی کے نچلے دھڑ کو دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھایا اور پھر پوری قوت سے چھوڑ دیا۔ ایک زوردار دھماکے سے اس آدمی کا نچلا دھڑ واپس فرش سے ٹکرایا۔ اس آدمی کا نچلا دھڑ شدید زخمی تھا۔۔۔ اُسے گولیاں نچلے دھڑ پر لگی تھیں۔ اس کے باوجود وہ رینگتا ہوا وہاں تک پہنچا تھا اور اس نے عمران کی ٹانگیں پکڑ کر اُسے گرانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن عمران کے اس طرح ضرب لگانے سے اس کی گرفت یک لخت ختم ہو گئی۔۔۔ اور عمران نہ صرف اچھل کر ایک طرف ہٹا بلکہ اس نے کسی لٹو کی طرح گھوم کر پوری قوت سے لات اس پہلے والے آدمی کے پہلو میں ماری جو اب اٹھ کر کھڑے ہونے میں تقریباً کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔ یہ ضرب اس قدر زوردار تھی کہ وہ آدمی کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا ایک مشین سے جا ٹکرایا۔ اور عمران نے تیزی سے بھاگ کر ایک طرف پڑی ہوئی اپنی مشین گن اٹھائی اور پھر گھوم کر دوبارہ فائر کھول دیا۔ اور وہ دونوں ہی آدمی ایک ہی برسٹ میں چھلنی ہو گئے۔۔۔ ہال کمرے میں موجود دو مشینیں تباہ ہو کر ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکی تھیں جب کہ باقی مشینیں اُسی طرح چل رہی تھیں۔ عمران کو چونکہ فوری طور پر اپنے ساتھیوں کی فکر تھی کہ کہیں ہنری انہیں تیزاب کے تالاب میں ڈال نہ دے۔۔۔ اس لئے وہ ان مشینوں کو

نظر انداز کرتا ہوا لفٹ میں پہنچا۔ اور پھر سوئچ بورڈ پر موجود آخری بٹن دباتے ہی لفٹ بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی جب لفٹ ساکت ہوئی تو عمران دروازہ کھول کر ایک راہداری میں آ گیا جو آگے جا کر دائیں طرف کو مڑ رہی تھی۔۔۔ عمران کو اس راہداری میں دوڑتے ہوئے دور سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ سیٹی کی آواز سنتے ہی دوڑتے ہوئے عمران کے پیروں میں جیسے بجلیاں لگ گئیں اور وہ اپنی پوری طاقت سے دوڑتا ہوا راہداری کے آخر میں موجود دروازے تک پہنچ گیا۔ اس نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھل گیا۔۔۔ اور اُسی لمحے کھلے دروازے سے اُسے ایک ایسا منظر نظر آیا کہ وہ ٹھٹھک کر ایک لمحے کے لئے رک گیا۔ نارنجی رنگ کی شعاعوں کا ایک جال سا ہنری کو اٹھائے چھت میں موجود ایک بڑے سے سوراخ کی طرف لے جا رہا تھا اور عمران کے دیکھتے ہی دیکھتے ہنری چھت میں غائب ہو گیا اور چھت برابر ہو گئی۔ عمران اچھل کر کمرے میں داخل ہوا تو اس کی نظریں اپنے ساتھیوں پر پڑیں۔ وہ ایک مخصوص دھات کی چادر میں جو تقریباً سارے ہال کے فرش پر پھیلی ہوئی تھی پتھروں کے مجسموں کی طرح کھڑے تھے۔۔۔ عمران دوڑتا ہوا ان کے قریب پہنچا اور اس نے صفدر کو ایک زوردار جھٹکے سے ہلایا تو صفدر اس کے بازوؤں میں آ گیا۔ عمران نے اُسے اُسی چادر پر لٹایا تو اُسے نزدیک سے چادر کی ساخت دیکھنے کا پہلی بار موقع ملا۔۔۔ دوسرے لمحے اس نے تیز نظروں سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اُسے ساری بات سمجھ میں آ گئی۔ ایک سائیڈ پر پلیٹ فارم تھا اور باقی ہال کمرے میں یہ چادر تھی۔ چادر کی مخصوص ساخت بتا رہی تھی کہ ایسی چادر انتہائی تیز ترین تیزاب کو

رکھنے کے کام آتی ہے۔ انتہائی تیز اثر رکھنے والے تیزاب کو اس مخصوص دھات کی چادر کے ڈبوں میں ہی بند کیا جاتا تھا۔ دوسرے لمحے عمران تیزی سے جھکا اور صفدر کو اٹھا کر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہو پلیٹ فارم پر آیا اور اُسے پلیٹ فارم پر لٹا کر وہ واپس دوڑا ——— اور پھر اس نے باری باری باقی ساتھیوں کو بھی اسی طرح پلیٹ فارم پر پہنچا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس چادر کے نیچے انتہائی خوفناک اور تیز ترین تیزاب کا تالاب ہے ——— اور اگر چادر اوپر سے کھینچ لی گئی تو یقیناً سب لوگ اس تیزاب کے تالاب میں گر جائیں گے۔ سب ساتھیوں کو پلیٹ فارم پر لٹا کر اس نے ابھی اطمینان کا سانس لیا ہی تھا کہ یک لخت سرر کی تیز آواز ہال کمرے میں گونجی ——— اور پھر پلک جھپکنے میں تالاب کے اوپر موجود چادر پچھلی دیوار میں غائب ہو گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی بال بال بچے تھے۔ اگر انہیں ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو اس وقت تک ان کی ہڈیاں تک گل چکی ہوتیں۔

اب مسئلہ تھا ساتھیوں کو صحیح حالت میں لے آنے کا۔ اور عمران نے چیک کر لیا تھا۔ کہ انہیں ایگم سرانٹو نامی شعاعوں کی مدد سے بے حس کیا گیا ہے ——— کیونکہ ان کا جسم تو نرم تھا لیکن وہ حرکت نہ کر سکتے تھے۔ ان شعاعوں کی ایک اور خصوصیت بھی تھی کہ جسم میں سے ہلکی ہلکی نیلے رنگ کی روشنی سی نکلتی تھی۔ اور یہ روشنی اس وقت سب ساتھیوں کے جسموں سے نکلتی صاف دکھائی دے رہی تھی ——— ان شعاعوں کا فوری توڑ سادہ پانی تھا۔ عمران نے جھک کر پہلے صفدر کو اٹھا کر کاندھے پر لادا۔ اور پھر صفدر سمیت جھک کر جولیا کو اٹھایا اور دروازے کی طرف دوڑ

دی کیونکہ وہ انہیں فوری طور پر اس کمرے سے باہر نکالنا چاہتا تھا تاکہ ان پر نہ کوئی شعاعی وار کر دیا جائے۔ دروازے سے باہر راہداری میں ان دونوں کو لٹا کر وہ واپس دوڑتا ہوا اندر گیا۔ اور اس بار وہ تنویر اور کیپٹن شکیل کو اٹھا کر باہر لے آنے میں کامیاب ہو گیا۔

انہیں پہلے ساتھیوں کے ساتھ لٹا کر وہ بھاگتا ہوا واپس راہداری میں دوڑنے لگا کیونکہ لفٹ سے نکل کر اس نے راہداری کی بالکل سائیڈ میں ایک کمرہ دیکھا تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اس میں ایک بڑی سی مشین نصب تھی ——— اُسے دراصل اس مشین کے اوپر ایک بڑے سے جار میں بھرے ہوئے پانی کی جھلک نظر آئی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ اس کمرے میں داخل ہو گیا۔ جار میں واقعی پانی موجود تھا۔ مشین کی ساخت دیکھتے ہی اُسے اس کے متعلق یقین ہو گیا تھا ——— کیونکہ یہ مشین اٹیمک بیٹریوں کو ڈسٹلڈ واٹر سپلائی کرنے والی مشین تھی۔ تاکہ بیٹریوں میں پانی کا لیول درست رکھا جائے۔ آٹومیٹک مشین تھی۔ جب بیٹریوں میں پانی کا لیول کم ہوتا یہ مشین خود بخود چل پڑتی ——— اس طرح مطلوبہ مقدار میں پانی سپلائی ہوتے ہی مشین خود بخود بند ہو جاتی۔ عمران نے ایڑیاں اونچی کر کے جار کا ڈھکن اوپر اٹھایا اور انگلی جار میں موجود پانی میں ڈبوئی اور پھر اُسے منہ میں ڈال لیا۔ وہ پھر بھی یقین کر لینا چاہتا تھا کہ یہ صرف پانی ہی ہے ——— اُسے خطرہ تھا کہ اس میں کوئی مخصوص کیمیکل نہ ملایا گیا ہو۔ لیکن انگلی منہ میں ڈالتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ یہ خالص پانی تھا۔ مقطر کیا ہوا۔ وہ تیزی سے گھوما اور اس نے ایک طرف دیوار میں بنے ہوئے خانوں میں رکھے ہوئے بڑے بڑے جاروں میں سے ایک چھوٹا جار اٹھایا اور اُسے مشین کے اوپر موجود جار میں ڈال کر پانی سے

بھر لیا۔ اس کے بعد وہ پانی سے بھرا ہوا یہ جار لے کر دوڑتا ہوا واپس اس جگہ پہنچا جہاں ابھی تک اس کے ساتھی بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ اس نے جلدی سے باری باری ہر ایک کے جبڑے بھینچے اور ان کے منہ کھلتے ہی اس نے پانی کی دھار ان کے منہ میں ڈال دی۔ باقی پانی اس نے ان کے جسموں پر ڈال دیا ——— اور چند لمحوں بعد ان کے جسموں سے نکلنے والی نیلے رنگ کی روشنی غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ سب کراہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے۔

"جلدی کرو اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور عمران کی آواز سنتے ہی وہ سب اس طرح اٹھ کھڑے ہوئے جیسے انہیں بجلی کا طاقتور کرنٹ لگ گیا ہو۔

"تت ——— تت ——— تم زندہ ہو" ——— جولیا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"اس کا فیصلہ بعد میں کریں گے۔ فی الحال میرے پیچھے آؤ۔ جلدی کرو" عمران نے کہا۔ اور تیزی سے واپس دوڑنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے ——— اور پھر عمران چند ہی لمحوں میں انہیں ساتھ لے کر دوبارہ لفٹ کے ذریعے اوپر چڑھ کر ان مشینوں والے کمرے میں پہنچ گیا۔ جہاں ابھی تک پانچ افراد کی لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔ اور دو مشینیں تباہ ہوئی پڑی تھیں۔

"ہمیں ان اٹیمک بیٹریوں کو تباہ کرنا ہے تب ہی یہ ہیڈ کوارٹر ختم ہو گا" ——— عمران نے اس ہال کمرے میں پہنچتے ہی تیز لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھ گیا جو ابھی تک مسلسل چل رہی تھی۔

ان میں سے ایک موٹا سا پائپ نکل کر دیوار کی جڑ میں غائب ہو رہا تھا۔

"تم لوگ ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں اس مشین کو الٹا چلا کر تباہ کرتا ہوں۔ اس طرح یقیناً یہ پائپ دیوار کے ساتھ والے فرش کو تباہ کر دے گا اور ہمیں بیٹریوں تک پہنچنے کا راستہ مل جائے گا" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

اور ساتھیوں کے ایک طرف ہٹتے ہی عمران نے مشین پر لگا ہوا سرخ رنگ کے پہیئے کو انتہائی تیزی سے اینٹی کلاک گھما دیا۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا ——— یہ دھماکہ اس قدر شدید اور خوفناک تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی باوجود اس کے کہ انہیں دھماکے کی توقع تھی۔ اس لئے وہ پوری طرح سنبھلے ہوئے تھے یکلخت فضا میں اچھلے اور منہ کے بل فرش پر جا گرے ——— انہیں ایسا محسوس ہوا تھا جیسے ان کے قدموں تلے سے کسی نے اچانک زمین کھینچ لی ہو۔ دھماکے کا ردعمل چند لمحوں تک ان کے اعصاب پر طاری رہا۔ پھر جب ان کے حواس قائم ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ تو فرش پر پڑے ہوئے تھے ——— البتہ دیوار کے ساتھ والے حصے کا فرش جہاں سے پائپ اندر جا رہا تھا غائب تھا۔ پائپ کے بھی پرزے اڑ گئے تھے۔ البتہ جہاں وہ لوگ گرے ہوئے تھے وہاں بھی فرش میں دراڑیں پڑی ہوئی تھیں ——— لیکن وہ بالکل ٹوٹ جانے سے بچ گیا تھا۔ عمران تیزی سے اٹھا اور اس ٹوٹے ہوئے فرش کی طرف بڑھا۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں چمک سی لہرا اٹھی۔ کیونکہ اس کی توقع کے عین مطابق نیچے کافی گہرائی پر ایک بڑا کمرہ سا نظر آ رہا تھا۔ یہ کمرہ ہلکے گلابی رنگ کی مخصوص دھات سے بنا ہوا تھا۔ اس کے عین درمیان

میں ایک قطار میں دس ایٹمک بیٹریاں اُسی گلابی رنگ کی دھات کے اسٹینڈز پر رکھی موجود تھیں ۔ اور ان بیٹریوں سے ان گنت تاریں نکل نکل کر کمرے کی دیواروں میں لگے ہوئے مخصوص سوئچ بورڈز سے منسلک تھیں ۔

" آؤ ___ اندر کود جاؤ ۔ لیکن پیرا ٹروپنگ کے انداز میں " ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا ۔ اور ساتھ ہی اُس نے نیچے چھلانگ لگا دی ۔

اور چند لمحوں بعد باری باری کمرے اس کے سب ساتھی پیرا ٹروپنگ کے انداز میں نیچے آ گئے ۔

عمران تیزی سے ایک دیوار کی طرف بڑھا ۔ اور اس نے جلدی سے سوئچ بورڈ پر لگے ہوئے بڑے بڑے کلپوں جن کے ساتھ بیٹری سے نکلنے والی تاریں منسلک تھیں کو مخصوص انداز میں دبا کر تاریں علیحدہ کرنی شروع کر دیں ___ باقی ساتھیوں کو چونکہ عمران نے کوئی ہدایت نہ دی تھی اس لئے وہ خاموش کھڑے اُسے کام کرتا دیکھ رہے تھے ۔ کیونکہ اتنا بہرحال وہ جانتے تھے کہ یہ انتہائی حساس معاملہ ہے ۔ اور اگر معمولی سی غلطی ہو گئی تو ہو سکتا ہے اس کا خمیازہ انہیں خود ہی بھگتنا پڑ جائے ___ عمران کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت کر رہے تھے وہ انتہائی تیز رفتاری سے تمام تاریں علیحدہ کرتا جا رہا تھا ۔ تقریباً چار پانچ منٹ مسلسل اور تیزی سے حرکت کرنے کے نتیجے میں اس نے تمام تاریں علیحدہ کر دیں ۔ اور پھر اطمینان کا ایک طویل سانس لیا ۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" اس سے کیا ہو گا عمران " ___ جولیا نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا ۔

" تو تمہیں ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ کیا ہو گا ۔ اب پاور لینڈ والے ہمارے براتی بن کر تالیاں بجائیں گے ۔ پاور لینڈ کی تمام مشینری بیکار ہو گئی ہے ___ اب کمپیوٹر اور مشینری کو ہنری کسی صورت استعمال نہ کر سکے گا ۔ اب اس کے پاس صرف افراد رہ گئے ہیں اور افراد سے مقابلہ تو کیا جا سکتا ہے " ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" لیکن ظاہر ہے افراد سے مقابلے کے لئے ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا اور وہ لوگ یہاں آ کر تاریں دوبارہ جوڑ سکتے ہیں " ___ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" مسٹر تنویر زندگی صرف عشق کر کے ہی نہیں گزار دینی چاہیئے ۔ تھوڑی سی عقل کا استعمال بھی سیکھ لینا چاہیئے ۔ بڑے کام آتی ہے ۔ ایٹمک بیٹریوں کی تاریں علیحدہ ہونے سے بیکار ہو گئی ہیں ___ ان کو چارج کرنے والے جنریٹروں کا سلسلہ ان سے منقطع ہو چکا ہے ۔ چنانچہ اب تیزی سے یہ ختم ہوتی جائیں گی ۔ اور پھر انہیں چارج کرنے کے لئے جو مخصوص پاور استعمال کی جاتی تھی وہ مشین تباہ ہو گئی ہے ۔ اس لئے اب جب تک ساری مشینری کو دوبارہ نئے سرے سے نہ نصب کیا جائے یہ بیٹریاں کام نہیں کر سکتیں اور اس کے لئے طویل عرصہ چاہیئے " ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس اس خلا کی طرف بڑھا جہاں سے کود کر وہ نیچے آئے تھے ۔

" ان لوگوں نے اس مخصوص دھات کی چھت نہ بنا کر اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے ۔ صرف اوپر والے کمرے کے فرش کو ہی کافی سمجھ لیا ہے ___ ورنہ اگر اس دھات کی چھت ہوتی تو ایٹم بم

سے بھی نہ ٹوٹتی "۔۔۔۔ عمران نے اوپر خلا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
اُسی لمحے اوپر دروازہ کھلنے اور تیز قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ آنے والے دو افراد تھے۔

" ادھر "۔۔۔۔ عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔ اور انتہائی برق رفتاری سے خلا کی دائیں سائیڈ پر ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اوپر سے آنے والی آوازیں سن چکے تھے۔ اس لئے وہ سب بھی دبے پاؤں اس طرف ہو گئے۔۔۔۔ یہ ایک ایسا کونہ تھا۔ جو اوپر سے کسی صورت بھی نظر نہ آسکتا تھا۔

" اوہ۔۔۔ یہ تو چھت توڑی گئی ہے۔ دھیان سے آگے بڑھنا " ایک حیرت زدہ آواز سنائی دی۔

" باس۔ فائر نہ کھول دیں "۔۔۔۔ ایک اور آواز ابھری۔

" احمق ہو گئے ہو۔ نیچے اٹیمک بیٹری روم ہے۔ سارا ہیڈ کوارٹر اڑ جائے گا۔ لیٹ کر آگے بڑھو "۔۔۔۔ پہلی آواز نے کہا۔

اور چند لمحوں تک کھسکنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔

" ارے یہ تو بیٹریاں ڈسکنکٹ کر دی گئی ہیں۔ روم خالی ہے " اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔۔۔ اسی لئے سارا نظام بیکار ہو گیا۔ جلدی کرو سیڑھی نیچے ڈالو۔ جلدی کرو ابھی وقت ہے انہیں جوڑ کر سپیشل آر گن استعمال کرو۔ امیر جنبسی کام چل پڑے گا "۔۔۔۔ پہلے والی آواز سنائی دی۔

اور دوسرے لمحے عمران اور اس کے ساتھیوں نے نائلون کی رسی کی بنی ہوئی سیڑھی نیچے گرتی دیکھی اور پھر ایک نوجوان کاندھے

سے مشین گن لٹکائے تیزی سے اس سیڑھی کی مدد سے نیچے اترتا نظر آیا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر سب ساتھیوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ نیچے اترنے والے شخص کی ان کی طرف پشت تھی۔

" دھیان سے اترو رگبی۔ انتہائی احتیاط سے۔ اور تمام سوئچ لگا دو " اوپر سے اسی پہلی آواز نے کہا۔

" اسی لئے تو آہستہ اتر رہا ہوں "۔۔۔۔ اترنے والے رگبی نے جواب دیا۔ اور دوسرے لمحے اس کے قدم فرش پر لگے اور اس نے سیڑھی چھوڑ دی۔

عمران اس دوران کھسکتا ہوا اس کونے کی انتہائی سائیڈ پر پہنچ چکا تھا۔ جیسے ہی رگبی نے سیڑھی چھوڑی عمران نے یک لخت ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لمحے رگبی یوں اچھل کر عمران کے سینے سے آلگا جیسے اندھیری رات میں بجلی سی چمکتی ہے۔۔۔۔ عمران نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے رگبی کے جسم کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔

" کیا ہوا رگبی۔۔۔۔ تم کدھر چلے گئے ہو "۔۔۔۔ اوپر سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" پلیز نیچے آؤ۔ جلدی نیچے آؤ۔ ادھر کیا ہوا پڑا ہے۔ اوہ۔۔۔ انتہائی خطرناک۔ جلدی نیچے آؤ پلیز "۔۔۔۔ عمران نے رگبی کے لہجے میں انتہائی گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

رگبی اپنے آپ کو چھڑانے کی مسلسل جدوجہد کر رہا تھا لیکن عمران نے اسے اس طرح جکڑا ہوا تھا کہ وہ پوری قوت سے حرکت بھی نہ کر

پا رہا تھا۔

"کیا ہوا ــ کیا ہے ــ جلدی بتاؤ" ــ اوپر سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ج ــ ج ــ جلدی ــ اوہ گاڈ۔ اوہ یہ کیا......"

عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے انتہائی حیرت سے بے ہوش ہوتا ہوا آدمی کہتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اس ہاتھ کو جس سے اس نے رگبی کا منہ پوری قوت سے بھینچا ہوا تھا یک لخت اپنے بازو کی طرف زور سے جھٹکا دیا ــ اور دوسرے لمحے رگبی کی گردن لٹو کی طرح گھومی اور کھٹاک کی آواز سے اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور عمران نے جلدی سے ڈھیلے پڑ جانے والے رگبی کے جسم کو پاس کھڑے صفدر کی طرف بڑھا دیا ــ صفدر نے اسے سنبھالا تو عمران نے تیزی سے اس کی بغل سے مشین گن اتار لی۔

"میں آ رہا ہوں۔ تم بول کیوں نہیں رہے" ــ اس دوران اوپر سے آواز سنائی دی اور پھر ایک لمبا تڑنگا آدمی جلدی جلدی سیڑھی اترتا دکھائی دیا۔ چونکہ رسی کی سیڑھی تھی اس لئے وہ مجبوراً عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف پشت کر کے اتر رہا تھا ــ عمران نے مشین گن کی نال پکڑی ہوئی تھی۔ اترنے والے کے قدم جیسے ہی زمین سے لگے عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور مشین گن کا دستہ پوری قوت سے آنے والے کی کھوپڑی پر پڑا اور وہ چیختا ہوا فرش پر جا گرا۔ اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے گئے۔

"یہ مشین گن لے کر اوپر چڑھ جاؤ تاکہ کوئی اور نہ آ سکے۔ میں اس سے

ہنری کا پتہ معلوم کروں" ــ عمران نے مشین گن کیپٹن شکیل کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔ اور خود وہ تیزی سے بے ہوش پڑے شخص کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے سر سے خون رس رہا تھا۔ عمران نے قریب جاتے ہی پوری قوت سے اس کی پسلیوں میں ٹھوکر ماری اور پھر مسلسل ٹھوکریں مارتا چلا گیا ــ چند ٹھوکروں کے بعد ہی اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اور عمران نے اچھل کر اس کی گردن پر پیر رکھا اور ذرا سا ٹانگ کو موڑ دیا۔ اس آدمی کے حلق سے ذبح ہونے والے جانور جیسی آواز نکلی۔ اور چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا۔

"ہنری کہاں ہے ــ جلدی بولو ورنہ" ــ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹانگ کو اور زیادہ گھما دیا۔

"سیکورٹی روم میں ــ باس سیکورٹی روم میں ہے" ــ اس آدمی نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ کہاں ہے یہ سیکورٹی روم۔ جلدی" عمران نے اور زیادہ پیر کو گھماتے ہوئے کہا۔ اور آنے والے کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔

"ب ــ ب ــ بتاتا ہوں" ــ اس آدمی نے پھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے ٹانگ کو ذرا سا سیدھا کر دیا۔

"مین روم سے دائیں طرف چھوٹے کمرہ میں لفٹ ہے وہاں سے اوپر مین سیکورٹی کا راستہ جاتا ہے۔ باس سیکورٹی روم میں ہے" اس آدمی نے بری طرح پھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کی جان نکل رہی ہو۔ اور وہ انتہائی کوشش کر کے آخری

گفتگو کر رہا ہو۔

"پاور لینڈ میں اس وقت کتنے افراد موجود ہیں۔ پورے پاور لینڈ میں جلدی بولو"۔۔۔۔۔ عمران نے لات کو ذرا سا گھما کر پھر سیدھا کرتے ہوئے کہا۔

"س۔۔۔س۔۔۔ سو کے قریب ہوں گے۔ سارے شعبوں میں"۔۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"پاور لینڈ میں اسلحے کا سٹور کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"لفٹ کے ساتھ بڑا ہال ہے"۔۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیا۔ اور عمران نے یک لخت پیر کو زور سے مروڑ دیا۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس آدمی کا نچلا جسم کسی کمان کی طرح فضا میں اونچا ہوا اور پھر دھاکے سے نیچے گر کر بے حس و حرکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں۔ عمران اچھل کر ایک طرف ہٹا۔۔۔ اور پھر تیزی سے سیڑھی چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ وہاں اس کے ساتھی مختلف دروازوں کے ساتھ بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

"یہ اوپر بھی مشین گن پڑی تھی۔ یہ شاید دوسرے آدمی کی تھی" صفدر نے عمران کی طرف بڑھ کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ آؤ میرے ساتھ"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور دوڑتا ہوا دائیں طرف موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑنے لگے۔

ھنری ایک چھوٹے سے کمرے میں اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ پتھر کی طرح سخت ہو چکا تھا۔ اور مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں۔۔۔ اس کی پشت پر چار مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ جب کہ ہنری کے سامنے ایک چھوٹی سی مشین ایک میز پر رکھی ہوئی تھی۔ مشین میں زندگی کی لہر جاری تھی اور اس کے اوپر لگی ہوئی سکرین روشن تھی۔

سکرین پر ایک ہال کمرے کا منظر موجود تھا۔ جس میں بے شمار مشینیں تھیں لیکن یہ سب مشینیں خاموش اور بے جان پڑی ہوئی تھیں۔ ہال کمرے کے درمیان میں چار افراد کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

"ان سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ ملاؤ"۔۔۔۔ ہنری نے یک لخت بھنچتے ہوئے کہا۔ اور اس کی سائیڈ میں کھڑے ایک بوڑھے سے

آدمی نے جس نے سفید کوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کے سر کے بال بھی برف کی طرح سفید تھے۔ جلدی سے آگے بڑھا اور اس نے مشین کی سائیڈ میں موجود ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا ___ چند لمحے ناب گھما کر اس نے ایک بٹن دبایا تو مشین میں سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں ابھریں۔ اس کے ساتھ ہی کمرے کے درمیان کھڑے ہوئے افراد بری طرح چونکے ___ اور پھر ان میں سے ایک دوڑتا ہوا سائیڈ پر موجود میز کی طرف بڑھ گیا۔ میز پر ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر پڑا صاف نظر آ رہا تھا۔ اس آدمی نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا۔

"ہیلو ___ ہنری کالنگ۔ مارجر ایمرجنسی کال اوور" ___ ہنری نے اسی طرح چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"یس باس ___ مارجر اٹنڈنگ یو باس اوور" ___ مارجر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سنو مارجر ___ پاورلینڈ میں دشمن افراد گھس آئے ہیں اور انہوں نے اٹیمک بیٹریاں بیکار کر دی ہیں۔ اس لئے سپر ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ تم لوگ انتہائی محتاط رہنا جو بھی مشکوک آدمی نظر آئے اسے بھون ڈالنا ___ ایک لمحے کے لئے بھی توقف نہ کرنا یہ تمہاری اب فرسٹ ڈیوٹی ہے اوور اینڈ آل" ___ ہنری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی بوڑھے نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا۔

"پروفیسر آکلنڈ ___ ان لوگوں کو تلاش کرو۔ وہ لوگ کہاں ہیں کیا کر رہے ہیں۔ ہم یہاں قید ہو کر بیٹھے رہے تو اس طرح پاورلینڈ کس طرح بچ سکے گا۔ یہ دنیا کے خطرناک ترین افراد ہیں" ___ ہنری

ے پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس ___ لیکن اس کے لئے چوکنگ ریز استعمال کرنی پڑے گی۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں۔ کیونکہ ان کا دائرہ کار بے حد یع ہے" ___ پروفیسر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ ___ اوہ ___ اس طرح تو ہیڈ کوارٹر میں موجود ہر جاندار ختم ہو جائے گا۔ تمام سائنسدان۔ تمام لوگ جنہیں ہم نے نجانے کتنی ملکوں سے پوری دنیا سے اکٹھا کیا ہے۔ سب ختم ہو جائیں گے۔ کوئی اور حل تلاش کرو پروفیسر" ___ ہنری نے بے اختیار جھٹکا کھا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"اور کوئی حل نہیں ہے باس۔ ہیڈ کوارٹر تو بچ جائے گا۔ پھر دوبارہ ت ہی کرنی پڑے گی باس۔ لیکن اگر ہیڈ کوارٹر ہی ختم ہو گیا تو پھر ...." ___ پروفیسر نے گمبھیر لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ___ تم ٹھیک کہتے ہو۔ واقعی اس کے سوا چارہ یں ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں اجازت دیتا ہوں چوکنگ ریز تعمال کرو" ___ ہنری نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"سپیشل کوڈ بتائیں باس جو صرف آپ کو معلوم ہے" فیسر نے کہا۔

"ہاں نوٹ کرو سپیشل کوڈ۔ ٹرپل زیرو ٹرپل ون ڈبل ٹو" ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ___ نہیں آپ تو ...." ___ اچانک پیچھے کھڑے ے ایک آدمی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ڈونٹ وری ـــــ سپر سیکورٹی روم کے گرد ان شعاعوں کا جال نہیں آئے گا۔ صرف ہم لوگ ہی بچیں گے" ـــــ بوڑھے پروفیسر نے کہا اور تیزی سے ایک دیوار کی طرف بڑھ گیا۔

ہنری اس کے دیوار کی طرف بڑھتے ہی اس طرح دوبارہ کرسی پر گر گیا جس طرح کوئی جواری اپنی زندگی کی آخری بازی بھی ہار چکا ہو۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

پروفیسر نے دیوار کے ایک حصے پر مخصوص انداز میں دستک دی تو دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹ گئی اور پروفیسر دوسری طرف غائب ہو گیا۔

ہنری نے تیز تیز سانس لینے شروع کر دیئے۔ یہ شاید پاورلینڈ کے لئے سب سے بدترین لمحہ تھا جب کہ خود اپنے ہاتھوں سے پاورلینڈ کی محنتوں پر پانی پھیرا جا رہا تھا ـــــ یہ تو ہنری جانتا تھا کہ اب دوبارہ اس ذہن کے لوگ اکٹھے کرنے ان کی برین واشنگ کرنی اور پاورلینڈ کو دوبارہ صحیح حالت میں لے آنے پر کتنا سرمایہ۔ کتنا طویل عرصہ اور کتنی محنتیں اور کوششیں کرنی پڑیں گی ـــــ لیکن اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی عفریتوں کی طرح پاورلینڈ کو اس کے اندر گھس کر تباہ کرتے جا رہے تھے۔ اور مکمل تباہی سے بچنے کے لئے یہ آخری راستہ رہ گیا تھا۔ قطعی آخری۔

ہنری کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جس پر ابھی تک وہ چاروں آدمی نظر آ رہے تھے۔ یہ سپیشل ونگ تھا۔ اور یہ چاروں دنیا کے چوٹی کے سائنسدان تھے ـــــ اور اس وقت وہ مشینوں کو آپریٹ کرنے کی بجائے ہاتھوں

ہی مشین گنیں اٹھائے دروازے کے گرد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

"گڈ بائی دوستو ـــــ گڈ بائی ـــــ تمہاری خدمات پاورلینڈ ہمیشہ یاد رکھے گا" ـــــ ہنری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے دیوار والے خلا میں سائیں سائیں کی تیز آوازیں ابھریں۔ اور ہنری نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔

"ب ـــ بب ـــ باس" ـــــ اچانک اسے اپنے پیچھے خوف سے گھگھیائی ہوئی آوازیں سنائی دیں اور ہنری نے یک لخت آنکھیں کھول دیں۔ اس نے سکرین پر ان چاروں سائنسدانوں کو اپنے گلے پکڑے لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا ـــــ وہ گلے پکڑے پاگل کتوں کی طرح ادھر ادھر دوڑتے پھر رہے تھے ان کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں اور چہرے مسخ ہوتے جا رہے تھے اور پھر یک لخت وہ سب فرش پر گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ختم ہو گئے۔ بے حس و حرکت لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

ہنری پھٹی پھٹی آنکھوں سے کرسی پر بیٹھا یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد پروفیسر واپس آیا۔

"باس ـــــ آپریشن مکمل ہو گیا ہے۔ سب لوگ ختم ہو چکے ہیں۔ ہر جاندار جو بھی پاورلینڈ میں موجود ہے۔ جہاں بھی موجود ہے۔ سوائے ہم لوگوں کے" ـــــ پروفیسر نے اداس سے لہجے میں کہا۔

"ہاں ختم ہو گئے۔ پاورلینڈ کے تمام سائنسدان۔ تمام دوست۔ تمام لوگ ختم ہو گئے۔ میں نے دیکھ لیا ہے پروفیسر۔ تم ایسا کرو سپر سیکورٹی سسٹم کو آف کر دو" ـــــ اور ان لوگوں کو ساتھ لے جا کر عفریتوں کو ڈھونڈو۔ جہاں ان کی لاشیں پڑی ہوئی ملیں انہیں کتوں کی طرح گھسیٹتے ہوئے یہاں

لے آؤ ـــــ میں ان کی لاشوں سے بھی پاور لینڈ کا انتقام لوں گا" ـــــ ہزہ نے یک لخت دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور خود اس نے اپنا سر مشین کے سامنے میز کے خالی حصے پر ٹیک دیا۔

پروفیسر نے مڑکر پیچھے کھڑے ہوئے مسلح افراد کو اشارہ کیا۔ اور تیزی سے ایک سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں اس نے برق رفتاری سے مختلف سوئچ دبانے شروع کر دیئے۔

"پپ ـــــ پپ ـــــ پروفیسر۔ باہر اثرات "......" ـــــ ایک آدمی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ـــــ بس ایک لمحے کا کھیل تھا۔ اب باہر کچھ نہیں ہے بے فکر رہو۔ بس باہر لاشیں ہی لاشیں ہوں گی" ـــــ پروفیسر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ایک سرخ رنگ کا بٹن آن کر دیا۔ سرر کی تیز آواز سے ایک سائیڈ پر دروازے کے اوپر موجود عجیب ساخت کی چادر اٹھ کر چھت میں غائب ہو گئی ـــــ اور پروفیسر تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت دوڑتا ہوا جب لفٹ میں پہنچا تو اس پر پہلی بار انکشاف ہوا کہ بیٹریاں فیل ہو جانے کی وجہ سے لفٹ بیکار ہو چکی ہے"

"اوہ ـــــ اس پہلو پر تو میں نے سوچا ہی نہ تھا" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوپر جانے کا کوئی اور راستہ بھی ضرور ہو گا" ـــــ جولیا نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

وہ لفٹ والے کمرے سے باہر نکلے اور سائیڈ میں جانے والی راہداری میں دوڑتے چلے گئے۔ راہداری آگے جا کر یک لخت ختم ہو گئی تھی ـــــ اور وہاں دیوار کی بجائے فولاد کی ایک چادر سی چھت سے نکل کر فرش کے اندر چلی گئی تھی۔ عمران نے چند لمحے غور سے اس کے کناروں کو دیکھا۔ اور دوسرے لمحے اس نے مشین گن لی اور اس کا رخ

اس جگہ کی طرف کر کے جہاں سے چادر چھت سے نکل رہی تھی ٹریگر دبا دیا۔ وہ ساتھ ساتھ ہاتھ کو چادر کی چوڑائی کی طرف لے جا رہا تھا۔ مشین گن سے نکلنے والی گولیاں تواتر کے ساتھ درمیانی سوراخ میں پڑ رہی تھیں ـــ اور پھر چادر کے ساتھ ہی گھسٹ کر نیچے گر پڑتیں۔ وہ پچکی ہوئی صورت میں نیچے گر رہی تھیں۔ عمران جانتا تھا کہ اگر ایک بھی گولی سیدھی چادر پر پڑی تو وہ اچٹ کر لازماً واپس آئے گی ـــ اس لئے اس نے ہاتھ کو ذرا اوپر کی طرف اٹھایا ہوا تھا۔ دو تین بار مسلسل چوڑائی میں راؤنڈ چلانے کے بعد اچانک ایک دھماکہ سا ہوا اور زور دار گڑگڑاہٹ کے ساتھ پوری چادر نیچے فرش میں غائب ہو گئی ـــ سامنے سیڑھیاں اوپر جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر چڑھتا گیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک عام سا دروازہ تھا ـــ عمران نے زور سے لات ماری تو دروازہ ٹوٹ کر جھولنے لگا۔ دوسری طرف ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کے اندر اسلحہ کی بڑی بڑی پیٹیاں رکھی ہوئی تھیں۔

" جلدی کرو اس میں سے وائرلیس فیوز بم نکال لو۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم پورے ہیڈ کوارٹر میں وائرلیس بم پھیلا دیں " ـــ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی چیخ کر کہا۔

اور اس کے ساتھی تیزی سے اسلحے کی پیٹیوں کی طرف بڑھ گئے۔

عمران خاموش کھڑا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ اس کمرے کا اور کوئی دروازہ نظر نہ آ رہا تھا ـــ اس کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ وہ اسلحہ لے کر واپس صرف اسی جگہ جا سکتے تھے جہاں سے آئے تھے۔ عمران تیزی سے

آگے بڑھ کر مختلف دیواروں کو مشین گن کی نال سے ٹھونکنے لگا۔ اسے کسی خفیہ راستے کی تلاش تھی۔ اور پھر اچانک ایک جگہ جیسے ہی اس نے ٹھوکر ماری، ایسی آواز ابھری جیسے دوسری طرف خلا ہو ـــ عمران کا ہاتھ رک گیا۔ اس نے تیزی سے ہاتھ اس جگہ پر اوپر نیچے پھیرا اور دوسرے لمحے ایک جگہ اسے ابھری ہوئی سی محسوس ہوئی۔ اس نے وہیں ہاتھ کو زور سے دبایا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی دیوار میں ایک الماری سی ظاہر ہو گئی۔ یہ الماری انتہائی حساس قسم کے جدید ترین اسلحے سے بھری ہوئی تھی۔

عمران غور سے اس الماری کو دیکھتا رہا ـــ پھر اس نے الماری کی سائیڈ پر ہاتھ ڈالا تو ایک چھوٹا سا بٹن اس کے ہاتھ سے ٹکرایا۔ عمران نے بٹن کو دبایا تو الماری کا اندرونی حصہ یک لخت سر کی تیز آواز کے ساتھ اوپر غائب ہو گیا ـــ اب وہاں ایک خلا سا تھا جس کی دوسری طرف ایک راہداری موجود تھی۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

" اسلحہ لے لیا ہے " ـــ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔

" ہاں ـــ انتہائی طاقتور وائرلیس فیوز بم کافی تعداد میں لے لئے ہیں " ـــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے آؤ " ـــ عمران نے کہا۔ اور اس خلا کو کراس کر کے دوسری طرف راہداری میں آ گیا۔ ہیڈ کوارٹر واقعی انتہائی وسیع و عریض تھا۔

" صفدر۔ ایک بم اس اسلحے کے سٹور میں بھی چھپا دو۔ فیوز آن کر دینا " ـــ عمران نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی رکھ دیا ہے" ـــــ صفدر نے جواب دیا اور عمران مسکرا دیا۔

راہداری میں تقریباً دوڑتے ہوئے وہ آگے بڑھتے چلے گئے۔ راہداری کے دونوں اطراف میں ٹھوس دیواریں تھیں۔ آگے جا کر راہداری مڑ گئی تھی ـــــ پھر جیسے ہی وہ راہداری کا موڑ مڑے اچانک سامنے ایسا دروازہ آ گیا جیسے اٹیمک لیبارٹریوں کے انتہائی خاص کیبنز کے سامنے بنایا جاتا ہے۔ دروازے کے اوپر سرخ رنگ کے بڑے بڑے ہندسوں میں سپر سیکورٹی روم کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

"تو ہم اس سیکورٹی روم تک پہنچ ہی گئے جہاں ہنری چھپا ہوا ہے" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس طاقتور ڈیسلے بم ہے۔ اس دروازے کو اڑایا جا سکتا ہے" ـــــ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ سب لوگ پیچھے ہٹ کر دیواروں کے ساتھ لیٹ جائیں۔ کیپٹن شکیل بم مارے گا" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور وہ سب تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ عمران خود بھی پیچھے ہٹ رہا تھا۔ جب وہ مناسب فاصلے پر پہنچے تو دیواروں کے ساتھ لیٹ گئے۔

کیپٹن شکیل نے پتلون کی جیب سے ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا کیپسول نما بم نکالا اور پھر پیچھے ہٹتے ہٹتے وہ جب ایک مناسب فاصلے پر پہنچا تو اس نے انگوٹھے کی مدد سے بم کا فیوز علیحدہ کیا اور اسے پوری قوت سے اس دروازے کی طرف اچھال دیا۔ ایک خوف ناک دھماکہ ہوا

ایسا خوف ناک دھماکہ کہ دیواریں اور فرش لرز اٹھے۔ اور دروازے پر دھواں سا پھیل گیا۔ وہ سب سانس روکے پڑے ہوئے تھے۔ لیکن جب دھواں چھٹا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ دروازہ ویسے کا ویسا موجود تھا اس پر گڑھا تک نہ پڑا تھا۔

"کمال ہے۔ یہ کس قسم کا دروازہ ہے" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ سب بھی حیرت سے دروازے کو دیکھ رہے تھے ـــــ اس قدر طاقتور بم لگنے کے باوجود دروازے پر خراش تک نہ آئی تھی۔

ابھی وہ دروازے کو دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک ان کے سانس رکنے لگے۔ یہ رکاوٹ اس قدر اچانک اور تیز تھی کہ ان کے ہاتھوں سے اسلحہ گر پڑا ـــــ اور بے اختیار ان سب نے دونوں ہاتھوں سے اپنے گلے پکڑ لئے۔ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ سب گلے پکڑے بے اختیار ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ ان کے چہرے تیزی سے مسخ ہوتے جا رہے تھے۔

"تھوک ـــــ تھوک نگلو۔ جس قدر ہو سکے" ـــــ عمران نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

اور ان سب نے بے اختیار تھوک کے گھونٹ بھرنے شروع کر دیئے۔ لیکن انہیں محسوس ہو رہا تھا کہ ان کا حلق تیزی سے خشک ہوتا جا رہا ہے ـــــ لیکن وہ سب عمران کی ہدایت پر تیزی سے اور مسلسل جس قدر بھی لعاب ان کے منہ میں تھا بار بار نگل رہے تھے۔ اور پھر

اچانک جولیا لڑکھڑا کر گری۔ اور اس کے بعد تو جیسے زہریلی دوا چھڑکنے
سے مکھیاں گرتی ہیں۔ اس طرح وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے
گرتے گئے ــــ انہوں نے ابھی تک اپنے گلے پکڑے ہوئے تھے
اور سب سے آخر میں عمران نیچے گرا۔ اور وہ سب بے حس و حرکت ہو
گئے۔ ان کے چہرے انتہائی حد تک مسخ ہو چکے تھے۔ آنکھیں اوپر کو
چڑھ گئی تھیں ــــ ان کے چہرے دیکھ کر یوں لگ رہا تھا جیسے وہ
انتہائی حد تک شدید تکلیف کے عذاب سے گزر رہے ہوں۔ شدید
ترین اور عذاب ناک تکلیف کے آثار جیسے ان کے چہروں پر ثبت
ہو کر رہ گئے تھے۔

ھنری ــ میز پر سر رکھے اسی طرح بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا دماغ
مفلوج سا ہو کر رہ گیا تھا۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی دلدل
کی گہرائیوں میں ڈوبتا چلا جا رہا ہو ــــ پوری دنیا پر حکومت کرنے کا
خواب بکھر کر رہ گیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اب کم از کم اس سٹیج تک
پہنچنے کے لئے بیس سال مزید چاہئیں۔ اور اب وہ اتنی ہمت اپنے آپ
میں محسوس نہ کر رہا تھا ــــ اچانک اس کے ذہن میں عمران کا خیال
آیا تو جیسے اس کے جسم کو کرنٹ سا لگا وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور
پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین غصے اور نفرت
کے آثار ابھر آئے تھے۔

"میں ان کی بوٹیاں اڑا دوں گا۔ کاش یہ زندہ میرے ہاتھ لگ
جاتے۔ ان لوگوں نے مجھے تباہ کر دیا ہے۔ اب میں ان کی لاشوں
کا یہ حشر کروں گا کہ دنیا ان کی لاشوں سے عبرت حاصل کرے گی"

ہنری نے فرش پہ پیر پٹختے ہوئے کہا۔

اور عین اُسی لمحے دروازہ کھلا اور بوڑھا پروفیسر اندر داخل ہوا۔اس کے چہرے پہ مسرت کے آثار تھے۔ اس کے پیچھے آنے والے افراد عمران اور اس کے ساتھیوں کی ٹانگیں پکڑے انہیں بڑی بے رحمی سے گھسیٹتے ہوئے اندر داخل ہوئے ــــ ایک ایک آدمی دو دو کو گھسیٹ رہا تھا۔

" باس ــــ یہ لوگ ہائی سیر دے گیلری میں پڑے تھے۔ انہوں نے ہائی سیر گیٹ پہ زیرو ایون کا ڈیسلے بم بھی مارا تھا "

پروفیسر نے تیز لہجے میں کہا۔

اُسی لمحے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گھسیٹ کر لے آنے والوں نے انہیں ہنری کے سامنے اچھال دیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ابھی تک گلے پکڑے ہوئے تھے۔ اور ان کے چہرے مسخ ہو رہے تھے۔

" ہوں ــــ تو یہ ہیں وہ عفریت جنہوں نے پاورلینڈ کو مکمل تباہی تک پہنچا دیا ہے۔ کاش یہ زندہ میرے ہاتھ لگ جاتے "

ہنری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" ب ــــ باس ــــ میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ زندہ ہو سکتے ہیں"

اچانک پروفیسر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" زندہ ہو سکتے ہیں ــــ کیا مطلب ــــ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے پروفیسر۔ اتنی طاقتور جوکنگ ریز سے مرنے والا کیسے زندہ ہو سکتا ہے " ــــ ہنری نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" مم ــــ میرا مطلب ہے باس۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ زندہ ہیں۔ بس مجھے احساس ہوا ہے " ــــ پروفیسر نے یک لخت زرد پڑتے ہوئے کہا۔

" زندہ ہیں ــــ اوہ دیکھو۔ فوراً دیکھو۔ اگر یہ زندہ ہیں تو پھر میری حسرت پوری ہونی چاہیئے۔ انہیں اتنی آسانی سے نہیں مرنا چاہیئے "

ہنری نے یک لخت اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پہ شدید جوش کے آثار ابھر آئے تھے اور آنکھیں انتقامی چمک سے بھرپور ہو گئی تھیں۔

پروفیسر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جلدی سے ایک الماری کھول کر اس میں سے ایک دوا کی بوتل نکالی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے اس دوا کی شیشی کا ڈھکن کھول کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی ناک میں محلول کے دو دو قطرے ڈال دیئے۔ اور پھر شیشی بند کر کے واپس الماری میں رکھ دی۔

" باس ــــ اب یہ آدھے گھنٹے کے اندر ہوش میں آجائیں گے "

پروفیسر نے بے چینی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

" پروفیسر۔ میں اب تک نہیں سمجھا۔ کیا جوکنگ ریز کے شکاروں کو مرنے کے بعد بھی زندہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر ہیڈ کوارٹر میں موجود ہر شخص کو زندہ کر دو۔ فوراً " ــــ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

" نو ــــ ہر ایک کو زندہ نہیں کیا جا سکتا۔ صرف جو شخص زندہ ہو اُس کی حالت بحال کی جا سکتی ہے۔ جب میں نے راہداری میں انہیں دیکھا تو مجھے شک پڑا کہ یہ لوگ زندہ ہیں۔ میں نے انہیں

چیک کیا تو یہ انتہائی آخری حالت پر تھے۔ لیکن زندہ تھے۔ چنانچہ میں آپ کے خوف کی وجہ سے خاموش ہو گیا۔ کیونکہ آپ نے بہرحال انہیں گولیوں سے چھلنی تو کرنا تھا ——— لیکن جب آپ نے اس حسرت کا اظہار کیا کہ اگر یہ زندہ ہوتے تو آپ کا انتقام زیادہ پُرسکون ہوتا تو میں نے بتا دیا۔ اور اب اینٹی جوکنگ ڈوز دینے کے بعد یہ درست ہو جائیں گے" ——— بوڑھے پروفیسر نے جواب دیا۔

"لیکن جوکنگ ریز تو انتہائی مہلک اور طاقتور ہوتی ہیں۔ وہ تو چند لمحوں میں جاندار کا خاتمہ کر دیتی ہیں پھر یہ اب تک زندہ کیسے رہے"، ہنری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"اس بات کی مجھے بھی سمجھ نہیں آئی باس۔ حالانکہ میری ساری عمر اس قسم کی شعاعوں کے تجربات میں ہی گزری ہے۔ لیکن میں نے اس قدر طاقتور جوکنگ ریز کے شکاروں کو اتنی دیر تک زندہ کبھی نہیں دیکھا ——— آپ اگر محسوس نہ کریں تو ان کے ہوش آنے کے بعد یہ معلومات مجھے پوچھنے دیں۔ کیونکہ یہ ہمارے لئے ایک نیا انکشاف ہو گا۔ اور جوکنگ ریز بم کی تیاری میں اس نئی چیز کا بھی خیال رکھوں گا" پروفیسر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا۔ انہیں بتانا ہی پڑے گا۔ اس سے بھی میرا انتقام پورا ہو گا۔ کیونکہ میں ان لوگوں کی نفرت کو اچھی طرح جانتا ہوں ——— یہ مرنا قبول کر لیں گے لیکن کچھ بتائیں گے نہیں۔ اور اسی پوچھنے کے چکر میں ان پر تشدد کا زیادہ لطف آئے گا۔ اور ویسے بھی پروفیسر تم اب پاورلینڈ کے عملی طور پر انچارج ہو۔

لیے بھی تم نے عین وقت پر مداخلت کر کے میری جان بچالی ہے۔ ...نہ تیزاب والے کمرے میں انہوں نے جس طرح مجھے بے بس کر لیا تھا ——— اگر تم مجھے اپنی ایجاد کردہ شعاعوں کے ذریعے نہ اٹھا ...تے تو یہ یقیناً میرا خاتمہ کر دیتے۔ توبہ۔ انتہائی خوف ناک لوگ ہیں۔ بندھے ہوئے ہاتھوں کے باوجود ان لوگوں نے جس طرح پوزیشن بدلی تھی۔ میں اس کا زندگی بھر تصور بھی نہیں کر سکتا"

...ہنری نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ مجھے کریڈٹ دے رہے ہیں۔ بس اچانک ہی میں نے زیرو آپریشن کے متعلق ہدایات لینے کے لئے آپ کا پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ آپ تیزاب والے کمرے میں ہیں ——— اور جب میں نے سکرین پر اس کمرے کو فوکس کیا تو میرا دماغ گھوم گیا۔ یہ تو شکر ہے کہ تجربات کے لئے میں نے وہاں ایلگیم سرانٹو ریز اور ڈی کھرٹین ریز کا آپریٹس نصب کیا ہوا تھا۔ وہی کام آیا ——— لیکن باس۔ میں نے آپ کو ہوش میں لے آنے کے بعد تیزاب کے اوپر سے اچانک چادر ہٹا دی تھی۔ اس کے باوجود یہ لوگ بچ گئے۔ اور پھر حیرت اس بات پر ہے کہ ایلگیم سرانٹو ...ریز کا شکار ہونے کے باوجود یہ لوگ بالکل صحیح سالم حالت میں آ گئے۔ بلکہ ایٹمک بیٹری روم میں پہنچ کر انہیں بیکار کر دیا ——— اگر یہ ساری کارروائی ہم یہاں سکرین پر نہ دیکھ رہے ہوتے تو کیا ہوتا۔ مجھے اب خیال آ رہا ہے کہ یہ بھی عجیب اور ناقابل یقین بات ہے" ——— پروفیسر نے کہا۔

" ارے ۔۔۔ تم نے آدھا گھنٹہ بتایا تھا۔ اوہ۔ کہیں انہیں ہوش نہ آجائے۔ ایسا کرو ان کی بھرپور تلاشی لے کر ان کے ہاتھ پشت پر مضبوطی سے باندھو اور پھر انہیں کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے مزید باندھ دو ۔۔۔ اور مجھے ایک تیز دھار خنجر لا دو۔ آج میں ان کا وہ حشر کروں گا کہ آج تک کسی کا بھی نہیں ہوا ہو گا" ۔۔۔ ہنری نے اچانک ایک خیال آنے پر تیز تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس" ۔۔۔ ایک آدمی نے کہا۔ اور وہ تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس پلٹا۔ تو اس کے ہاتھوں میں نائلون کی رسیوں کا ایک گچھا اور ایک تیز دھار خنجر تھا ۔۔۔ اس نے خنجر ہنری کی طرف بڑھا دیا۔ جب کہ وہ خود باقی ساتھیوں کو اشارہ کرتا ہوا فرش پر بے حس پڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

ہنری ہونٹ بھینچ کر خنجر کی تیز دھار پر انگلی پھیرنے لگا۔ اس کے چہرے پر ملی جلی کیفیات موجود تھیں۔ انتقام کی بھی اور فتح کی بھی ۔۔۔ اور ہیڈ کوارٹر کے تمام سائنسدانوں کی موت کی بھی سب کچھ بار بار اس کے ذہن کے پردے پر ابھرتا اور مٹتا۔ اور اس کے ہونٹ اور زیادہ بھنچ جاتے اور آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگتے اور وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس طرح دیکھنے لگتا۔ جیسے برفانی سیزن میں بالکل بھوکا رہنے کے بعد برفانی بھیڑیئے کو اچانک شکار نظر آ گیا ہو۔

"جلدی سے ہوش میں آؤ کمینے انسان۔ میرا خون کھول رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں تمہارے بے حس جسم پر ہی فائر کھول دوں" عمران کے ذہن سے اچانک چیختی ہوئی آواز ٹکرائی۔ اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دماغ پر پڑی ہوئی اندھیرے کی چادر یک لخت کسی نے کھینچ لی ہو ۔۔۔ اور اسی لمحے بے اختیار اس نے اس طرح گھونٹ بھرا جیسے حلق میں لعاب رک گیا ہو اور اب اس نے نگلا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

" ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب میری حسرت پوری ہو گی۔ پروفیسر تم نے واقعی اسے زندہ کر کے مجھ پر مہربانی کی ہے" ہنری کی تلوار کی دھار کی طرح چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس

نے ایک لمحے میں ساری صورت حال کا جائزہ لے لیا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں کرسیوں کی ایک قطار کی صورت میں وہ اپنے ساتھیوں سمیت بندھا ہوا بیٹھا تھا ـــــ اس کے ہاتھ بھی پشت پر باندھ دیئے گئے تھے۔ اور پھر اس کے جسم کو بھی انتہائی سختی سے کرسی سے باندھا گیا تھا۔ سامنے ہنری ایک اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ـــــ اور ایک بوڑھا پروفیسر اس کے ساتھ کھڑا عجیب سی نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ جب کہ چار مسلح افراد ہنری کی کرسی کے پیچھے بڑی مستعدی کے انداز میں کھڑے تھے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

عمران نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کے ساتھیوں کو بھی ہوش آتا جا رہا ہے۔ وہ لعاب نگلنے کے لئے بڑے گھونٹ لے رہے تھے ـــــ اور ان کے گھونٹ بھرنے کی آواز عمران کو اس خاموشی میں صاف سنائی دے رہی تھی۔ عمران کا ذہن اب پوری طرح بیدار ہو چکا تھا۔ اور بیدار ہوتے ہی اس کے ذہن نے اپنے بچاؤ کی کوششوں پر تیزی سے غور کرنا شروع کر دیا تھا۔

"باس ـــــ وہ میری بات" ـــــ پروفیسر نے ہنری سے مخاطب ہو کر مؤدبانہ لیکن اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں عمران یہ بتاؤ کہ چوکنگ ریز کا شکار ہونے کے باوجود تم لوگ زندہ کس طرح بچ گئے" ـــــ ہنری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہاری چوکنگ ریز کنواروں پر اثر نہیں کرتی مسٹر ہنری۔ یہ بات پروفیسر کو نوٹ کرا دو۔ یہ گلا گھٹنے والا دھندہ شادی کے بعد ہی ہوتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار سی کی آواز نکل گئی۔ کیونکہ ہنری نے یک لخت اچھل کر پوری قوت سے خنجر آدھے سے زیادہ اس کے بازو میں اتار دیا تھا۔

"کتے کے بچے ـــــ مذاق کرتے ہو میرے ساتھ۔ تمہاری یہ جرأت" ـــــ ہنری نے بڑی طرح چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی خون آلود خنجر کھینچ کر اس نے پوری قوت سے اسے دوبارہ پہلے والے زخم میں گھونپ دیا۔

"میں تو اب تک یہی سمجھتا رہا ہنری کہ تم ایک عقلمند آدمی ہو۔ لیکن اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم دنیا کے سب سے بڑے احمق انسان ہو ـــــ تمہارا کیا خیال ہے کہ اس طرح تشدد کرنے اور میرے باپ کو گالی دینے کے بعد تم اپنے آپ کو اور اپنے ہیڈ کوارٹر کو مجھ سے بچا لو گے" ـــــ عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ ہنری بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ عمران کی نظریں اس طرح ہنری کے چہرے پر گڑھی ہوئی تھیں جیسے اس کی نظریں نیزوں کی طرح ہنری کی آنکھوں میں گھستی جا رہی ہوں۔ اس کے بازو سے خون ابل ابل کر نکل رہا تھا۔

"یوشٹ اپ ـــــ میں دیکھتا ہوں کہ تم کس طرح اپنے آپ پر قابو پاتے ہو۔ تم ابھی کتے کے پلے کی طرح چیخو گے۔ یہ میرا دعویٰ ہے" ہنری نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے تھپڑ عمران کے گال پر جڑ دیا۔

"سنو ہنری۔۔۔ عمران پر تشدد کی ضرورت نہیں ہے جو کچھ پوچھنا ہے مجھ سے پوچھو۔ میں سیکرٹ سروس کی چیف ہوں"
اچانک جولیا نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔ اور ہنری اس کی آواز سنتے ہی اس کی طرف گھوما۔

"تم فکر نہ کرو چڑیل کی بچی۔ تم نے ترمذی کا خاتمہ کیا ہے۔ وہ تمہارے حُسن کے جال میں پھنس گیا تھا لیکن میں ایسا نہیں ہوں پہلے میں اس عمران کی بوٹیاں اڑا لوں اس کے بعد تمہارا بھی نمبر آجائے گا"
ہنری نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"سنو ہنری۔۔۔ اگر تمہارے ذہن میں یہ خیال ہو کہ تم ہم سے کچھ پوچھ لوگے اس طرح تشدد کے ذریعے۔ تو یہ خیال ذہن سے نکال دو۔ البتہ اگر پروفیسر درخواست کرے تو میں اُسے علمی طور پر یہ بتانے کے لئے تیار ہوں کہ جوکنگ ریز اور ایلگم میراٹوریز کا دفاع کیسے کیا جاسکتا ہے۔۔۔ مجھے پروفیسر کی پیشانی پر لکھا نظر آرہا ہے کہ وہ دنیا کا بہت بڑا سائنسدان ہے۔ انتہائی ذہین آدمی"
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔ تم مجھے بتاؤ گے۔ مجھے۔ میں پوچھوں گا تم سے۔ میں پاورلینڈ کا چیئرمین۔ پروفیسر میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ یہ تو میرا کتا ہے۔ کیوں پروفیسر"۔۔۔ ہنری نے یک لخت پروفیسر کی طرف گھومتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔۔۔ میں آپ کا کتا ہوں باس۔ آپ کے پیر چاٹنے والا کتا۔ آپ اجازت دیں تو میں انہیں بتا دوں کہ میں واقعی باس

کا کتا ہوں"۔۔۔ پروفیسر نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں بتاؤ۔ یہ تمہیں بڑا سائنسدان کہہ رہا ہے۔ اسے بتاؤ کہ م جیسے سینکڑوں سائنسدان پاورلینڈ کے چیئرمین کے بوٹ اٹ چاٹ کر زندگی بسر کرتے ہیں"۔۔۔ ہنری نے تیز اور نچی آواز میں کہا۔

"باس برائے مہربانی آپ کرسی پر تشریف رکھیں اور تماشا یکھیں تاکہ میں ان پر ثابت کر سکوں کہ باس کا کتا بھی ان کے لئے ہر ہے"۔۔۔ بوڑھے پروفیسر نے کہا۔

اور ہنری بڑے فاخرانہ انداز میں سر ہلاتا ہوا پیچھے ہٹ کر ی پر بیٹھ گیا۔ بوڑھا پروفیسر جو کرسی کی پشت پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا سا جھکا اور پھر سیدھا ہو کر اس نے ہنری کے پیچھے کھڑے وں میں سے ایک کو مشین گن دینے کا اشارہ کیا۔ اس آدمی نے ین گن پروفیسر کی طرف بڑھا دی۔

"دیکھو۔۔۔ انہیں گولی نہ مار دینا۔ میں نے ان کی اپنے ہاتھوں بوٹیاں اڑانی ہیں"۔۔۔ ہنری نے منہ اٹھا کر پروفیسر کو مشین لیتے دیکھ کر سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ مجھے معلوم ہے۔ لیکن پہلے میرے علمی سوالوں کا ب آئے گا۔ اس کے بعد جو چاہیں ان سے سلوک کریں مجھے کوئی ض نہ ہو گا"۔۔۔ پروفیسر نے مشین گن لے کر ایک سائیڈ پر ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ ہنری اس کی بات کا جواب دیتا اچانک

پروفیسر نے ٹریگر دبا دیا۔ اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہنری کے پیچھے کھڑے ہوتے چاروں افراد چیختے ہوئے فرش پر گرے۔ اور تڑپنے لگے۔

"یہ — یہ تم نے کیا کر دیا" —— ہنری نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن دوسرے لمحے اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔ کیونکہ باوجود کوشش کے وہ کرسی سے اٹھ نہ سکا تھا۔ اس کے ہاتھ بھی کرسی کے ہتھوں پر چپک چکے تھے۔

"اطمینان سے بیٹھے رہو باس —— تم اس وقت سپر سیکورٹی روم میں ہو۔ جس کا انچارج میں ہوں۔ پروفیسر آکلینڈ شعاعی سائنس میں دنیا کا سب سے بڑا سائنسدان۔ جس کا نام زبان پر آتے ہی دنیا کے بڑے بڑے سائنسدان احتراماً جھک جاتے ہیں —— وہی پروفیسر آکلینڈ جسے تم اپنا کتا کہہ رہے ہو" —— پروفیسر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

اور عمران کے لبوں پر پُراسرار سی مسکراہٹ رینگنے لگی وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"پروفیسر —— پروفیسر کیا تم بغاوت کر رہے ہو۔ پاورلینڈ سے بغاوت" —— ہنری نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں —— میں بغاوت نہیں کر رہا۔ اگر میں بغاوت کرتا تو سب سے پہلی گولی اس شخص کے سینے میں اترتی جو پروفیسر آکلینڈ کو کتا کہہ رہا ہے۔ اور یہ بھی سن لو باس۔ میں اس لئے بغاوت نہیں کر رہا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جیسے ہی میرے ذہن میں پاورلینڈ سے بغاوت کا

خیال آئے گا میرے اعصابی نظام کے مرکز میں موجود ایل۔ ٹی بکس مائیکرو کیپسول پھٹ جائے گا اور میری بوٹیاں اڑ جائیں گی۔ میں بوڑھا آدمی ہوں اس لئے مجھے اپنے جذبات اور خیالات پر کنٹرول ہے —— لیکن تم پر انتقام کی وحشت سوار ہے۔ تم نے جس وحشیانہ انداز میں اس عمران نامی آدمی کے بازو میں خنجر مارے ہیں اس سے مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم کسی بھی لمحے وحشت اور جوش میں خنجر اس کے سینے میں بھی اتار سکتے ہو —— اور اگر تم نے ایسا کر دیا تو ساری عمر میرے دل میں یہ خلش رہے گی کہ آخر ان لوگوں نے کنگ ریز اور ایگم سرانٹو ریز کا دفاع خالی ہاتھوں کیسے کیا ہے۔ یہ ایک علمی مسئلہ ہے —— اور اسے پوچھے بغیر تو میں مر بھی نہیں سکتا۔ میری یہ مجبوری ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں کرسی پر بٹھایا تھا۔ یہ میری تیار کردہ مخصوص کرسی ہے۔ اس پر میں نے مخصوص ریز کا سسٹم رکھا ہے۔ اور اسی سسٹم کے تحت اب جب تک میں خود نہ چاہوں تم کبھی بھی اس کرسی کی گرفت سے آزاد نہیں ہو سکتے —— بہرحال جب میں اس آدمی سے پوچھ گچھ کر کے اپنی تسلی کر لوں گا اس کے بعد تمہیں آزاد کر دوں گا۔ اس کے بعد مجھے پرواہ نہ ہو گی تم چاہے مجھے گولی مار دینا۔ ویسے میں جانتا ہوں کہ اس وقت پاورلینڈ جس پوزیشن میں پہنچ چکا ہے۔ تم اسے میرے تعاون کے بغیر کبھی دوبارہ درست نہیں کر سکتے —— اس لئے مجھے زندہ رکھنا بھی تمہاری مجبوری ہو گی"

بوڑھے پروفیسر نے بڑے جوشیلے انداز میں پوری تقریر کر ڈالی۔

"پروفیسر۔ تم سائنسدان ہو۔ اور میں جانتا ہوں کہ تم جیسا عالمگیر شہرت رکھنے والا سائنسدان کتنا قابلِ احترام ہوتا ہے۔ میں نے بھی سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے آکسفورڈ یونیورسٹی سے —— اور اب

مجھے یاد آگیا ہے کہ تم ان دنوں آکسفورڈ یونیورسٹی کے شعبہ طبیعات کے ڈین تھے۔ ویسے بھی میں تمہارے مضامین پڑھتا رہا ہوں۔ خاص طور پر ڈرنی ریز پر تمہارے مضمون نے مجھے بے حد متاثر کیا تھا۔۔۔ لیکن ایک بات ہے ڈرنی ریز کے مضمون میں ایک تشنگی رہ گئی تھی جو مجھے آج تک یاد ہے، مجھے خیال آیا تھا کہ تمہیں خط لکھوں لیکن پھر تم اچانک غائب ہو گئے" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ اوہ۔۔۔ تم کہیں وہ پاکیشیا کے علی عمران تو نہیں ہو۔ جو آکسفورڈ یونیورسٹی میں پرنس آف ڈھمپ کے نام سے مشہور تھا"۔۔۔ پروفیسر نے یک لخت آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

" ہاں پروفیسر۔۔۔ تم نے ٹھیک پہچانا ہے۔ تمہیں یاد ہو گا کہ ایک بار میرے لکھے ہوئے مضمون کو چیک کرتے ہوئے تم نے بے اختیار بھری کلاس میں کہا تھا کہ علی عمران اس صدی تو کیا آئندہ آنے والی ہزار صدیوں میں سب سے بڑا سائنسدان بنے گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ مائی بوائے۔۔۔ اوہ مائی بوائے۔۔۔ اوہ مجھے یاد آگیا۔ اوہ واقعی وہ تم ہو۔ انتہائی کھلنڈرے۔ انتہائی لاپرواہ۔ لیکن ذہنی لحاظ سے تمہاری بلندی نے مجھے ہمیشہ متاثر کیا ہے۔ اوہ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم سے اس حالت میں بھی ملاقات ہو سکتی ہے"۔۔۔ پروفیسر نے یک لخت مشین گن نیچے پھینکتے ہوئے کہا اور تیزی سے بے اختیار عمران کی طرف لپک پڑا۔ اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر عمران کو گلے سے لگا لیا۔

" پروفیسر۔۔۔ یہ بغاوت ہے۔ پاورلینڈ کے دشمنوں سے اس طرح ملنا بغاوت ہے"۔۔۔ اچانک ہنری حلق کے بل چیخا۔

" یو شٹ اپ۔۔۔ تمہیں کیا معلوم کہ علی عمران کیا ہے۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ میں تمہارے کہنے پر دنیائے سائنس کے انتہائی قیمتی ترین شخص کو مار رہا ہوں۔ اگر یہ مر جاتا اور مجھے بعد میں پتہ چلتا تو یقین کرو میں لازماً خودکشی کر لیتا"۔۔۔ پروفیسر نے یک لخت گھوم کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" پروفیسر۔ پہلے میرے بازو پر پٹی باندھو۔ ایسا نہ ہو کہ دنیائے سائنس کا یہ قیمتی ترین شخص اس زخم کے راستے ہی بہہ جائے"۔۔۔ اچانک عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں۔۔۔ ابھی لو"۔۔۔ پروفیسر نے کہا اور دوڑتا ہوا ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس تھا۔ اس نے انتہائی پھرتی سے عمران کے بازو پر بینڈیج کر دی۔

" ہاں۔۔۔ اب بتاؤ علی عمران پلیز۔ مجھے سب کچھ بتا دو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں زندہ رہنے دوں گا۔ البتہ تمہارے ساتھیوں کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ کچھ بھی ہو میں پاورلینڈ سے بغاوت نہیں کر سکتا۔ یہ میری مجبوری ہے"۔۔۔ پروفیسر نے جھک کر عمران کے کاندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے ملتجیانہ لہجے میں کہا۔

" تمہیں وعدے کی ضرورت نہیں پروفیسر۔۔۔ علی عمران کسی سے زندگی کی بھیک نہیں مانگا کرتا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ یک لخت بیٹھا بیٹھا کرسی کی اندرونی طرف کو تیزی سے سمٹ گیا۔ اس کے اس طرح سمٹنے سے رسیاں ڈھیلی ہو کر نیچے

کو کھسکی ہی تھیں کہ عمران نے یک لخت جمپ لگایا اور اس کا جسم ان رسیوں میں سے اس طرح نکل کر اوپر فضا کی طرف اٹھا جیسے غبارے میں سے ہوا نکلتی ہے ـــــ اور دوسرے لمحے پروفیسر چیختا ہوا منہ کے بل کرسی کے اندر جا گرا۔ جب کہ عمران اب فرش پر کھڑا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ بھی آزاد ہو چکے تھے۔ پروفیسر نے اچھل کر سیدھا ہونے کی کوشش کی تو عمران اس پر جھپٹا ـــــ اور دوسرے لمحے اس نے بوڑھے پروفیسر کو ہاتھوں پر اٹھا کر دوبارہ اس طرح کرسی پر بٹھا دیا جیسے پہلے عمران بیٹھا ہوا تھا۔ البتہ فرق اتنا تھا کہ پروفیسر کا جسم اکڑوں ہو کر رسیوں میں پھنس گیا تھا۔

"تت ـــ تت ـــ تم" ـــــ پروفیسر نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ نہیں پروفیسر ـــــ تم میرے استاد ہو۔ تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔ لیکن پہلے مجھے اس ہنری سے حساب کتاب بے باق کرنا ہے۔ اور تمہیں میں نے یہ چھوٹا سا تماشا اس لئے دکھایا ہے کہ تم یہ نہ سمجھ بیٹھو کہ عمران اپنی زندگی کے لئے تمہارا محتاج ہے ـــــ تمہیں البتہ میں نے استعمال ضرور کیا ہے اور یہ ہنری کی حماقت تھی کہ وہ اپنے غرور میں میرے داؤ میں آ گیا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے مڑا اور اس نے ہنری کا میز پر پڑا ہوا خنجر اٹھایا جس پر اس کا اپنا خون لگا ہوا تھا پھر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر کی رسیاں کاٹ کر اس نے خنجر صفدر کی طرف بڑھایا اور خود واپس ہنری کی طرف مڑ آیا۔

"ہاں تو پاور لینڈ کے چیئرمین صاحب۔ اب آپ فرمائیے کہ آپ کا

دماغ کیسے درست کیا جائے" ـــــ عمران نے ہنری کے سامنے رکتے ہوئے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے عمران ـــــ میں اپنی شکست تسلیم کرتا ہوں۔ تم لوگ واقعی میرے بس سے باہر ہو۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ پروفیسر اس قسم کی حرکت کرے گا۔ جب تم نے پروفیسر کو بانس پر چڑھایا تھا تو مجھے اسی وقت ہی سمجھ جانا چاہیے تھا ـــــ لیکن نجانے میری عقل پر پردہ کیوں پڑ گیا تھا۔ بہرحال اب تم جو چاہو میرے ساتھ سلوک کرو تمہیں اجازت ہے" ہنری نے ٹوٹتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو حربہ میں نے پروفیسر کے ساتھ استعمال کیا ہے وہی حربہ اب تم میرے ساتھ استعمال کرنا چاہتے ہو" ـــــ عمران نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"میں کوئی حربہ استعمال نہیں کرنا چاہتا۔ میں اور پاور لینڈ دونوں ختم ہو چکے ہیں" ـــــ ہنری نے اسی لہجے میں کہا۔

"اچھا ـــــ جب تم ہتھیار ڈال ہی چکے ہو تو پھر تم سے کیا تمہارا سلوک کرنا۔ پہلی ہی گولی تمہارے دل میں اتار دوں گا تاکہ تمہیں مرتے ہوئے تکلیف نہ ہو" ـــــ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تت ـــ تت ـــ تم مجھے معاف نہیں کر سکتے" ـــــ ہنری نے یک لخت چونکتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"معافی کس بات کی مسٹر ہنری ـــــ یہ تو ایسی جنگ تھی جس میں ایک فریق کو بہرحال مرنا تھا۔ جب ہم تمہارے قبضے میں تھے تم نے معافی

کے بارے میں سوچا تھا۔ تم نے ہم پر کیا کیا وار نہیں کئے۔ میرے ساتھیوں کو تم تیزاب میں ڈال کر ہلاک کرنا چاہتے تھے۔ تم نے ہمیں ہلاک کرنے کے لئے پورا ونگ اڑا دیا ۔۔۔ تم نے مجھے چھت اور فرش کے درمیان سینڈوچ بنا کر مارنے کی کوشش کی۔ دنیا جہان کی خطرناک شعاعیں ہم پر استعمال کی گئیں۔ یہ سب کچھ کرنے کے بعد تمہارا ہی حوصلہ ہے کہ تم معافی بھی مانگ رہے ہو" ۔۔۔ عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو ۔۔۔ میری پوری زندگی کا خواب چکنا چور ہو چکا ہے۔ تم نے اکیلے ہی اپنے چند ساتھیوں سمیت ہماری پوری تنظیم کا خاتمہ کر دیا ہے۔ میرا ہیڈ کوارٹر جسے اس سے پہلے میں ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر سمجھتا تھا تمہارے ہاتھوں انجام کو پہنچ چکا ہے ۔۔۔ اب تم مجھے مار کر کیا کرو گے۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں دنیا کے کسی کونے میں اپنی زندگی کے بقایا دن پورے کر لوں گا" ۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"مسٹر ہنری ۔۔۔ تمہیں شاید یاد نہیں رہا کہ تم نے ہمارے ملک کی اہم ترین لیبارٹری سے ہمارے قابل ترین سائنسدانوں کو اغوا کر لیا تھا۔ اور تمہاری اس حرکت سے ہمارے ملک کو کس قدر نقصان پہنچا یا ہے ۔۔۔ جس اہم ترین پروجیکٹ پر وہ سائنسدان کام کر رہے تھے۔ وہ ادھورا رہ گیا۔ اور ہمارے ملک کے عوام کی گاڑھے پسینے کی کمائی کے کروڑوں اربوں روپے بھی ضائع ہوئے اور ہمارا ملک دفاعی طور پر بھی پیچھے رہ گیا ۔۔۔ اور میری پاور لینڈ کے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی۔ کہ میں تمہیں معاف کر دوں۔ میں تو اپنے ملک کا نمائندہ ہوں۔ اور جو

شخص ذرا برابر بھی میرے ملک کو نقصان پہنچاتا ہے میرے نزدیک اس کا جرم ناقابل معافی ہے۔ جب کہ تم نے بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے ۔۔۔ اس لئے اب تم بتاؤ کہ میں تمہیں کیسے معاف کر سکتا ہوں۔ تمہاری جگہ اگر میرا سگا بھائی بھی ہوتا تب بھی اپنے وطن کے مفاد کی خاطر میں اس کے گلے پر چھری چلانے میں ایک لمحے کے لئے بھی نہ ہچکچاتا" ۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

" اوہ ۔۔۔ وہی لمحہ تو پاور لینڈ کی بدبختی کا لمحہ تھا۔ جب لیڈی ایشلے نے پاکیشیا کے سائنسدانوں کو اغوا کرانے کا فیصلہ کیا۔ حالانکہ میں نے اُسے منع بھی کیا تھا لیکن وہ چیئرمین بھی تھی اور عورت بھی۔ اپنی ضد پر ڑگئی ۔۔۔ یہ اُسی کا نتیجہ ہے کہ آج پاور لینڈ اس حال پر پہنچ گیا ہے۔ ہر حال اب میں مزید کیا کہہ سکتا ہوں۔ تم جو چاہو کرو" ۔۔۔ ہنری نے دبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" پروفیسر ۔۔۔ پاکیشیا کے سائنسدان کس حصے میں ہیں"
ران نے یک لخت مڑ کر پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔ جس کے سر پر فدر مشین گن لئے چوکنا کھڑا تھا۔

" وہ ۔۔۔ وہ تو مر گئے ہوں گے۔ چوکنگ ریز نے ان کا خاتمہ کر دیا گا۔ لیکن تم نے مجھے نہیں بتایا کہ ..... " ۔۔۔ پروفیسر نے ک اٹک کر کہا۔

"بتا دوں گا۔ اتنی جلدی کیا ہے۔ اور مسٹر ہنری تم نے سنا کہ میرے ک کے قابل دماغ مر گئے ہیں۔ اور تم زندگی کی بھیک مانگ رہے ۔۔۔ عمران نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن ہنری

نے کوئی جواب دینے کی بجائے منہ جھکا لیا۔

عمران ایک لمحے تک خاموش کھڑا رہا۔ پھر اس نے اس طرح کندھے جھٹکے جیسے کسی فیصلے پر پہنچ گیا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے قدم بڑھائے اور کرسی کی پشت پر ہاتھ رکھ کر اس نے کونے میں لگا ہوا وہ مخصوص بٹن آف کیا جس کی وجہ سے ہنری بے بس ہو گیا تھا بٹن آف ہوتے ہی ہنری یک لخت اچھلا ——— اور اس نے پوری قوت سے چھلانگ لگاتے ہوئے جولیا کو اس قدر تیزی سے اپنے بازوؤں میں جکڑ لیا کہ عمران اور سب ساتھی حیرت زدہ رہ گئے۔ ہنری سے اس قدر تیزی اور پھرتی کی توقع شاید ان میں سے کسی کو بھی نہ تھی۔ جولیا اس طرح اس کے بازوؤں میں جکڑی ہوئی تھی جیسے عقاب کے پنجوں میں معصوم چڑیا۔

"خبردار ——— ہتھیار پھینک دو۔ ورنہ میں تمہاری اس محبوبہ کی گردن توڑ دوں گا" ——— ہنری نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

"میری محبوبہ ——— ارے کیا غضب کر رہے ہو۔ کیوں میری شامت لے آنا چاہتے ہو" ——— عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہتھیار پھینک دو" ——— ہنری نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"تنویر۔ فائرمت کرنا۔ رک جاؤ" ——— اچانک عمران نے چیخ کر کہا اور تنویر جس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا اور اس کا ہاتھ ٹریگر پر رینگنے لگا تھا لیکن دانت پیس کر رہ گیا۔

"سنو ہنری ——— جسے تم نے پکڑ رکھا ہے۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف ہے ہماری باس۔ اس لئے تم خود سمجھ سکتے

ہو کہ تم اس کی گردن توڑو گے یا یہ تمہاری گردن توڑے گی" ——— عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

اور اسی لمحے ہنری کے بازوؤں میں جکڑی ہوئی جولیا کی ایک ٹانگ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے کی طرف مڑی اور ہنری کے حلق سے زوردار چیخ نکلتے ہی یک لخت جولیا تڑپی اور ہنری دوبارہ چیختا ہوا کرسی سے جا ٹکرایا ——— عمران نے جان بوجھ کر ایسا فقرہ بولا تھا کہ جولیا کے ذہن پر چھایا ہوا حیرت کا طلسم ٹوٹ جائے۔ اور اس بار بھی نتیجہ ہمیشہ کی طرح اس کی توقع کے عین مطابق نکلا۔ اب اتنا تو عمران بھی جانتا تھا کہ جولیا مارشل آرٹ میں کسی سے کم نہیں ہے۔

ہنری کرسیوں سے ٹکرا کر جیسے ہی نیچے گرا۔ اس نے یک لخت اچھل کر پوری قوت سے ساتھ کھڑے کیپٹن شکیل کی گن پر ہاتھ مارا۔ کیپٹن شکیل کی لات اس سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آئی اور ہنری چیختا ہوا کسی گیند کی طرح اچھل کر کمرے کی دیوار سے جا ٹکرایا۔

"یہ سب بادن گزرے ہیں مسٹر ہنری ——— یہ تو بس میرا ہی حوصلہ ہے کہ انہیں ساتھ لئے پھرتا ہوں" ——— عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں اس کی گردن اپنے ہاتھوں سے توڑوں گی کوئی مداخلت نہ کرے" ——— اچانک جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔ عمران کا فقرہ شاید اس کے ذہن سے چپک گیا تھا۔

"غور سے سنو تنویر ——— ایسا وقت تم پر بھی آ سکتا ہے" ——— عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔ اور تنویر پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ

گیا۔

"باس ــــ سکسٹی سیون" ــــ اچانک کرسی میں بیٹھا ہوا پروفیسر آکلینڈ چیخ پڑا۔

اور اس کی آواز سنتے ہی ہنری جو دیوار سے ٹکرا کر ذرا دیر کے لئے بے حس و حرکت ہو گیا تھا یک لخت پارے کی طرح تڑپا اور قلابازی کھاتے ہوئے اس کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے دیوار کے ایک مخصوص حصے پر پڑیں تو جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح جھماکہ ہوا اور ہنری دیوار کے اندر غائب ہو گیا ــــ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھی انگلی بھی نہ ہلا سکے۔ ہنری کے غائب ہوتے ہی دیوار برابر ہو گئی۔

"اوہ پروفیسر ــــ یہ تم نے کیا کیا" ــــ عمران نے بپھرے ہوئے لہجے میں مڑ کر پروفیسر سے کہا۔

"صرف تمہیں یہ بتانے کے لئے کہ میں بھی کوئی حیثیت رکھتا ہوں" پروفیسر نے بڑے تسکین بھرے لہجے میں کہا۔

عمران نے یک لخت مڑ کر جلدی سے میز پر پڑی ہوئی مشین کے بٹن آن کرنے شروع کر دیئے۔ مشین کے اوپر لگی ہوئی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہوئی ــــ اور عمران نے اس کے نیچے لگی ہوئی ناب گھمانی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ روکا تو سکرین پر اسی راہداری میں ہنری دوڑتا ہوا صاف نظر آنے لگا جہاں عمران اور اس کے ساتھی چوکنگ ریز کا شکار ہوئے تھے۔

"صفدر ــــ وہ وائرلیس آپریٹس کہاں ہے" ــــ عمران نے

یک لخت چیخ کر کہا۔

"ادھر میز کی سائیڈ میں پڑا ہوا ہے" ــــ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی جیبوں سے نکلا ہوا تمام سامان ان لوگوں نے میز کی سائیڈ میں ڈھیر کیا ہوا تھا۔

"کیپٹن شکیل ــــ تم پروفیسر کا خیال رکھو۔ اور صفدر آپریٹس اٹھاؤ جلدی۔ ہنری اسی اسلحے خانے کی طرف جا رہا ہے جہاں تم بم رکھ آئے ہو۔ یہ سنہری موقع ہے" ــــ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور صفدر نے جھپٹ کر ڈھیر کے اوپر پڑا وائرلیس آپریٹس اٹھا لیا۔

"فیوز آن کر کے انگلی رکھ لو۔ جیسے ہی میں فائر کہوں فیوز سوئچ پریس کر دینا" ــــ عمران نے چیخ کر کہا۔

سکرین پر بے تحاشا دوڑتا ہوا ہنری دکھائی دے رہا تھا وہ گیدڑ کی طرح بار بار مڑ کر پیچھے دیکھتا اور کسی کو نہ پا کر اور زیادہ تیزی سے دوڑنے لگتا ــــ اب وہ راہداری کے آخری حصے میں پہنچ چکا تھا۔ اس جگہ جہاں سے الماری کے خلا میں سے عمران اور اس کے ساتھی اسلحہ سٹور سے نکل کر راہداری میں آئے تھے۔ اب الماری والی جگہ برابر نظر آ رہی تھی۔ دیوار کے قریب پہنچ کر ہنری ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا ــــ اور پھر اس نے پوری قوت سے دیوار کی جڑ میں ٹھوکر ماری تو دیوار میں خلا دوبارہ پیدا ہوا اور ہنری اچھل کر اندر داخل ہوا۔

"فائر" ــــ عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے قریب کھڑے صفدر نے وائرلیس فیوز سوئچ پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے سکرین یک لخت تاریک ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی خوفناک گڑگڑاہٹ اور دھماکے

سنائی دیتے ۔ اور اس کے بعد تو جیسے خوف ناک دھماکوں کا تانتا بندھ گیا
وہ کمرہ جس میں وہ سب موجود تھے بُری طرح لرزنے لگا۔ یوں لگ رہا
تھا جیسے خوف ناک زلزلہ آ گیا ہو۔

"یہ تم نے کیا کیا ۔۔۔ یہ کیا کیا" ۔۔۔ پروفیسر نے یک لخت چیخ
کر اچھلتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے ایک بار پھر چیختا ہوا کرسی پر
گرا۔ اور کرسی سمیت الٹ کر فرش پر جا گرا۔ کیپٹن شکیل کے زوردار
تھپڑ نے اُسے دوبارہ کرسی میں پھینک دیا تھا۔ دھماکے اور گڑگڑاہٹ
مسلسل جاری تھے بلکہ اب اس میں لمحہ بہ لمحہ شدت آتی جا رہی تھی۔

"دیواروں کے ساتھ ہو جاؤ دیواروں کے ساتھ" ۔۔۔ عمران نے
کمرے کو پنڈولم کی طرح ہلتے دیکھ کر چیخ کر کہا اور وہ سب اچھل کر دیوا
کی جڑ کے ساتھ دبک گئے۔ جب کہ پروفیسر بے حس و حرکت وہیں
درمیان میں فرش پر پڑا تھا ۔۔۔ اور پھر ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا۔ اور اس
کمرے کا فرش عین اس جگہ سے جہاں پروفیسر پڑا ہوا تھا کسی آتش فشاں
کی طرح پھٹا اور ایک اور دھماکے کے ساتھ چھت کو بھی توڑتا ہوا اوپر
آسمان کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں پر جو دیوار کی جڑ میں
دبکے ہوئے تھے ملبے کی بارش سی ہو گئی ۔۔۔ دھماکے اب بھی مسلسل
جاری تھے ۔ اور ملبہ اس قدر تیزی سے ان پر ڈھیر ہوا تھا کہ پلک جھپکنے
میں وہ سب ملبے کے اس ڈھیر میں زندہ دفن ہو کر رہ گئے۔

عمران کی آنکھ کھلی تو وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس
ذہن پر ابھی تک دھماکوں کی یورش ہو رہی تھی۔ اور بے پناہ ملبے
زندہ دفن ہو جانے والا آخری منظر بھی اس کے ذہن پر موجود تھا۔
اُسے حیرت اس بات پر تھی کہ وہ کسی ملبے میں دفن ہونے کی
ئے کسی ہسپتال کے ایک بڑے وسیع ہال نما کمرے میں موجود
ر پر پڑا ہوا تھا ۔۔۔ اس نے جلدی سے اٹھنے کی کوشش کی تو
احساس ہوا کہ اس کے دونوں ہاتھ کسی چیز سے جکڑ کر بستر کی
ی پٹی سے بندھے ہوئے ہیں۔

ارے ارے ۔۔۔ کہیں میرے بازو کی ہڈیاں الٹی تو نہیں ٹوٹ
۔ اگر سیدھی ٹوٹتیں تو بازو اوپر بندھے ہوئے ہوتے"
نے اونچی آواز میں کہا۔ تو ایک سائیڈ پر کھڑا ایک ڈاکٹر اور دو
دوڑتی ہوئیں اس کے قریب آئیں۔

"تمہیں ہوش آگیا مسٹر" ـــــ ڈاکٹر نے قریب آکر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان خوب صورت نرسوں کو ساتھ لے آنے کے بعد بھی ہوش پوچھ رہے ہو۔ کمال ہے بڑے بدذوق قسم کے ڈاکٹر لگتے ہو" عمران لاشعوری طور پر ایسی سچویشن میں بھی فقرہ چست کرنے سے باز نہ رہ سکا۔

"بکواس مت کرو۔ اگر ہمارے پیشے کی مجبوری نہ ہوتی تو تم جیسے قومی مجرموں کا گلا میں اپنے ہاتھوں سے گھونٹ دیتا" ـــــ ڈاکٹر نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے لپک رہے تھے۔

"واہ ـــ یہ خوب رہی۔ یہ ایکریمیا نجانے کیسا ملک ہے۔ یہاں جو بھی ہے گلا گھونٹنے کا شوقین نظر آتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے بے وقوف مت بناؤ۔ نرس۔ انسپکٹر ھارڈی کو کہو۔ کہ ایک مجرم ہوش میں آگیا ہے" ـــــ ڈاکٹر نے انتہائی کرخت لہجے میں عمران سے کہا اور پھر نرس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ڈاکٹر" ـــــ نرس نے کہا اور تیزی سے اسی طرف کو مڑ گئی جدھر سے آئی تھی۔

"یہ میرے ہاتھوں کو کیا ہوا ہے مسٹر کڑوے ڈاکٹر" عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے کونین کی گولی نگل لی ہو۔

"تمہارے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ہیں۔ اور تمہارا کیا خیال تھا کہ تم جیسے مجرموں کے ہاتھوں میں پھولوں کے ہار پہنائے جاتے" ڈاکٹر نے اور زیادہ کرخت لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"کمال ہے ـــــ آج تک بے چارہ سوپر فیاض تو اسی حسرت میں رہ گیا کہ عمران کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنا سکے۔ اور یہاں ہتھکڑیاں پہنا بھی دی گئیں" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اے مسٹر ـــــ میرا نام انسپکٹر ہارڈی ہے۔ میں سی۔ آئی۔ اے کا چیف انسپکٹر ہوں۔ تم اپنا بیان لکھواؤ" ـــــ اسی لمحے ایک درشت چہرے والے انسپکٹر نے قریب آکر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"لکھو انسپکٹر ـــــ جب گیدڑ کی شامت آتی ہے تو وہ شہر کا رخ کرتا ہے۔ اور جب شہر کی شامت آتی ہے تو وہ گیدڑ کے شکار کے لئے جنگل کا رخ کر لیتا ہے۔ اور جب جنگل کی شامت آتی ہے تو......" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔

"یہ کیا بکواس ہے ـــــ کیا تم پاگل ہو گئے ہو" ـــــ انسپکٹر نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"نہیں انسپکٹر ـــــ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ اس کے دماغ پر کوئی چوٹ نہیں آئی۔ صرف بازو پر زخم ہیں۔ اور سانس رک جانے کی وجہ سے یہ لوگ بے ہوش ہو گئے تھے۔ البتہ اب یہ اپنے آپ کو پاگل ظاہر کر کے اپنے انجام سے بچنا چاہتا ہو گا" ـــــ اچانک پیچھے سے اسی ڈاکٹر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ - تو تم نے ہمیں ملبے سے نکالا - لیکن تم لوگ وہاں پہنچ کیسے گئے" عمران نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہمیں خود حیرت ہے کہ تم لوگ اس قدر بڑے ملبے کے ڈھیر کے نیچے سے زندہ کیسے بچ کر باہر آ گئے - پہلے خوفناک دھماکے کی رپورٹ جب حکومت کو ملی تو حکومت نے فوری طور پر کرام سٹی کے قریب ایک خصوصی شعبے کو حکم دیا کہ ان دھماکوں کی فوری تحقیقات کی جائے ۔۔۔ یہ ٹیم جب وہاں پہنچی تو اور خوفناک دھماکے شروع ہو گئے - اس قدر خوفناک کہ دور دور تک زمین پھٹ گئی - ہر چیز تہہ وبالا ہو گئی - جب یہ دھماکے رکے تو ٹیم نے ان دھماکوں کا ماخذ تلاش کرنے کی کوشش کی ۔۔۔ اسی وقت ٹیم کے ایک رکن نے ملبے کے ایک بہت بڑے ڈھیر کو حرکت کرتے دیکھا تو وہ سب وہاں پہنچے اور پھر اس ڈھیر کے نیچے سے تم لوگ برآمد ہوئے نیم مردہ حالت میں ۔۔۔ چنانچہ تمہیں فوری طور پر ابتدائی طبی امداد دی گئی اور اس کے بعد خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے تمہیں یہاں ناماک کے ہسپتال میں پہنچایا گیا - جہاں تمہیں اب ہوش آیا ہے - تحقیقاتی ٹیم کے ابتدائی سروے کے مطابق جس جگہ سے تم ملے ہو - وہاں زیر زمین کوئی بہت بڑی خفیہ لیبارٹری کے تباہ ہونے کے آثار ملے ہیں ۔۔۔ اور ایسے آثار بھی ملے ہیں کہ تم لوگ وہاں خفیہ طور پر انتہائی خوفناک اور جدید جنگی ہتھیار تیار کر رہے تھے کہ تمہاری کسی غلطی کی وجہ سے لیبارٹری تباہ ہو گئی اس لئے تم قومی مجرم ہو ۔۔۔ اب تم سمجھ گئے کہ تمہارا بیان کیوں لکھا جا رہا ہے - اور یہ بھی سن لو کہ اب تم جو کچھ کہو گے اسے

تمہارے خلاف عدالت میں بھی پیش کیا جا سکتا ہے" ۔۔۔ انسپکٹر نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھی ہوش میں آ گئے ہیں - سب زندہ ہیں ناں" عمران نے یک لخت گردن گھما کر بستروں کی قطار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو - سب صحیح سلامت ہیں اور ہوش میں آ گئے ہیں - ایک عورت اور تم سمیت چار مرد" ۔۔۔ ڈاکٹر نے اس طرح ہونٹ بناتے ہوئے کہا جیسے ان کے زندہ رہنے پر اسے دلی افسوس ہو رہا ہو۔

"انسپکٹر ہارڈی ۔۔۔ یہاں سپیشل سیکرٹ سروس کے چیف لارڈ بیکن ہیں - اُن سے میری بات کراؤ - اُسے کہو کہ پاکیشیا کا پرنس آف ڈھمپ ان سے بات کرنا چاہتا ہے - میں اپنا بیان انہیں ہی لکھواؤں گا" ۔۔۔ عمران کا لہجہ یک لخت بے حد سخت ہو گیا۔

"لارڈ بیکن ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو - تم لارڈ بیکن کو کیسے جانتے ہو" انسپکٹر ہارڈی نے حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا۔

"اس کی بیٹی کا نام بیکری ہے - اس لئے جانتا ہوں - جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ورنہ یاد رکھو ساری عمر پچھتاتے رہو گے - جاؤ اُسے فون کرو جلدی" ۔۔۔ عمران نے اس طرح غرا کر کہا کہ انسپکٹر ہارڈی ٹھٹھک کر ایک قدم پیچھے ہٹا - اور پھر نجانے اُسے عمران کے چہرے پر کیا نظر آیا کہ وہ تیزی سے واپس مڑا اور تقریباً دوڑتا ہوا بیرونی گیٹ

کی طرف بڑھ گیا۔ ڈاکٹر اس وقت تک کہیں اور جا چکا تھا۔

تقریباً دس منٹ بعد یک لخت انسپکٹر ہارڈی ہاتھ میں وائرلیس فون اٹھائے بے تحاشا دوڑتا ہوا عمران کی طرف آتا دکھائی دیا۔

اُسے اس طرح دوڑتے دیکھ کر ڈاکٹر اور نرسیں حیرت سے دیکھنے لگیں۔

"سر۔ سر۔۔۔ لارڈ بیکن سے بات کیجئے۔۔۔ سر" انسپکٹر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوری۔۔۔ میں بات ہاتھوں سے کیا کرتا ہوں۔ اور میرے ہاتھ آزاد نہیں ہیں"۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا تاکہ اس کی آواز لارڈ بیکن کے کانوں تک پہنچ جائے۔ کیونکہ وہ وائرلیس فون کا آن بٹن دیکھ چکا تھا۔

"انسپکٹر ہارڈی۔۔۔ نان سنس۔ یہ تم نے کیا کیا۔ پرنس اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ کیوں جکڑے۔ جلدی کھولو"۔۔۔ عمران کی توقع کے عین مطابق وائرلیس فون سے لارڈ بیکن کی دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔۔۔ یس سر۔۔۔ ابھی سر"۔۔۔ انسپکٹر ہارڈی نے شدید بوکھلاہٹ کے عالم میں تقریباً ناچتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر اس نے وائرلیس آپریٹس عمران کے ساتھ بیڈ پر رکھا اور تیزی سے بیرونی گیٹ کی طرف دوڑ پڑا۔ وہ شاید کسی کانسٹیبل سے چابی لینے گیا تھا۔

"ہیلو لارڈ بیکن۔۔۔ تمہارے ملک میں آکر میرے ہاتھوں میں

ہتھکڑیاں پڑ گئی ہیں"۔۔۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ پرنس۔۔۔ آئی ایم ویری سوری۔ ان لوگوں کو قطعاً تمہاری حیثیت کا علم نہ تھا۔ یہ سب کچھ غلط فہمی میں ہوا۔ میں پورے ایکریمیا کی طرف سے معافی مانگتا ہوں پرنس"۔۔۔ لارڈ بیکن نے تقریباً گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن میرے تو ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ میں کیسے دے سکتا ہوں"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ کیا مطلب۔۔۔ کیا نہیں دے سکتے"۔۔۔ لارڈ بیکن واقعی بوکھلا گیا۔

"معافی۔۔۔ جو تم مانگ رہے ہو۔ اب ظاہر ہے اس کے لئے مجھے اپنی جیبیں ٹٹولنی پڑیں گی۔ شاید کسی کونے کھدرے میں پڑی ہو۔ دراصل میں ان چیزوں کی زیادہ پرواہ نہیں کرتا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور دوسری طرف سے لارڈ بیکن کا زوردار قہقہہ جیسے وائرلیس سے آبشار کی طرح ابل پڑا۔

"ارے ارے۔ یہ بڑا نازک سا آپریٹس لگتا ہے۔ اس سے ذرا قہقہے کی رینج ہلکی رکھو"۔۔۔ عمران نے کہا اور لارڈ بیکن ایک بار پھر ہنس پڑا۔

اُسی لمحے انسپکٹر ہارڈی چار سپاہیوں کے ساتھ ایک بار پھر بے تحاشا انداز میں دوڑتا ہوا عمران کی طرف آیا۔

"جلدی کھولو۔ سب کو کھولو۔ جلدی"۔۔۔ انسپکٹر ہارڈی نے

چیختے ہوئے کہا۔

اور خود وہ عمران کے پہلو پر جھک گیا۔ چند لمحوں بعد عمران کے دونوں ہاتھ آزاد ہو چکے تھے۔ اور اس کے ساتھیوں کو بھی ان گرفت سے چھٹکارا مل گیا۔

"یہ کیا کر رہے ہو انسپکٹر ہارڈی ــ یہ تو مجرم ہیں"۔ اچانک دور کھڑے ڈاکٹر نے تیزی سے قریب آتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ ڈاکٹر ــ یہ پرنس ہیں۔ سپیشل سیکرٹ سروس کے چیف لارڈ بیکن کے دوست" ــ انسپکٹر ہارڈی اس طرح گلا پھاڑ کر ڈاکٹر پر چڑھ دوڑا جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں کو جکڑنے کا اصل قصوروار ڈاکٹر ہو۔

"پرنس یہ قصہ کیا تھا۔ مجھے ابھی رپورٹ ملی ہے کہ کوئی خفیہ لیبارٹری تباہ ہوئی ہے۔ جس میں جدید ترین جنگی ہتھیار تیار ہو رہے تھے۔ اور تم لوگ وہاں ایک ملبے کے ڈھیر میں دفن تھے" ــ لارڈ بیکن نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کبھی پاورلینڈ کا نام سنا ہے" ــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پاورلینڈ ــ کک ــ کک ــ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا یہ پاورلینڈ کی لیبارٹری تھی" ــ لارڈ بیکن کی آواز اس طرح ابھری کہ عمران نے محسوس کر لیا کہ وہ بے اختیار کرسی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا ہو گا۔

"پاورلینڈ کی لیبارٹری نہیں بلکہ اس کا ہیڈ کوارٹر" ــ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

اور دوسری طرف یوں خاموشی چھا گئی جیسے لارڈ بیکن کی قوت گویائی ہی سلب ہو گئی ہو۔

"ہیڈ ــ ہیڈ ــ کوارٹر ــ پاورلینڈ کا ــ اوہ ــ اوہ ــ پرنس اوہ عمران صاحب۔ اوہ۔ یہ تو بہت بڑی خبر ہے۔ بہت بڑی۔ اوہ مجھے فوراً صدر صاحب کو اطلاع دینی ہو گی۔ ٹھیک ہے میں صدر صاحب سے بات کرتا ہوں" ــ چند لمحوں بعد لارڈ بیکن کی ہکلاتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

قریب کھڑے انسپکٹر نے جلدی سے آگے بڑھ کر آپریٹس اٹھا لیا۔ اور عمران اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے باقی ساتھی بھی اپنے اپنے بستروں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"یہ ہمیں ہتھکڑیاں کیوں لگا دی گئی تھیں" ــ صفدر نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"یہاں علاج بالجبر ہوتا ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ اگر ہم جیسے مریض بھاگ گئے تو پھر ان کے پاس کون آئے گا" ــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر ہنس پڑا۔

ڈاکٹر عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہتھکڑیاں کھلتے ہی پیر پٹختا ہوا باہر چلا گیا تھا۔ شاید وہ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی محب الوطن ٹائپ کا تھا۔

ابھی عمران باتیں ہی کر رہا تھا کہ اچانک ہال کمرے کے کئی دروازے دھماکے سے کھلے اور پھر کئی ڈاکٹر اور نرسیں دروازوں سے بے تحاشا بھاگتی ہوئی اندر داخل ہوئیں۔

"یاالٰہی خیر ۔۔۔ یہ تو میڈیکل حملہ لگتا ہے" ۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"صدر مملکت آ رہے ہیں بذاتِ خود ۔ جلدی کرو چادریں تبدیل کرو۔ ٹھیک ٹھاک کرو۔ جلدی کرو" ۔۔۔ ایک ڈاکٹر نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور نرسیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے بستروں پر جیسے جھپٹ پڑیں۔

"کک ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ صدر مملکت" ۔۔۔ انسپکٹر ہارڈی ڈاکٹر کی بات سن کر بے ہوش ہوتے ہوتے رہ گیا۔

"ہاں ۔۔۔ ابھی فون آیا ہے ۔ صدر مملکت ان مریضوں سے ملنے خود آ رہے ہیں ۔ اوہ ۔ وہ روانہ بھی ہو چکے ہیں" ۔۔۔ ڈاکٹر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور انسپکٹر ہارڈی یہ سنتے ہی بے تحاشا باہر کی طرف دوڑا ۔ وہ شاید اپنے سپاہیوں کو بتلانے اور الرٹ کرنے گیا تھا۔

"پلیز میں آپ سے معافی مانگتا ہوں ۔ میں نے آپ کو مجرم سمجھا ۔ پلیز فار گاڈ سیک ۔ مجھے معاف کر دیجئے ۔ میری شکایت نہ کیجئے" ۔۔۔ اچانک اسی کڑوے ڈاکٹر نے تیزی سے آگے بڑھ کر عمران کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"یار ۔ یہ تو بڑا امیر ملک مشہور تھا ۔ لیکن یہاں جسے دیکھو مانگ رہا ہے ۔ بھائی میرے پاس ایک ہی معافی تھی وہ میں نے لارڈ بیکن کو دے دی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر نے بے اختیار آگے بڑھ کر عمران کے پیر پکڑ لئے۔

"ارے ارے ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو ۔ بھئی دے دی ۔ اوہ ادھار ہی ۔

جیسے ہی کسی سے ملی تمہیں دے دوں گا ۔ ڈونٹ وری" ۔۔۔ عمران نے ہمدردی سے اسے ہٹاتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے باہر سے سیلوٹ کرنے والے قدموں کی تیز آواز ابھری اور ڈاکٹر تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

اسی لمحے دروازے سے ایکریمیا کا صدر، لارڈ بیکن اور چند دوسرے افراد کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

"اوہ مسٹر عمران ۔۔۔ آپ عظیم انسان ہیں ۔ مجھے ابھی ابھی لارڈ بیکن نے اطلاع دی ہے کہ آپ نے صرف چند ساتھیوں کے ساتھ اس خوفناک تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے ۔ میں ذاتی طور پر بھی اور پوری دنیا کے عوام کی طرف سے آپ لوگوں کا شکر گزار ہوں ۔۔۔ اس لئے میں خود چل کر آیا ہوں ۔ تاکہ آپ جیسے عظیم انسانوں کو خود جا کر سلام کروں" ایکریمیا جیسے طاقت ور ترین ملک کے صدر نے آگے بڑھ کر عمران کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے کہا ۔ اور ڈاکٹر اور نرسیں اور انسپکٹر ہارڈی کی آنکھیں پوری چوڑائی میں پھیلتی چلی گئیں ۔۔۔ وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے ۔ کہ جسے وہ قیدی بنا کر رکھے ہوئے ہیں ۔ اس کا شکریہ ادا کرنے ایکریمیا کا صدر سب پروٹوکول کو بالائے طاق رکھ کر اس طرح خود دوڑتا ہوا آئے گا ۔

"تھینک یو مسٹر پریذیڈنٹ ۔۔۔ بس یہ سب ہمارے باس کا کمال ہے ۔ اس کی ہدایات پر ہی ہم اس خوفناک مشن میں کامیاب ہوتے ہیں" عمران نے کہا۔

"ہاں ہاں ۔۔۔ بالکل ۔۔۔ میں ابھی پاکیشیا کے پریذیڈنٹ ۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے گریٹ چیف جناب ایکسٹو کا ذاتی طور پر شکریہ ادا کروں گا ۔ ویسے مجھے پاکیشیا کی

قسمت پر بے پناہ رشک آتا ہے۔ جس کے پاس آپ جیسے قیمتی انسان ہیں"۔ صدر مملکت نے کہا۔ اور تیزی سے آگے بڑھ کر یوں باری باری سب ممبرز سے ہاتھ ملانے لگے جیسے کوئی پرستار اپنے ہیروز کی قدم بوسی کے لئے آتا ہے۔

"میں شرمندہ ہوں اور معافی چاہتا ہوں اگر آپ کو یہاں کوئی تکلیف ہوئی ہو۔ آپ سٹیٹ گیسٹ ہیں۔ اور ہاں جناب عمران صاحب ۔۔۔ اگر کسی چیز کی خواہش ہو تو حکم فرمائیے۔ پورا ایکریمیا آپ کی خدمت کرنے پہ فخر کرے گا"۔۔۔ صدر مملکت نے بڑے مشکورانہ لہجے میں کہا۔

اس وقت وہ سب دوستوں کی طرح ایک جگہ اکٹھے ہو گئے تھے۔ عمران کے ساتھی بھی اور صدر مملکت بھی۔

"یہ آپ آخری خواہش تو نہیں پوچھ رہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ہال کمرہ صدر مملکت کے حلق سے نکلنے والے بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں قہقہوں سے بھرپور ایک منفرد ناول

مکمل ناول

بانکے مجرم

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

حکیم بدھن اور نواب پیارے میاں۔ لکھنؤ سے تعلق رکھنے والے دو شرفا۔ جنہیں عمران جبراً مجرم بنانے پر تلا ہوا تھا ۔۔۔ کیا واقعی وہ مجرم تھے ۔۔۔؟

بانکے مجرم اپنی نوعیت کے منفرد اور دلچسپ مجرم جن کے سامنے عمران بھی زانوئے ادب تہہ کر کے بیٹھنے پر مجبور ہو گیا۔

بانکے مجرم جنہوں نے بغیر گولی چلائے پاکیشیا کا ایک ایسا راز حاصل کر لیا جس کا افشا ملک کو تباہ و برباد کر سکتا تھا۔ کیسے ۔۔۔؟

بانکے مجرم جن کی خاطر سر عبدالرحمان عمران کو گولی مارنے کیلئے ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔ کیوں ۔۔۔؟

بانکے مجرم جن کو دعوت کھلانے کا فخر حاصل کرنے کے لئے عمران کو ان کی منتیں کرنا پڑیں۔ عمران انہیں کیوں دعوت کھلانا چاہتا تھا ۔۔۔؟

بانکے مجرم جن کے لئے جوزف اور بلیک زیرو لکھنوی لباس پہننے پر مجبور ہو گئے۔

انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز میں لکھا گیا خوبصورت ناول

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور انتہائی ہنگامہ خیز ایڈونچر

مکمل ناول

سٹار مشن

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ایک ایسا مشن ۔۔ جس میں عمران اور جولیا کے ساتھ فور سٹارز کو بیرونی مشن پر بھیجا گیا۔ کیوں ـــــ؟

ایک ایسا مشن ـــ جس میں عمران اور جولیا دونوں عضو معطل بن کر رہ گئے اور مشن صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے مکمل کر لیا۔

نائف سلاکیہ سیکرٹ سروس کا سٹار ایجنٹ۔ جس کے مقابلے میں عمران اور اس کے ساتھی طفل مکتب ثابت ہوتے رہے لیکن؟ انتہائی حیرت انگیز سچویشن

جولی ایک ایسی لڑکی جو بیک وقت سلاکیہ' ویسٹرن کارمن اور اسرائیل کی ایجنٹ تھی لیکن اس کے باوجود اس نے عمران اور جولیا کی حمایت کی۔ کیوں ـــــ؟

ایک ایسا مشن ـــ جس میں صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے اس قدر خوفناک اور جان لیوا جنگ لڑی کہ عمران جیسا شخص بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑتا رہ گیا۔

ایک ایسا مشن جس کے اختتام پر عمران سوچتا رہ گیا کہ اس مشن میں اس نے کیا کارکردگی دکھائی ہے اور واقعی اسے اپنی کوئی کارکردگی نظر نہ آئی۔ کیا واقعی ایسا تھا؟

انتہائی خوفناک ایکشن' اعصاب شکن سسپنس اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات

دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

مظہر کلیم ایم اے

یکے از مطبوعات

یوسف برادرز

پبلشرز، بک سیلرز

پاک گیٹ ○ ملتان